عمران سیریز
اِبلاشا
ماورائی نمبر
ظہیر احمد

پیش لفظ

محترم قارئین

السلام علیکم

میرا نیا ناول "ابلاشا" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ میرا پانچواں ماورائی ناول ہے۔ اس سے پہلے بدروح، شنکارہ، مکاشو اور اناتا شائع ہو چکے ہیں جبکہ اکیس متفرق موضوعات والے ناول کرسٹل بلٹ (مکمل)، آپریشن ہائی رسک (مکمل)، پاکیشیا مشن (مکمل)، سپیشل کلرز (مکمل)، چیلنج فائٹ (مکمل)، پاور ایکشن (اول)، پاور آف ڈیتھ (دوم)، فیس ٹو فیس (سوم)، مشن سائی گان (مکمل)، کراسٹی (مکمل)، بلیک جیک (مکمل)، ریڈ ماسٹرز (مکمل)، مادام شی تارا (مکمل)، وائٹ کوبرا (اول)، کراسٹی ان ایکشن (دوم)، بلیک جیک کی واپسی (مکمل)، ریڈ سٹون (مکمل)، مادام کیٹ (مکمل)، ریڈ ہاک (مکمل)، غدار ایجنٹ (مکمل) اور فراسکو ہیڈ کوارٹر (مکمل) شائع ہو چکے ہیں۔

ایک خاص نمبر مجرم ایکسٹو (اول) اور ایکسٹو کی موت (دوم) کے

علاوہ سلور جوبلی نمبر سلور پاور (مکمل) بھی شائع ہو چکا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ یقیناً یہ تمام ناول پڑھ چکے ہوں گے۔ اب آپ میرے نئے ناول "ابلاشا" کا مطالعہ کیجئے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

ظہیر احمد

کافرستانی پرائم منسٹر اپنے آفس میں جہازی سائز کی میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر بڑی شان و تمکنت سے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھوں پر گول فریم کا سمارٹ چشمہ تھا اور ان کے سامنے میز پر ایک فائل رکھی ہوئی تھی جس میں بے شمار کاغذات تھے۔ پرائم منسٹر ایک ایک کر کے ان کاغذوں پر اپنے دستخط کر رہے تھے۔ فائل کے آخری کاغذ پر انہوں نے دستخط کئے اور پھر فائل بند کر کے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا دی جیسے مسلسل اور کافی دیر کام کر کے وہ بری طرح سے تھک گئے ہوں۔ انہوں نے آنکھوں سے چشمہ اتار کر اسی فائل پر رکھ دیا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے کئی رنگوں کے بے شمار فونز میں سے ایک فون کی

گھنٹی بج اٹھی تو ان کے چہرے پر یکلخت ناگواری کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی اور پھر انہوں نے ہاتھ بڑھا کر سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھالیا۔

"یس"... پرائم منسٹر نے سرد لہجے میں کہا۔

"کرنل شکلا بول رہا ہوں سر"... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل شکلا۔ میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ میں بے حد مصروف ہوں اور جب تک میں مصروف ہوں تم کسی کو اندر نہیں بھیجو گے اور نہ مجھے کوئی کال ٹرانسفر کرو گے۔ کیا تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی تھی یا تم جان بوجھ کر مجھے ڈسٹرب کرنے کے موڈ میں ہو"... پرائم منسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ اسرائیل سے ایک ایمرجنسی کال آئی ہے اس لئے مجھے آپ کو ڈسٹرب کرنا پڑا"... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"اسرائیل۔ اوہ۔ کیا پرائم منسٹر لائن پر ہیں"... پرائم منسٹر نے چونک کر کہا۔

"نہیں سر۔ ان کے ملٹری سیکرٹری سر ڈیوڈ لائن پر ہیں۔ وہ کافی دیر سے آپ کے ڈائریکٹ نمبرز پر کال کر رہے تھے لیکن آپ نے چونکہ فونز آف کر رکھے ہیں اس لئے انہوں نے مجھے کال کر کے ایمرجنسی طور پر آپ سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے"... کرنل شکلا نے

کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ کراؤ بات"... پرائم منسٹر نے کہا۔ اسرائیلی پرائم منسٹر کے سیکرٹری کی کال کا سن کر ان کے چہرے سے غصہ کافور ہو گیا تھا۔

"یس سر۔ بات کریں"... ملٹری سیکرٹری کرنل شکلا نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد پرائم منسٹر کو دوسری آواز سنائی دی۔

"اسرائیلی پرائم منسٹر کا سیکرٹری ڈیوڈ بول رہا ہوں"... دوسری طرف کہا گیا۔

"یس۔ پرائم منسٹر آف کافرستان"... پرائم منسٹر نے اپنے مخصوص ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسرائیلی پرائم منسٹر آپ سے کافی دیر سے رابطہ کر رہے ہیں جناب لیکن آپ کی طرف سے کال رسیو نہیں کی جا رہی تھی۔ کیا آپ نے اپنے ڈائریکٹ فونز آف کر رکھے ہیں"... دوسری طرف سے اسرائیلی پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری سر ڈیوڈ نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں کچھ ضروری کام میں مصروف تھا اس لئے میں نے تمام فونز آف کر رکھے تھے۔ میں ابھی ان سب فونز کو آن کرتا ہوں"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوکے۔ فون آن کر کے آپ اسرائیلی پرائم منسٹر سے رابطہ کر لیں۔ وہ کسی ایمرجنسی سلسلے میں آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"... اسرائیلی پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری سر ڈیوڈ نے کہا۔

"اوکے ۔ میں ابھی ان سے بات کر لیتا ہوں"... پرائم منسٹر نے کہا تو دوسری طرف ۔سے رابطہ ختم ہو گیا ۔ کافرستانی پرائم منسٹر نے رسیور کریڈل پر رکھا اور سائیڈ پر پڑے انٹرکام کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"... لاؤڈر سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ریڈ فون آن کر کے اس کی لائن ڈائریکٹ کر دو"... پرائم منسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"... دوسری طرف سے کرنل شکلا نے کہا۔

"اور سنو ۔ میں اسرائیلی پرائم منسٹر سے خصوصی بات کرنے لگا ہوں ۔ اس میں مجھے خاصا وقت بھی لگ سکتا ہے ۔ اس دوران اگر کافرستان کے پریذیڈنٹ کی بھی کال آ جائے تو تم اس کال کو مجھے ٹرانسفر نہیں کرو گے ۔ کوئی بھی بہانہ بنا کر انہیں ٹال دینا"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر ۔ آپ بے فکر رہیں سر"... کرنل شکلا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر نے انٹرکام آف کر دیا ۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون سے کلک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس پر لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا جس کا مطلب تھا کہ کرنل شکلا نے اس فون کو ڈائریکٹ کر دیا ہے ۔ پرائم منسٹر نے ہاتھ بڑھا کر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر کان

سے لگایا اور اسرائیلی پرائم منسٹر کے ڈائریکٹ نمبر پریس کر دیئے۔

"یس ۔ پرائم منسٹر آف اسرائیل سپیکنگ"... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے اسرائیلی پرائم منسٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر آف کافرستان عرض کر رہا ہوں جناب"... کافرستانی پرائم منسٹر نے بڑے میٹھے اور خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ ۔ میں آپ کی ہی کال کا انتظار کر رہا تھا ۔ کیا کیا ہے آپ نے میرے کام کے سلسلے میں"... دوسری طرف سے اسرائیلی پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"آپ کا کام ہو جائے گا جناب ۔ آپ کیوں فکر کر رہے ہیں"... کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا۔

"فکر نہ کروں تو اور کیا کروں ۔ آپ نے کہا تھا کہ میرا کام چند دنوں میں ہو جائے گا لیکن آج دس روز گزر چکے ہیں ۔ آپ نے نہ ہی اب تک میرا کام کیا ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں مجھے کوئی رپورٹ دی ہے"... دوسری طرف سے اسرائیلی پرائم منسٹر نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو بڑے صبر اور تحمل سے کئے جاتے ہیں ۔ جلد بازی ایسے کاموں میں نقصان کا سبب بن جاتی ہے ۔ میں نے آپ سے ایک ماہ کا وقت مانگا تھا اور کہا تھا کہ ایک ماہ کے اندر اندر آپ کا کام ہو جائے گا ۔ ابھی ایک ماہ پورا ہونے میں بیس روز باقی ہیں ۔ ان بیس روز میں آپ کا کام کر دیا جائے گا اور اس کا

میں آپ سے پہلے ہی وعدہ کر چکا ہوں ۔ آپ ذرا صبر سے کام لیجئے "... کافرستانی پرائم منسٹر نے نرم لہجے میں کہا۔

" بیس روز ۔ ہونہہ ۔ ابھی مجھے مزید بیس روز تک انتظار کرنا پڑے گا ۔ کیا یہ کام جلد نہیں ہو سکتا"... اسرائیلی پرائم منسٹر نے پریشان لہجے میں کہا۔

" جناب ۔ میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں جس طریقے سے کام کراؤں گا اس میں وقت ضرور لگے گا مگر اس کا رزلٹ سو فیصد ہمارے حق میں ہو گا"... کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا۔

" لیکن آپ کر کیا رہے ہیں ۔ میرا مطلب ہے کہ میرے کام کے لئے آپ کسی سرکاری ایجنسی کو استعمال کریں گے یا کسی سینڈیکیٹ کو ہائر کریں گے"... اسرائیلی پرائم منسٹر نے پوچھا۔

" آپ اس بات کو چھوڑ دیں ۔ میں سرکاری ایجنسی کا استعمال کروں یا کسی سینڈیکیٹ سے کام لوں ۔ جب میں آپ کو بار بار یقین دلا رہا ہوں کہ آپ کے کاغذات آپ کو مل جائیں گے تو آپ کو خواہ مخواہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں"... کافرستانی پرائم منسٹر نے قدرے ناگوار لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

" اوکے ۔ مجھے آپ کی ذات پر اعتماد ہے ۔ اب میں کوئی ٹینشن نہیں لوں گا ۔ اب میں آپ کو بیس روز بعد فون کروں گا ۔ مجھے یقین ہے کہ بیس روز بعد آپ مجھے دوسری کوئی تاویل نہیں سنائیں گے

اور میرے کاغذات مجھ تک پہنچ جائیں گے"... اسرائیلی پرائم منسٹر نے کہا۔

" اوکے "... کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا۔

" ایک اور بات "... کافرستانی پرائم منسٹر کی بات سن کر دوسری طرف سے کہا گیا۔

" فرمائیں "... کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا۔

" میں نے اسرائیل کی طرف سے آپ کو مراعات دینے کا کہا تھا اس کا اعلان بھی میں تب کروں گا جب مجھے وہ کاغذات مل جائیں گے جن میں میری جان اٹکی ہوئی ہے"... اسرائیلی پرائم منسٹر نے کہا۔

" لیکن آپ نے خود کہا تھا کہ "... کافرستانی پرائم منسٹر نے کچھ کہنا چاہا۔

" نو ۔ نو مسٹر ۔ ڈیل ڈیل ہوتی ہے ۔ میں نے آپ کو ذاتی طور پر نو پیکج دیا ہے اس کے لئے مجھے کوئی نہ کوئی بہانہ تو بنانا ہو گا تا کہ پ کو دی جانے والی مراعات کا سن کر کوئی کافرستان اور اسرائیل پر نگلی نہ اٹھا سکے ۔ ایسا نہ ہو کہ ادھر میں مراعات کا اعلان کروں اور دھر آپ میرا کام ہی نہ کر سکیں ۔ ایسی صورت میں مجھے آپ کو اس ذر مراعات دینے کا کیا فائدہ ہو گا ۔ پھر جس طرح میں نے ان راعات کے سلسلے میں منظوری حاصل کرنی ہے یہ میں جانتا ہوں ۔ س لئے میں نے سوچا ہے کہ یہ کام میں تب ہی کروں گا جب آپ ھ کامیابی کی فائنل [illegible] گے"... اسرائیلی پرائم منسٹر نے

لمبی چوڑی تقریر کرتے ہوئے کہا تو کافرستانی پرائم منسٹر نے بے اختیا
ہونٹ بھینچ لئے۔

" اوکے ۔ کامیابی کی رپورٹ تو میں آپ کو دے ہی دوں گا مگر کاغذات میں آپ کے ہاتھوں میں تب دوں گا جب آپ باقاعد کافرستان کو مراعات دینے کا اعلان کر دیں گے"... کافرستانی پرا منسٹر نے کہا۔

"ہاں ۔ یہ بات مانی جا سکتی ہے"... اسرائیلی پرائم منسٹر نے کہا۔

" مراعات کے ساتھ ساتھ آپ کو وعدے کے مطابق میرے فار اکاؤنٹ میں طے شدہ اماؤنٹ بھی جمع کرانی ہو گی"... کافرستانی پرا منسٹر نے کہا۔

" میں کیسے بھول سکتا ہوں ۔ آپ سے جو ڈیل ہوئی ہے اسے پو کرنا میرا کام ہے"... اسرائیلی پرائم منسٹر نے ہنس کر کہا تو کافرستا پرائم منسٹر کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔

" تھینک یو ۔ اور اب مجھے اجازت دیں تاکہ میں آپ کے کام ک لئے اپنے لائحہ عمل پر کام کر سکوں"... کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا۔

" اوکے "... اسرائیلی پرائم منسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی راب ختم ہو گیا تو کافرستانی پرائم منسٹر نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا ۔ ا کے چہرے پر گہرے سوچ و فکر کے تاثرات نمایاں تھے ۔ چند لمحے سوچتے رہے پھر انہوں نے انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

" یس سر"... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کرنل شکلا

مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ڈی سکس ٹرانسمیٹر لے کر اندر آؤ"... کافرستانی پرائم منسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ میں ابھی حاضر ہوتا ہوں"... کرنل شکلا نے کہا تو پرائم منسٹر نے انٹرکام آف کر دیا ۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا چوڑا نوجوان اندر آ گیا ۔ اس کے جسم پر باقاعدہ فوجی وردی تھی اور اس نے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر پکڑا ہوا تھا ۔ اندر آتے ہی اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

" آ جاؤ"... پرائم منسٹر نے کہا تو کرنل شکلا آگے بڑھا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں ٹرانسمیٹر پرائم منسٹر کی طرف بڑھا دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم جاؤ"... پرائم منسٹر نے اس سے ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے کہا تو کرنل شکلا نے ایک بار پھر انہیں سیلوٹ کیا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا ۔ پرائم منسٹر نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر کے اسے آن کیا اور اس کے دوسرے نمبر پریس کر کے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا ۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلی اور پھر اچانک ٹرانسمیٹر پر لگا ہوا ایک سبز بلب روشن ہو گیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ پی ایم کالنگ ۔ اوور"... سبز بلب آن ہوتے ہی پرائم منسٹر نے ٹرانسمیٹر منہ کے قریب کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر ۔ شنکر داس اٹنڈنگ یو ۔ اوور"... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" شنکر داس ۔ مہاراج کے بارے میں کیا انفارمیشن ہے ۔ تپسیا کر کے گھپاہ سے باہر آئے ہیں یا نہیں ۔ اوور"... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

" نو سر ۔ ابھی تک وہ گھپاہ میں ہی ہیں ۔ جیسے ہی ان کی تپسیا ختم ہو گی اور وہ گھپاہ سے باہر آئیں گے میں ان کو فوراً انفارم کر دوں گا اوور"... شنکر داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ دس روز ہو چکے ہیں ۔ ابھی تک ان کی پوجا ہی ختم نہیں ہوئی ۔ کب ان کی پوجا ختم ہو گی اور وہ میرے کام کے بارے میں کب بتائیں گے ۔ اوور"... پرائم منسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں سر ۔ آپ کے حکم سے میں بھی پچھلے دس روز سے ان کی پوجا ختم ہونے کا انتظار کر رہا ہوں ۔ اوور"... شنکر داس نے کہا۔

" اوکے ۔ انتظار کرو ۔ جیسے ہی وہ گھپاہ سے باہر آئیں فوراً مجھے کال کرنا ۔ اوور"... پرائم منسٹر نے کہا۔

" یس سر ۔ اوور"... دوسری طرف سے شنکر داس نے کہا تو پرائم منسٹر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ ان کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں پھیل گئی تھیں اور ان کی آنکھوں میں سوچ کے گہرے سائے لہرانے شروع ہو گئے تھے ۔

" نجانے کالی مہاراج ایسی کون سی پوجا میں مصروف ہیں کہ دس

روز سے وہ گھپاہ سے نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہے ۔ اگر اسی طرح دس بیس دن اور وہ گھپاہ سے باہر نہ آئے تو میں اسرائیلی پرائم منسٹر کو کیا جواب دوں گا"... پرائم منسٹر نے پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔ انہوں نے ملٹری سیکرٹری کو کچھ کہنے کے لئے انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اسی لمحے ان کے سامنے میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا ۔ اس سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلی اور ساتھ ہی سبز رنگ کا بلب روشن ہو گیا۔

" کیا مطلب ۔ ابھی تو میری شنکر داس سے بات ہوئی ہے ۔ اب اسے کیا یاد آ گیا ہے"... پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر آن کر دیا۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ شنکر داس کالنگ فرام شارکار ۔ اوور"... دوسری طرف سے شنکر داس کی تیز آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ پرائم منسٹر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"... پرائم منسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" سوری سر ۔ کال کرنے کی معافی چاہتا ہوں ۔ میں نے آپ کو یہ بتانے کے لئے کال کی ہے کہ گرو مہاراج گھپاہ سے باہر آ گئے ہیں ۔ اوور"... دوسری طرف سے شنکر داس نے کہا۔

" اوہ ۔ مگر تم نے تو کہا تھا کہ وہ ابھی باہر نہیں آئے ۔ اوور"... پرائم منسٹر نے کہا۔

" سر ۔ جیسے ہی آپ سے رابطہ ختم ہوا اسی وقت گرو مہاراج گھپاہ

سے باہر آگئے تھے ۔ میں نے انہی کے کہنے پر آپ کو فوراً کال کی ہے ۔ اوور"... دوسری طرف سے شنکر داس نے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہیں وہ ۔ اوور"... پرائم منسٹر نے کہا ۔ ان کے لہجے میں اشتیاق کی جھلک نمایاں تھی۔

" آپ خود بات کر لیں سر ۔ اوور"... دوسری طرف سے شنکر داس نے کہا۔

" اوکے ۔ کراؤ بات ۔ اوور"... پرائم منسٹر نے کہا۔

" بھیرو ناتھ بول رہا ہوں منتری جی ۔ اوور"... دوسری طرف سے ایک تیز اور بھیڑیئے کی سی غراہٹ نما آواز سنائی دی ۔

" جے ہو مہاراج ۔ میں آپ کا سیوک مہا منتری بول رہا ہوں ۔ اوور"... پرائم منسٹر نے اپنے لہجے میں انکساری پیدا کرتے ہوئے کہا۔

" جے ہو منتری جی ۔ میں نے آپ کی سمسیا کا اوپائے ڈھونڈ لیا ہے آپ فوراً میرے استھان پر آجائیں ۔ اوور"... دوسری طرف سے گرو مہاراج نے کہا۔

" اوہ ۔ میں آپ کا بہت احسان مند ہوں گرو مہاراج جو آپ نے میری پریشانی کا حل ڈھونڈ لیا ہے ۔ میں آپ کے پاس جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کروں گا ۔ اوور"... پرائم منسٹر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اور سنو ۔ اپنے ساتھ کسی ایسی ناری کو لانا جو تمہاری نظر میں سب سے زیادہ ذہین، تیز طرار اور عقل مند ہو ۔ اس

ناری کی عمر پچیس سال سے زیادہ نہ ہو ۔ رنگ گورا اور خاص طور پر آنکھیں نیلی ہوں ۔ اوور"... گرو مہاراج نے کہا تو پرائم منسٹر کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" ناری ۔ میں سمجھا نہیں مہاراج ۔ اوور"... پرائم منسٹر نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" میں صرف ناری کی نہیں جاسوس ناری کی بات کر رہا ہوں مورکھ ۔ میں اس ناری کو اس قدر شکتی شالی بنا دوں گا کہ دنیا کا کوئی بھی جاسوس اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا اور وہ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالے گی اسے ہر حال میں پورا کر کے رہے گی ۔ اوور"... دوسری طرف سے گرو مہاراج نے کڑک دار لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ میں سمجھ گیا مہاراج ۔ بالکل سمجھ گیا ۔ اوور"... پرائم منسٹر نے گرو مہاراج کا کرخت لہجہ سن کر قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سمجھ گئے ہو تو جلد پہنچو میرے پاس اور یہ لو اپنے آدمی سے بات کر لو ۔ اوور"... دوسری طرف سے گرو مہاراج نے کہا۔

" شنکر داس بول رہا ہوں سر ۔ میرے لئے کیا حکم ہے ۔ اوور"... اس بار شنکر داس کی آواز سنائی دی ۔

" تم وہیں رکو شنکر داس ۔ میں زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں میں تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں ۔ اوور"... پرائم منسٹر نے شنکر داس کی آواز سن کر کہا۔

"یس سر۔ او کے سر۔ اوور"... شنکر داس نے کہا تو پرائم منسٹر نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"گرو مہاراج نے مجھے اپنے ساتھ کسی لیڈی ایجنٹ کو لانے کے لئے کہا ہے۔ کون ہو سکتی ہے ایسی لیڈی ایجنٹ جو خوبصورت بھی ہو، ذہین بھی، تیز طرار بھی اور چالاک بھی"... پرائم منسٹر نے ہونٹ چبا کر سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ کافی دیر سوچتے رہے۔ ان کے ذہن میں کئی لیڈی ایجنٹس کے نام آ رہے تھے مگر ان میں وہ تمام خوبیاں ایک ساتھ نہیں تھیں جن کے بارے میں گرو مہاراج نے انہیں کہا تھا۔ وہ لیڈی ایجنٹس ذہین، خوبصورت، تیز طرار اور چالاک تو ضرور تھیں مگر ان میں سے کسی کی آنکھیں نیلی نہیں تھیں اور کسی کا رنگ گورا نہیں تھا۔

"ہونہہ۔ ایسی لڑکی کے بارے میں شاید کرنل شکلا کو کچھ معلوم ہو"... پرائم منسٹر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا اور انٹر کام کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"... دوسری طرف سے فوراً ملٹری سیکرٹری کرنل شکلا کی آواز سنائی دی۔

"اندر آؤ"... پرائم منسٹر نے کہا اور انٹر کام کا بٹن آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور کرنل شکلا اندر داخل ہوا۔

"سر"... کرنل شکلا نے پرائم منسٹر کو سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو"... پرائم منسٹر نے کہا تو کرنل شکلا ان کے سامنے کرسی پر

بیٹھ گیا۔

"کرنل شکلا۔ کافرستانی سیکرٹ سروس اور دوسری تمام سرکاری ایجنسیوں کے بارے میں تم جانتے ہو۔ کیا تمہیں اس بات کا بھی علم ہے کہ کسی ایجنسی میں کون سا ایجنٹ یا لیڈی ایجنٹ کام کرتی ہے"... پرائم منسٹر نے غور سے کرنل شکلا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ تقریباً تمام ایجنٹس اور لیڈی ایجنٹس کا میرے پاس ریکارڈ موجود ہے"... کرنل شکلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اب ایک کام کرو۔ سیکرٹ سروس سمیت تمام ایجنسیوں کی لیڈی ایجنٹس کا احاطہ کرو اور مجھے بتاؤ ان میں ایسی کون سی لیڈی ایجنٹ ہے جس کا رنگ گورا اور آنکھیں نیلی ہیں اور وہ دوسری لیڈی ایجنٹوں سے زیادہ ذہین اور چالاک ہے"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"میری نظر میں تو ایسی ایک ہی لڑکی ہے سر"... کرنل شکلا نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"کون ہے وہ۔ کیا نام ہے اس کا"... پرائم منسٹر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ریڈ سروس کی چیف ایجنٹ لیڈی سادھنا"... کرنل شکلا نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار چونک پڑے۔

"لیڈی سادھنا اوہ۔ اوہ۔ تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی لیڈی سادھنا انتہائی ذہین، تیز طرار ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد خوبصورت بھی ہے اور اس کی آنکھیں بھی بے حد چمکدار اور نیلی

ہیں"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ حال ہی میں ریڈ سروس تشکیل دی گئی ہے اور اس سروس نے دوسری تمام ایجنسیوں اور کافرستانی سیکرٹ سروس تک کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ لیڈی سادھنا اور اس کے ممبران نے ملکی مفاد کے لئے جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں وہ واقعی قابل داد ہیں"... کرنل شکلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ واقعی لیڈی سادھنا نے کچھ ہی عرصے میں کافرستان میں اپنی دھاک بٹھا لی ہے۔ اس نے واقعی کافرستان کے لئے وہ کام کر دکھائے ہیں جن کو کرنے کے لئے دوسری ایجنسیاں اور کافرستانی سیکرٹ سروس تک پیچھے ہٹ گئی تھیں"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"کیا آپ لیڈی سادھنا کو کسی مشن پر بھیجنا چاہتے ہیں سر"... کرنل شکلا نے کہا۔

"ہاں۔ تم ایسا کرو فوراً اسے کال کرو اور اس سے کہو کہ وہ فوراً مجھ سے آ کر ملے"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اوکے سر"... کرنل شکلا نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے پرائم منسٹر سے سوال و جواب کرنے کی عادت نہ تھی اس لئے اس نے پرائم منسٹر سے اس مشن کے بارے میں کچھ نہ پوچھا تھا جس کے لئے پرائم منسٹر نے لیڈی سادھنا کو بلایا تھا۔

"لیڈی سادھنا کا مجھے پہلے خیال کیوں نہیں آیا۔ وہ واقعی انتہائی نڈر، چالاک اور ذہین ترین ایجنٹ ہے۔ سپیشل مشن کے لئے مجھے

سب سے پہلے اس سے ہی بات کرنی چاہئے تھی۔ وہ سپیشل مشن کے لئے ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہے۔ میں نے ایسے ہی گرو مہاراج سے بات کر لی۔ لیکن بہرحال جو ہونا تھا ہو گیا۔ اگر گرو مہاراج لیڈی سادھنا کو اور زیادہ شکتی شالی بنا دیں گے تو لیڈی سادھنا کی صلاحیتیں ہزاروں گنا بڑھ جائیں گی۔ اگر گرو مہاراج لیڈی سادھنا کو ماورائی طاقتوں سے نواز دیں تو لیڈی سادھنا کی صلاحیتیں اور ماورائی طاقتیں مل کر سونے پر سہاگہ بن جائیں گی اور لیڈی سادھنا انتہائی زیرک اور لازوال طاقتوں کی مالکہ بن جائے گی جس کا دنیا میں کوئی بھی ایجنٹ مقابلہ نہیں کر سکے گا اور لیڈی سادھنا کبھی اور کسی معاملے میں ناکامی کا منہ نہیں دیکھے گی۔ دنیا کی تمام کامیابیاں خود چل کر اس کے قدموں میں آ گریں گی"... کرنل شکلا کے جانے کے بعد پرائم منسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ان کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی۔ وہ خیالوں میں ہی لیڈی سادھنا کو ایک خوفناک اور طاقتور جادوگرنی کے روپ میں دیکھ رہے تھے جس کی شکتیاں بے مثال اور لازوال تھیں۔ ایک ایسی لڑکی جو ذہانت اور فطانت کے ساتھ ساتھ مافوق الفطرت صلاحیتوں کی مالکہ تھی، جو آنکھوں اور ہاتھوں کے اشاروں سے کچھ بھی کر سکتی تھی اور جس کے مقابلے پر آ کر بڑے سے بڑا سورما لمحوں میں مٹی کے پتلے کی طرح ڈھیر ہو کر رہ سکتا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد کمرے میں ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی داخل

ہوئی۔ اس نے بلیو جینز اور ہلکے بلیو کلر کی شرٹ پہن رکھی تھی۔ اس کی آنکھیں نیلی اور سر کے بال کندھوں تک تراشیدہ اور اخروٹی رنگ کے تھے۔ وہ شکل و صورت سے ہی پرانے زمانے کی دیومالائی کہانیوں کی دیوی نظر آرہی تھی۔ اس کی فراخ پیشانی اور اس کی نیلی آنکھوں کی تیز چمک اس کی ذہانت کی غماز تھیں۔

" آپ نے مجھے یاد فرمایا تھا سر"... لڑکی نے میز کے قریب آکر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر یوں چونک پڑے جیسے وہ سوچوں کے سمندر میں اس قدر ڈوبے ہوئے تھے کہ انہیں اس لڑکی کے اندر آنے کا پتہ ہی نہ چلا تھا۔

" اوہ۔ لیڈی سادھنا۔ تم۔ تم کب آئی ہو"... پرائم منسٹر نے چونک کر کہا۔

"ابھی آئی ہوں سر"... لیڈی سادھنا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آؤ بیٹھو۔ مجھے تم سے چند ضروری باتیں کرنی ہیں"... پرائم منسٹر نے کہا تو لیڈی سادھنا ان کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔

" گرو مہاراج بھیرو ناتھ کو جانتی ہو تم"... پرائم منسٹر نے چند لمحے توقف کے بعد لیڈی سادھنا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" گرو مہاراج بھیرو ناتھ۔ آپ شاید شارکار جنگل کے مہان گرو کی بات کر رہے ہیں"... لیڈی سادھنا نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

" ہاں۔ میں انہی کی بات کر رہا ہوں"... پرائم منسٹر نے اثبات

میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں۔ میں ہی کیا انہیں تو سارا کافرستان جانتا ہے۔ وہ بہت بڑے گیانی اور مہاپرش ہیں"... لیڈی سادھنا نے کہا۔

" گڈ۔ اب سنو۔ گرو مہاراج نے تمہیں اپنے پاس بلایا ہے۔ وہ تمہیں اپنے گیان سے اور زیادہ مہا شکتی شالی اور مافوق الفطرت بنانا چاہتے ہیں"... پرائم منسٹر نے کہا تو لیڈی سادھنا بری طرح سے چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت اور تجسس کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

" مجھے۔ لیکن "... لیڈی سادھنا نے کچھ کہنا چاہا تو پرائم منسٹر نے ہاتھ اٹھا کر اسے کچھ کہنے سے روک دیا۔

" میں تم سے ایک ضروری کام لینا چاہتا ہوں لیڈی سادھنا۔ اس کے لئے تمہارے پاس ماورائی طاقتوں کا ہونا بے حد ضروری ہے"... پرائم منسٹر نے کہا۔

" ایسا کیا کام ہے سر جس کے لئے آپ کے خیال میں میرے پاس ماورائی طاقتیں ہونا ضروری ہیں"... لیڈی سادھنا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"پہلے تم ماروائی طاقتیں حاصل کر لو۔ پھر بتاؤں گا"... پرائم منسٹر نے کہا۔

" اوکے سر۔ اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو میں کیا کہہ سکتی ہوں"... لیڈی سادھنا نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ میں ملٹری سیکرٹری کو ہیلی کاپٹر تیار کرنے کا کہتا ہوں۔ پھر ہم یہاں سے شارکار جنگل جانے کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ اوکے"... پرائم منسٹر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اوکے سر"... لیڈی سادھنا نے کہا تو پرائم منسٹر نے انٹرکام کا بٹن پریس کیا اور پھر ملٹری سیکرٹری کو ہدایات دینے لگے۔

شارکار جنگل کافرستان کے شمالی علاقے میں دور دور پھیلا ہوا تھا کافرستانی حکومت چونکہ اس جنگل سے ہر قسم کی لکڑی حاصل کرتی تھی اس لئے اس جنگل میں خطرناک جانور تو تھے مگر ان کی بہتات نہ تھی۔ ان جنگلوں میں عموماً سرخ اور سفید خرگوشوں کے ساتھ ہر نسل کے ہرن اور دوسرے بہت سے جانور پائے جاتے تھے جن کے شکار کے لئے دور دراز سے شکاری پارٹیاں یہاں آتی رہی تھیں۔ ان شکاری پارٹیوں کو شکار کے لئے اور درختوں کے حصول کے لئے جنگل کو تین الگ الگ حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جہاں شکار کھیلا جاتا تھا وہاں سے درخت نہیں کاٹے جاتے تھے اور جہاں سے درخت کاٹے جاتے تھے وہاں شکاریوں کے آنے پر سختی سے پابندی تھی۔ جنگل کا تیسرا بڑا حصہ ان دونوں حصوں سے الگ تھا۔ اس

Downloaded from https://paksociety.com

طرف شکاری تو کیا سرکاری افراد کے جانے پر بھی پابندی تھی ۔ جنگل کے اس حصے کو بلیو فاریسٹ کا نام دیا گیا تھا۔

بلیو فاریسٹ پر ایک مہایوگی گرو بھیرو ناتھ کی حکمرانی تھی ۔ یوگی اپنے نام کی طرح کافرستان میں کسی دہشت کی طرح چھایا ہوا تھا کہا جاتا تھا کہ اس مہایوگی کے پاس شکتی شالی بدروحیں ہیں جن سے کام لے کر وہ بڑے بڑے برج الٹا دیتا تھا ۔ اس یوگی کا نام سن کر کافرستان کے ہر بڑے اور چھوٹے شہری کو دانتوں پسینہ آجاتا تھا ۔ جنگل میں مہایوگی نے اپنے رہنے کے لئے خاطر خواہ انتظام کر رکھا تھا بظاہر وہاں جنگلوں میں رہنے والے وحشیوں کی طرح گھاس پھونس کی جھونپڑیاں بنی ہوئی تھیں مگر ان جھونپڑیوں میں مہایوگی کے لئے ہر آسائش کا سامان موجود تھا ۔ جنگل میں اس کے بے شمار چیلے اور داسیاں تھیں جو اس کی خدمت کے لئے مامور تھیں۔

مہایوگی زیادہ تر جنگل کے جنوبی حصے میں موجود ایک پہاڑی غار میں رہتا تھا جہاں وہ اپنے دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتا تھا اور بڑی بڑی اور طاقتور بدروحوں کو اپنے قبضے میں کرنے کی کوشش کرتا رہتا تھا جب وہ غار سے باہر آتا تو یہی چیلے اور اس کے غلام اس کے سامنے جھک جھک جاتے تھے ۔ مہایوگی ایک سترسالہ بوڑھا تھا ۔ اس کے سر اور داڑھی مونچھوں کے بال بے ہنگم انداز میں بڑھے ہوئے تھے جنہیں اس نے مختلف رنگوں کے دھاگوں سے باندھ رکھا تھا ۔ اس کا رنگ سیاہ، آنکھیں بڑی بڑی اور انتہائی سرخ تھیں ۔ بوڑھا ہونے کے

باوجود اس میں جوانوں کی سی طاقت تھیں ۔ وہ دیکھنے میں خاصا صحت مند اور مضبوط جسم کا مالک نظر آتا تھا ۔ البتہ اس کے چہرے پر عجیب سی جھریاں تھیں جو اسے بے حد بھیانک اور ہیبت ناک ظاہر کرتی تھیں ۔

مہایوگی اپنی مخصوص جھونپڑی میں گھاس پھونس کی چٹائی پر آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا ۔ اس کا ایک ہاتھ دائیں گھٹنے پر تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اوپر اٹھا ہوا تھا جس میں سیاہ دانوں والی بڑی سی مالا تھی ۔ وہ اس مالا کو انگلیوں سے مسلسل پھیر رہا تھا ۔ اس کی پیشانی پر سفید رنگ کا یوگیوں والا ترشول کا مخصوص نشان چمک رہا تھا ۔ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل پرائم منسٹر اور لیڈی سادھنا بیٹھے تھے جن کے ہاتھ معافی مانگنے والے انداز میں جڑے ہوئے تھے ۔ ان کی نظریں جھکی ہوئی تھیں ۔ وہ دونوں ایک سپیشل ہیلی کاپٹر سے کچھ دیر پہلے ہی وہاں پہنچے تھے ۔ مہایوگی کا حکم تھا اس لئے ان دونوں کو ہاتھوں ہاتھ اس کی جھونپڑی میں پہنچایا گیا تھا ۔ مہایوگی مسلسل پوجا میں مصروف تھا ۔ اس نے ایک بار بھی ان کو آنکھیں کھول کر نہیں دیکھا تھا ۔ وہ دونوں اس کے احترام میں نیچے بیٹھ گئے تھے ۔ پھر اچانک مہایوگی کی آنکھیں کھل گئیں ۔ اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں ۔ وہ سرخ سرخ آنکھوں سے لیڈی سادھنا کو گھورنے لگا۔

" ابلاشا ۔ اس ناری کے لئے ابلاشا ٹھیک رہے گی ۔ وہی اس کے جسم میں سما کر اسے شکتی شالی اور مہان بنا سکتی ہے"... مہایوگی

بھیرو ناتھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اس کی آواز سن کر پرائم منسٹر اور لیڈی سادھنا چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"آپ نے مجھ سے کچھ فرمایا ہے مہاراج"... کافرستانی پرائم منسٹر نے متانت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس سندری کو باہر بھیج دو۔ہم تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتے ہیں"... مہایوگی نے کہا تو لیڈی سادھنا نے پرائم منسٹر کی طرف دیکھا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔لیڈی سادھنا نے مہایوگی کو پرنام کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی اور اسی طرح ہاتھ جوڑے الٹے قدموں جھونپڑی سے باہر نکل گئی۔

"تم نے بہت اچھی سندری کا انتخاب کیا ہے۔ابلاشا کے لئے اس سندری سے بہتر اور کوئی شریر نہیں ہو سکتا"... مہایوگی نے پرائم منسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں سمجھا نہیں مہاراج"... پرائم منسٹر نے چونک کر پوچھا۔

"ہم نے تمہارے کام کے لئے مہا شیطان کی سب سے بڑی داسی ابلاشا کا انتخاب کیا ہے۔ابلاشا ایک شکتی شالی اور بلوان شیطانی ذریت ہے۔ہم اسے اس سندری کے شریر میں داخل کر دیں گے جس سے ابلاشا نئی زندگی حاصل کر لے گی اور پھر ابلاشا ایک نئی طاقت اور نئے روپ میں زندہ ہو جائے گی جس سے تم اپنی مرضی کا کام لے سکو گے"... مہایوگی نے کہا۔

"اوہ۔اگر ابلاشا لیڈی سادھنا کے جسم میں سما گئی تو کیا لیڈی

سادھنا زندہ رہے گی"... پرائم منسٹر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔اس سندری کو اب ہمیشہ کے لئے ابلاشا بن کر رہنا ہو گا سندری سادھنا بظاہر زندہ ہو گی مگر اس میں ابلاشا اپنی تمام شکتیوں کے ساتھ موجود ہو گی۔اس کے لئے ظاہر ہے سندری سادھنا کی روح مجھے اس کے شریر سے نکالنی ہو گی"... مہایوگی نے کہا تو پرائم منسٹر کا رنگ بدل گیا۔

"لیکن مہاراج"... پرائم منسٹر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"پرنتو کچھ نہیں۔میں نے جو فیصلہ کیا ہے اس پر اب ہر حال میں عمل ہو گا۔سندری سادھنا کو ہر حال میں ابلاشا بننا پڑے گا"... مہایوگی نے اس بار کرخت لہجے میں کہا تو پرائم منسٹر خاموش ہو گئے۔

"اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو میں آپ کو کیسے منع کر سکتا ہوں"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"اب تم جاؤ۔تین روز بعد سندری جب تمہارے پاس آئے گی تو سندری سادھنا نہیں بلکہ ابلاشا ہو گی۔مہان ابلاشا"... مہایوگی نے کہا تو پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔پھر وہ مہایوگی کو پرنام کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔انہوں نے مہایوگی کو پرنام کیا اور الٹے قدموں جھونپڑی سے باہر آ گئے۔باہر لیڈی سادھنا بڑی بے چینی سے ان کا انتظار کر رہی تھی۔انہیں جھونپڑی سے باہر آتا دیکھ کر وہ تیزی سے ان کی طرف لپکی۔

"کیا ہوا سر۔کیا کہا ہے مہاراج نے"... لیڈی سادھنا نے پوچھا۔

" سادھنا ۔ مہاراج تمہیں لازوال اور زبردست ماورائی شکتیاں دینا چاہتے ہیں ۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم کچھ دنوں کے لئے ان کے پاس رک جاؤ "... پرائم منسٹر نے کہا ۔ ان کے لہجے میں کھوکھلا پن تھا جسے لیڈی سادھنا نے واضح طور پر محسوس کر لیا تھا ۔

" مجھے یہاں رکنا ہو گا ۔ مگر سر ۔ میں یہاں اکیلی کیسے رک سکتی ہوں ۔ نہیں سر ۔ معلوم نہیں کیوں مجھے یہاں بے حد خوف محسوس ہو رہا ہے ۔ میں یہاں نہیں رکوں گی سر ۔ کبھی نہیں "... لیڈی سادھنا نے کہا ۔

" یہ مہاراج کا حکم ہے سادھنا ۔ ان کا حکم تو بہرحال تمہیں ماننا ہی ہو گا ۔ تم تو جانتی ہو ان کے سامنے کسی کا زور نہیں چلتا "... پرائم منسٹر نے قدرے سخت لہجے میں کہا ۔

" میں جانتی ہوں سر ۔ لیکن پلیز ۔ آپ مہاراج سے بات کریں ۔ آج میں یہاں نہیں رک سکتی ۔ اگر آج میں یہاں رک گئی تو "... لیڈی سادھنا کہتے کہتے رک گئی ۔ اس کے چہرے پر ایک انجان سا خوف ابھر آیا تھا ۔ اسے اپنی آنکھوں میں موت کے سائے دکھائی دے رہے تھے ۔ لیڈی ایجنٹ کے طور پر وہ انتہائی نڈر، دلیر اور بڑے دل کی مالکہ تھی لیکن اب وہ یہاں کسی معصوم بچی کی طرح خوفزدہ لگ رہی تھی ۔

" سوری ۔ میں مہاراج سے دوبارہ بات نہیں کر سکتا ۔ ان کا ہر حرف پتھر پر لکیر ہوتا ہے ۔ تمہیں ہر حال میں یہاں رکنا پڑے گا ۔ اب

یہ میرا بھی حکم ہے ۔ سمجھیں تم "... پرائم منسٹر نے درشت لہجے میں کہا اس سے پہلے کہ لیڈی سادھنا کچھ کہتی مٹیالے رنگ کا لباس پہنے ایک آدمی ان کے پاس آ گیا ۔

" جناب ۔ مہاراج نے انہیں اپنے پاس بلایا ہے "... آنے والے نے پرائم منسٹر سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کی بات سن کر لیڈی سادھنا کا رنگ بدل گیا ۔

" سس ۔ سر "... لیڈی سادھنا نے پرائم منسٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

" مہاراج تمہیں بلا رہے ہیں ۔ جاؤ جا کر مل لو ان سے ۔ خود ان سے بات کرو ۔ ہو سکتا ہے وہ تمہیں جانے کی اجازت دے دیں "... پرائم منسٹر نے کہا تو لیڈی سادھنا خاموش ہو گئی ۔

" اوکے سر ۔ میں خود بات کرتی ہوں مہاراج سے "... لیڈی سادھنا نے کہا اور پھر وہ مڑی اور تیز تیز چلتی ہوئی مہایوگی بھیرو ناتھ کی جھونپڑی میں داخل ہو گئی ۔ مہایوگی اسی طرح مخصوص انداز میں بیٹھا تھا ۔

" نمستے مہاراج "... لیڈی سادھنا نے جھونپڑی میں داخل ہو کر مہا یوگی کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا ۔

" آؤ سندری ۔ ہمارے پاس آؤ "... مہایوگی نے اسے سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا ۔

" جج ۔ جی مہاراج "... لیڈی سادھنا نے کہا اور آہستہ آہستہ قدم

بڑھاتی ہوئی اس کے قریب آکر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی ۔ اس
نظریں نیچی کر لی تھیں ۔ نجانے کیوں مہایوگی کی سرخ آنکھوں
اسے بے پناہ خوف محسوس ہو رہا تھا۔

" ادھر ۔ ہماری آنکھوں کی طرف دیکھو"... مہایوگی نے پاٹ
آواز میں کہا تو لیڈی سادھنا نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھیں اٹھا کر اس
طرف دیکھنے لگی ۔ اس بار جو اس کی نظریں مہایوگی سے ملیں
اچانک اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کی نظریں مہایوگی کی نظر
سے یوں چپک گئیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپکتا ہے۔

" ہم تمہیں شکتی شالی اور مہا بلوان بنا رہے ہیں سندری ۔
کے لئے تمہیں اپنے جسم کا بلیدان دینا پڑے گا ۔ کیا تم ایسا کرو گ
بولو ۔ بولو سندری"... مہایوگی نے اس کی طرف پلکیں جھپکائے
دیکھتے ہوئے کہا۔

" جو آپ کی آگیا ہو مہاراج ۔ میں آپ کی داسی ہوں"... لی
سادھنا نے خمار آلود آواز میں کہا۔

" شاباش ۔ تمہارا شریر تو یہی رہے گا سندری مگر تمہاری آتما ب
جائے گی ۔ تمہارے شریر میں مہان طاقتوں کی مالک ابلاشا کی آتما
جائے گی ۔ تمہارا دل اور تمہارا دماغ اسی طرح سے کام کرے گا
اس میں مہان آتما ابلاشا کی مہان طاقتیں بھی شامل ہو جائیں گی
تم ایک مافوق الفطرت اور لازوال طاقتوں کی مالکہ بن جاؤ گی ۔ ا
طاقتوں کی مالکہ جس کا میرے سوا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا اور

کے بعد دنیا تمہیں ابلاشا کے نام سے جانے گی"... مہایوگی نے کہا۔

" جو آگیا مہاراج"... لیڈی سادھنا نے خمار بھرے لہجے میں کہا۔

" شاباش ۔ اب تم سو جاؤ ۔ مجھے تم پر منتر پھونکنے ہیں ۔ کل
سورج نکلتے ہی تم ابلاشا کی طاقت لے کر نیا جنم لو گی"... مہایوگی
نے کہا تو لیڈی سادھنا سر ہلا کر وہیں چٹائی پر لیٹ گئی اور پھر اس کی
آنکھیں خود بخود بند ہوتی چلی گئیں جیسے کسی نے اسے بے ہوشی کا
انجکشن لگا دیا ہو۔

"سلیمان ۔ ارے سلیمان"... عمران نے اونچی آواز میں سلیمان کو پکارتے ہوئے کہا ۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے بعد اس کے پاس چونکہ کوئی کیس نہ تھا اس لئے اس کے راوی میں چین ہی چین تھا ۔ فراغت کے دنوں میں ظاہر ہے عمران فلیٹ میں رہتا تھا اور اسے کتابیں پڑھنے اور چائے پینے کے سوا جیسے اور کوئی کام ہی نہ ہوتا تھا ۔ اب بھی اس کے ہاتھ میں ایک موٹی سی کتاب تھی اور وہ صوفے میں دھنسا اسے پڑھ رہا تھا کہ اس نے اچانک کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر سلیمان کو پکارنا شروع کر دیا ۔

"جی صاحب"... چند لمحوں بعد سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا ۔

"بھائی ۔ سوا تین گھنٹے ہوگئے ہیں ۔ ابھی تک چائے کا ایک کپ بھی نہیں ملا ۔ کہیں تمہاری اور چائے کی آپس میں لڑائی تو نہیں ہو

گئی"... عمران نے کہا ۔

"ایسا ہی سمجھ لیں صاحب"... سلیمان نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا ۔

"کیا مطلب"... عمران نے کتاب بند کر کے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

"مطلب یہ کہ آپ پچھلے ایک ہفتے سے فلیٹ میں پڑے ہیں ۔ اب تک دس من دوودھ ، بیس کلو چینی، دس کلو پتی کا مکسچر بنا کر آپ کے حلق میں اتر چکا ہے ۔ میں نے آپ کی ضرورت پوری کرنے کے لئے گھر کی تمام چیزیں بیچ دی ہیں ۔ آپ نے چائے کا جو آخری کپ پیا تھا وہ میں نے آپ کو کچن کے تمام برتن بیچ کر پلایا تھا ۔ اب نہ دودھ ہے نہ چینی، نہ پتی ہے اور نہ کوئی برتن ۔ اب میں آپ کو چائے کہاں سے اور کیسے پلا سکتا ہوں"... سلیمان نے کہا ۔

"کک ۔ کک ۔ کیا مجھے چائے پلانے کے لئے تم نے فلیٹ کی ساری چیزیں بیچ دی ہیں"... عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ اب میں نے ایک کباڑیئے کو بلایا ہے ۔ کچھ ہی دیر میں وہ یہاں آکر سٹنگ روم کا سارا فرنیچر اور یہ ساری کتابیں لے جائے گا تو میں آپ کو بازار سے مزید ایک کپ چائے لا کر پلا دوں گا"... سلیمان نے کہا تو عمران یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔

"صوفے اور کتابیں بیچ کر ایک کپ چائے"... عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا ۔

" تو آپ کا کیا خیال ہے ۔ چائے سستی ملتی ہے ۔ آپ کو کتابوں سے فرصت ہو تو پتہ چلے کہ ہر چیز کی قیمت کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے ۔ دودھ کے ریٹ آسمان کو چھو رہے ہیں، چینی کا بھاؤ سونے کے برابر ہو گیا ہے اور پتی ۔ اس کا تو پوچھیں مت ۔ مہنگائی اتنی ہو گئی ہے کہ غریب آدمی کا جینا دوبھر ہو گیا ہے ۔ آپ کو بھلا کسی غریب کا کیا احساس ہو ۔ آپ تو بس چائے پی پی کر عیاشی کر رہے ہیں "... سلیمان نے کہا۔

" ارے باپ رے ۔ عیاشی "... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

" اور نہیں تو کیا ۔ آپ کے لئے چائے کا ایک کپ ایک لاکھ روپے کا بنتا ہے اور آپ دن میں بیسیوں کپ چائے پی جاتے ہیں ۔ خود سوچیں لاکھوں کی چائے پی کر آپ عیاشی نہیں کر رہے تو اور کیا کر رہے ہیں ۔ یہی دس بیس لاکھ اگر آپ بچا کر کسی غریب کو دے دیں تو وہ آپ کو ساری عمر دعائیں دیتا رہے گا "... سلیمان نے کہا۔

" کس غریب کو "... عمران نے پوچھا۔

" دنیا میں ایک ہی غریب، مسکین اور مجبور انسان ہے جسے عرف عام میں سلیمان پاشا عرف کنگال میاں کہا جاتا ہے "... سلیمان نے مسکین سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

" بہت خوب ۔ کیا میں جان سکتا ہوں کہ یہ مسکین، غریب اور مجبور انسان دس بیس لاکھ مجھ سے لے کر دعا کیا دے گا "... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" بہت سی دعائیں دوں گا سرکار ۔ آپ کی درازیِ عمر کی، جلد سے جلد آپ کی شادی ہو، آپ کے دو تین درجن بچے ہوں، آپ دودھوں نہائیں پوتوں پھلیں ۔ کبھی کوئی غم بھول کر بھی آپ کے پاس نہ آئے "... سلیمان نے کہا۔

" بس بس ۔ بغیر رقم دیئے مجھے اتنی دعائیں مل رہی ہیں تو مجھے کیا ضرورت ہے تمہیں دس بیس لاکھ دینے کی "... عمران نے کہا تو سلیمان کا منہ بن گیا۔

" سوچ لیں صاحب ۔ میں اپنی دعائیں واپس بھی لے سکتا ہوں "... سلیمان نے کہا۔

" لے کر تو دکھاؤ ۔ میں تمہارا سر توڑ دوں گا ۔ تمہیں جان سے مار دوں گا "... عمران نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" اچھا تو آپ اب دھمکیوں پر اتر آئے ہیں "... سلیمان نے کہا۔

" میں صرف دھمکیاں نہیں دیتا بلکہ جو کہتا ہوں وہ کر کے بھی دکھاتا ہوں "... عمران نے کہا۔

" لگتا ہے کتابیں پڑھ پڑھ کر آپ کے دماغ میں خشکی آ گئی ہے اور یہ خشکی عموماً پاگل پن کا بھی موجب بن جاتی ہے ۔ آپ سے کوئی بعید نہیں کہ آپ سچ مچ مجھے ہلاک کر دیں ۔ مجھے فوراً اپنی حفاظت کا انتظام کر لینا چاہئے "... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا کرو گے بندوبست "... عمران نے پوچھا۔

" میں سوپر فیاض کو کال کرتا ہوں ۔ اس سے بات کر کے اسے

آپ کے مذموم عزائم سے آگاہ کروں گا اور اپنے لئے سیکورٹی فورس منگواؤں گا"... سلیمان نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ اگلے ایک گھنٹے تک اپنی حفاظت کا انتظام کر لو کیونکہ اب سے ٹھیک ایک گھنٹے بعد میں تمہیں ہلاک کر دوں گا"... عمران نے کہا۔

"سچ"... سلیمان نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ سچ سچ"... عمران نے کہا۔

"ارے باپ رے۔ پھر تو مجھے ابھی کچھ کر لینا چاہئے۔ ایک گھنٹہ ختم ہونے میں ساٹھ منٹ باقی رہ گئے ہیں"... سلیمان نے کہا اور تیزی سے عمران کے سامنے پڑی ہوئی میز کی طرف لپکا جس پر ٹیلی فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور کان سے لگا کر نمبر پریس کرنے لگا عمران اسے سنٹرل انٹیلی جنس کے نمبر ملاتے دیکھ کر مسکرا دیا۔ سلیمان سے نوک جھونک کرتے ہوئے اس نے سوپر فیاض سے بھی دو دو ہاتھ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ کافی عرصہ ہو گیا تھا اس کے ہاتھوں سوپر فیاض کی درگت نہیں بنی تھی اس لئے اس نے سلیمان کو فون کرنے سے نہیں روکا تھا۔

"ہیلو۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض فرام سنٹرل انٹیلی جنس بیورو"... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے سوپر فیاض کی رعب دار آواز سنائی دی۔ سلیمان نے چونکہ رابطہ ملتے ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے عمران نے بھی سوپر فیاض کی آواز سن لی تھی۔

"سس۔ سلیمان بول رہا ہوں جناب"... سلیمان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

"سلیمان۔ کون سلیمان"... دوسری طرف سے سوپر فیاض نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔

"سلیمان پاشا فرام فلیٹ آف علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سلیمان نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیوں فون کیا ہے اور یہ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو"... دوسری طرف سے سوپر فیاض نے ناگوار لہجے میں کہا جیسے اسے سلیمان کی آواز سن کر کوفت ہوئی ہو۔

"ص۔ ص۔ صاحب۔ وہ۔ وہ"... سلیمان نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ وہ لگا رکھی ہے۔ سیدھی طرح بات کرو۔ کیا ہوا ہے"... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم۔ میری جان خطرے میں ہے صاحب۔ وہ۔ وہ صاحب مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہیں"... سلیمان نے اس قدر گھبرائے ہوئے انداز میں کہا کہ عمران اس کی اداکاری پر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم عمران کی بات کر رہے ہو"... دوسری طرف سے سوپر فیاض نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"جج۔ جی ہاں۔ ان کے ہاتھ میں ریوالور ہے۔ وہ پاگل ہو گئے ہیں

ہیں صاحب۔ مجھ پر مسلسل فائرنگ کر رہے ہیں۔ میں بڑی مشکلوں سے ان سے اپنی جان بچا رہا ہوں"... سلیمان نے اسی طرح خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"عمران پاگل ہو گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے اسے"... سوپر فیاض نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"مم۔ میں نہیں جانتا صاحب۔ ان کے سر پر موت کا بھوت سوار ہے۔ ابھی کچھ دیر پہلے میں ان کے کمرے میں گیا تو وہ پاگلوں جیسی حرکتیں کر رہے تھے۔ اپنے سر کے بال نوچ رہے تھے۔ انہوں نے اپنے کپڑے بھی پھاڑ لئے ہیں۔ بندروں کی طرح اچھل کود کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے کچھ پوچھنا چاہا تو انہوں نے بھیڑیوں کی طرح غراتے ہوئے مجھ پر حملہ کر دیا۔ میں فوراً وہاں سے بھاگ نکلا۔ پھر انہوں نے ایک دراز سے ریوالور نکالا اور مجھے تلاش کرتے ہوئے فائرنگ کرنے لگے"... سلیمان نے باقاعدہ ایک کہانی ترتیب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم کہاں ہو اس وقت"... سوپر فیاض نے پوچھا۔

"واش۔ واش روم میں صاحب"... سلیمان نے کہا اور میز پر زور زور سے ہاتھ مارنے لگا۔

"صاحب۔ صاحب۔ وہ واش روم کا دروازہ توڑ رہے ہیں۔ مجھے بچائیں نہیں تو وہ سچ مچ مجھے مار ڈالیں گے"... سلیمان نے زور سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا گلدان میز پر مار کر توڑ دیا۔

"دروازہ ٹوٹ گیا ہے صاحب۔ آہ۔ آہ"... سلیمان نے جیسے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے یکلخت زور دار چیخ ماری اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"کیسی رہی صاحب"... سلیمان نے رسیور رکھ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

"بہت خوب۔ اب یہ زیادہ بہتر ہو گا کہ واش روم سے سوپر فیاض کو سچ مچ تمہاری لاش ملے"... عمران نے کہا۔

"لاش تو یہاں تب ملے گی نا جب میں یہاں موجود رہوں گا۔ میں جا رہا ہوں۔ میری یہاں لاش نہیں ملے گی تو سوپر فیاض صاحب یہی سمجھیں گے کہ آپ نے مع ثبوت میری لاش غائب کر دی ہے۔ آپ جائیں گے جیل میں اور بعد میں یہاں میں عیش و آرام کی زندگی بسر کروں گا"... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاتے جاتے یہاں ایسا ماحول بنا جانا جیسے میں نے تم پر واقعی حملہ کیا ہو اور فلیٹ میں توڑ پھوڑ کرتے ہوئے تم اپنی جان بچانے کی کوشش کرتے رہے ہو اور پھر میں نے تمہیں ہلاک کر کے تمہاری لاش غائب کر دی ہو"... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو سلیمان چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ سچ مچ جیل جانے کا موڈ بنا رہے ہیں"... سلیمان نے کہا۔

"تو اور کیا کروں۔ یہاں چائے کا ایک کپ نصیب نہیں۔ جیل

جا کر مفت کی چائے اور دال روٹی تو مل ہی جائے گی نا۔اس طرح میرے لاکھوں روپے بھی بچ جائیں گے جن کی تمہاری نظروں میں کوئی اہمیت ہی نہیں"... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔اگر آپ کے یہی ارادے ہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔سوپر فیاض ویسے ہی آپ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالنے کا خواب دیکھتا رہتا ہے۔میرا خیال ہے آج میں اس کی یہ حسرت پوری کر ہی دوں"... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

" کون کس کی حسرت پوری کرتا ہے یہ تو فیاض کے آنے کے بعد ہی پتہ چلے گا۔اسے فون تم نے کیا ہے۔اب میں نے اسے پنجے جھاڑ کر تمہارے پیچھے نہ لگا دیا تو میرا نام نہیں"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔اس نے کتاب اٹھائی اور اس کے صفحے پلٹنے لگا۔پھر وہ اپنا مخصوص صفحہ نکال کر دوبارہ کتاب پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔تقریباً بیس منٹ بعد زوردار دھماکے سے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔عمران سمجھ گیا کہ سوپر فیاض آن پہنچا ہے۔سلیمان شاید باہر نکلتے ہوئے دروازہ کھلا چھوڑ گیا تھا۔

" کہاں ہے عمران۔سلیمان۔کہاں ہو تم"... دوسرے کمرے سے سوپر فیاض کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔عمران نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ چہرے کے آگے کتاب کر کے وہ اور زیادہ انہماک

سے کتاب پڑھنے لگا جیسے اس نے فیاض کی آواز سنی ہی نہ ہو۔دوسرے لمحے سوپر فیاض اس کمرے میں آدھمکا۔

" تو تم یہاں بیٹھے ہو"... سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔عمران اس کی آواز سن کر اس بری طرح سے بوکھلا کر اٹھا جیسے اس کے سر پر بم پھٹا ہو۔بوکھلاہٹ میں اس کے ہاتھ سے کتاب چھوٹ گئی تھی۔

" ارے۔سو۔سوپر فیاض تم۔میں سمجھا کسی نے میرے سر پر بم مار دیا ہو"... عمران نے سوپر فیاض کو دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" بکواس مت کرو۔سلیمان کہاں ہے۔اس نے مجھے فون کیا تھا کہ تم اس کی جان کے دشمن ہو رہے ہو"... سوپر فیاض نے عمران کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

" سلیمان نے۔ارے وہ کیوں۔میں بھلا اس کی جان کا دشمن کیسے ہو سکتا ہوں۔میری جان کا دشمن تو وہ بنا ہوا ہے۔کڑوی کڑوی چائے اور ماش کی دال کھلا کھلا کر اس نے میرا معدہ خراب کر دیا ہے۔یقین کرو اب تو مجھے خواب میں بھی ماش کی دال ہی نظر آتی ہے"... عمران نے مسکین سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

" عمران۔میں یہاں تمہاری بکواس سننے کے لئے نہیں آیا۔بتاؤ سلیمان کہاں ہے"... سوپر فیاض نے اسے گھورتے ہوئے کہا اور اس نے فوراً اپنا ریوالور نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"ارے۔ ریوالور کیوں نکال رہے ہو۔ سلیمان کا پوچھ رہے ہو نا یہیں کہیں ہو گا۔ رکو۔ میں بلاتا ہوں اسے"... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران سلیمان کو آواز دیتا سوپر فیاض کا ایک اسسٹنٹ اندر داخل ہوا اور تیزی سے سوپر فیاض کے قریب آ گیا۔

"کیا ہے"... سوپر فیاض نے اسے دیکھ کر کہا تو وہ آگے بڑھا اور اسے کان میں کچھ بتانے لگا۔

"اوہ۔ کیا تم نے خود دیکھا ہے"... سوپر فیاض نے کہا۔

"یس سر"... اسسٹنٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ریوالور نکال کر اسے کور کرو میں دیکھ کر آتا ہوں"... سوپر فیاض نے کہا تو اسسٹنٹ نے سر ہلا کر اپنا ریوالور نکالا اور اس کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔

"عمران۔ یہیں رکے رہنا۔ اگر تم نے غلط حرکت کی تو انسپکٹر جمشید تمہیں گولی مار دے گا"... سوپر فیاض نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون سی۔ کون سی۔ کھٹی یا میٹھی۔ یہ جیسے ہی گولی مارے گا میں کیچ کر کے فوراً نگل جاؤں گا"... عمران نے کہا تو سوپر فیاض اسے گھورتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

"صاحب شاید واش روم صاف کرنے گئے ہیں"... عمران نے سوپر فیاض کے باہر جاتے ہی انسپکٹر جمشید سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شٹ اپ۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب کی شان میں کوئی فضول بکواس کی تو گولی مار دوں گا"... انسپکٹر جمشید نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ شاید نیا تھا اس لئے وہ عمران کو نہیں جانتا تھا۔

"شٹ اپ اور سپرنٹنڈنٹ کے سپیلنگ آتے ہیں تمہیں"... عمران نے پوچھا۔

"خاموش رہو۔ میں یہاں تمہاری بکواس سننے کے لئے نہیں آیا"... انسپکٹر جمشید نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تم سننے کے لئے نہیں بلکہ سنانے کے لئے آئے ہو۔ بے فکر ہو کر سناؤ۔ میرے کان ویسے بھی بکواس سننے کے عادی ہو چکے ہیں"... عمران نے کہا تو انسپکٹر جمشید کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا اسی لمحے سوپر فیاض اندر آ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار تھے۔

"انسپکٹر جمشید۔ گرفتار کر لو اسے۔ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دو"... سوپر فیاض نے اندر آتے ہی انسپکٹر جمشید سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"... انسپکٹر جمشید نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلا کر کہا اور کلپ ہتھکڑی نکال کر تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔ اس نے اپنا ریوالور ہولسٹر میں رکھ لیا تھا۔

"کیوں پیارے۔ یہ گرفتاری کیوں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں نے آج تک نہ تمہاری کسی مرغی کے انڈے چرائے ہیں اور نہ

کبھی تمہاری دم پر پاؤں رکھا ہے"... عمران نے انسپکٹر جمشید کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا۔

" شٹ اپ ۔ ہتھکڑی لگاؤ اسے "... سوپر فیاض نے گرج کر کہا۔

" دونوں ہاتھ آگے کرو"... انسپکٹر جمشید نے عمران کے قریب آکر کہا۔

" میرے ہاتھوں پر مہندی لگی ہوئی ہے ۔ کہو تو دونوں پیر آگے کر دوں"... عمران نے کہا تو انسپکٹر جمشید اسے گھور کر رہ گیا۔

" عمران ۔ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ مجھے اپنی گرفتاری دے دو ورنہ "... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ورنہ ۔ یہ ورنہ کے بعد ہمیشہ تمہاری زبان کیوں رک جاتی ہے "... عمران نے کہا۔

" عمران ۔ میں سچ مچ تمہیں گولی مار دوں گا"... سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

" ارے جاؤ ۔ اپنا کام کرو"... عمران نے یوں ہاتھ لہراتے ہوئے کہا جیسے مکھی اڑا رہا ہو۔

" میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں ۔ گرفتاری دے دو"... سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ لے لو ۔ لیکن ہتھکڑی لگانے سے پہلے یہ تو بتا دو میرا قصور کیا ہے"... عمران نے کہا۔

" تم نے اپنے ملازم سلیمان کا خون کیا ہے"... سوپر فیاض نے

کہا۔

" کیوں جھوٹ بول رہے ہو ۔ میں نے اپنے ملا[illegible]ن نہیں کیا بلکہ اسے فون کیا ہے ۔ وہ ان دنوں اپنے آبائی گا[illegible]یا ہوا ہے نا اس لئے میں نے اسے فون کیا تھا تا کہ اس کی خیریت معلوم کر سکوں اور یہ فون کرنا جرم کیسے ہو سکتا ہے جس کی پاداش میں تم مجھے ہتھکڑیاں لگانے یہاں آ گئے ہو"... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ سلیمان اگر اپنے آبائی گاؤں گیا ہے تو واش روم میں لاش کس کی ہے"... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" لاش "... عمران نے چونک کر کہا۔

" ہاں ۔ واش روم میں سلیمان کی لاش پڑی ہے ۔ اس کے سر اور سینے میں گولیوں کے نشان ہیں ۔ تم نے ہی اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا ہے"... سوپر فیاض نے کہا۔

" میں نے ۔ ارے باپ رے ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ۔ میں تو یہاں بیٹھا کب سے یہ کتاب پڑھ رہا ہوں"... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سلیمان نے یقیناً شرارت کے طور پر میک اپ کا سہارا لیا ہو گا تا کہ سوپر فیاض حقیقتاً اس کے چکر میں آ جائے۔

" تم گرفتاری دیتے ہو یا میں سر کو فون کروں ۔ اگر وہ یہاں آ گئے تو سلیمان کو ہلاک کرنے کے جرم میں وہ تمہیں یہیں کھڑے کھڑے گولی مار دیں گے"... سوپر فیاض نے کہا۔

"کھڑے کھڑے کیوں ۔ وہ مجھے بیٹھ کر بھی تو گولی مار سکتے ہیں"... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بکواس کرنے کے عادی معلوم ہوتے ہو"... انسپکٹر جمشید نے غصیلے لہجے میں کہا جو اتنی دیر سے ان کی باتیں سن رہا تھا ۔ عمران کی بات سن کر اس نے عمران کے منہ پر تھپڑ مارنے کی کوشش کی تو عمران نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"اپنی اوقات میں رہو انسپکٹر"... عمران نے اس کا ہاتھ جھٹک کر اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے سرد لہجے میں کہا ۔ عمران کا سرد لہجہ سن کر انسپکٹر جمشید کھول اٹھا ۔ اس نے ایک جھٹکے سے دوبارہ ہولسٹر سے اپنا ریوالور نکال لیا۔

"سر ۔ مجھے اجازت دیجئے ۔ میں اسی طرح اس کے سر میں گولی اتار دوں گا جس طرح اس نے اپنے ملازم کو ہلاک کیا ہے"... انسپکٹر جمشید نے چیختے ہوئے کہا۔

"سوپر فیاض ۔ اپنے چمچے سے کہو کہ یہ کھلونا اپنی جیب میں رکھ لے ورنہ اسی کا ریوالور چھین کر اس کا سینہ چھلنی کر دوں گا"... عمران نے غضبناک لہجے میں کہا۔

"انسپکٹر جمشید ۔ ریوالور ہولسٹر میں رکھو"... سوپر فیاض نے عمران کا لہجہ بگڑتے دیکھ کر کہا۔

"مگر سر"... انسپکٹر جمشید نے کہا۔

"جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو ۔ نانسنس ۔ یہ سر عبدالرحمن کا

اکلوتا بیٹا عمران ہے"... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر انسپکٹر جمشید یوں اچھلا جیسے اس کے ریوالور سے گولی چل کر اس کے پیروں پر آ لگی ہو۔

"عمران ۔ یہ ۔ یہ عمران صاحب ہیں"... انسپکٹر جمشید نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھتے ہوئے کہا ۔ اس کا رنگ یکلخت زرد ہو گیا تھا۔

"اب بتاؤ ۔ یہاں کیوں آئے ہو"... عمران نے سوپر فیاض کو گھورتے ہوئے کہا ۔ اسے انسپکٹر جمشید کی باتوں پر شدید غصہ آ گیا تھا جس نے اس سے بدتمیزی کرتے ہوئے اسے تھپڑ مارنے کی کوشش کی تھی۔

"مجھے سلیمان نے فون کیا تھا ۔ اس نے کہا تھا کہ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اور تم اسے ہلاک کرنے کے در پے ہو"... سوپر فیاض نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا ۔ عمران کو اس قدر سنجیدہ دیکھ کر اس کی جان ہوا ہو گئی تھی۔

"اس نے کہا اور تم نے یقین کر لیا"... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اس نے بات ہی اس انداز میں کی تھی کہ مجھے مجبوراً یہاں آنا پڑا"... سوپر فیاض نے کہا۔

"ہونہہ ۔ اور اس کی لاش اندر واش روم میں پڑی ہے ۔ یہی کہا ہے نا تم نے"... عمران نے کہا۔

"ہاں"... سوپر فیاض نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ لاش زندہ ہو کر یہاں آجائے تو پھر"... عمران نے کہا۔

"لاش زندہ ہو کر یہاں آجائے۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"... سوپر فیاض نے چونک کر اور حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں سلیمان کو یہاں بلاتا ہوں۔ وہ یہاں آکر بھوت بن کر تم سے چمٹ گیا تو مجھ سے نہ کہنا"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے کا سرد پن یوں غائب ہو گیا تھا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اب غصے کی جگہ اس کے ہونٹوں پر شرارت انگیز مسکراہٹ دکھائی دے رہی تھی۔

"سلیمان ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔ لگتا ہے واقعی تمہارے دماغ میں خلل آگیا ہے جو تم ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو"... سوپر فیاض نے کہا۔

"سلیمان۔ او سلیمان پاشا۔ اپنے بھوت کو لے کر سوپر فیاض کے خدمت میں پیش ہونا"... عمران نے اونچی آواز میں سلیمان کو پکارتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہو عمران"... سوپر فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بنے بنائے کو میں کیا بے وقوف بناؤں گا۔ سلیمان۔ سلیمان"... عمران بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر زور زور سے سلیمان کو آوازیں دینے لگا۔ اس کی بڑبڑاہٹ اتنی تیز تھی کہ سوپر فیاض اور

انسپکٹر جمشید نے آسانی سے سن لی تھی۔ اس کی بات سن کر انسپکٹر جمشید کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی جبکہ سوپر فیاض غصے سے کھول اٹھا تھا۔

"انسپکٹر جمشید۔ لگاؤ اسے ہتھکڑی۔ دیکھتا ہوں یہ ہتھکڑی کیسے نہیں لگواتا"... سوپر فیاض نے گرج کر کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اتنا غصہ مت کھاؤ پیارے۔ غصہ صحت کے لئے اچھا نہیں ہوتا۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہارے سامنے سلیمان کو زندہ بھوت بنا کر دکھاتا ہوں۔ آؤ"... عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

"اگر تم نے بھاگنے کی کوشش کی تو میں گولی مارنے سے بالکل دریغ نہیں کروں گا"... سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

"ڈراؤ نہیں یار۔ میرا دل پہلے ہی کمزور ہے۔ تمہارا خوفناک انداز میرا دل دہلا رہا ہے"... عمران نے کہا تو سوپر فیاض دانت کچکچا کر رہ گیا۔ عمران کمرے سے نکلا تو سوپر فیاض اور انسپکٹر جمشید بھی اس کے پیچھے ملحقہ کمرے میں آگئے جہاں تین آفیسر اور بھی موجود تھے۔ اس کمرے کی حالت بگڑی ہوئی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں زبردست دھینگا مشتی ہوئی ہو۔ کمرے کی تمام چیزیں ادھر ادھر بکھری ہوئی تھیں اور میز اور کرسیاں الٹی پڑی تھیں۔ عمران کمرے کی حالت سے چونک پڑا تھا کہ اگر سلیمان نے یہ سب کچھ کرنا تھا تو وہ یہاں رکا کیوں تھا۔ یہ سب کر کے اسے تو یہاں سے نکل جانا چاہئے تھا جبکہ وہ لاش بنا

واش روم میں موجود تھا۔ انہیں کمرے سے نکلتے دیکھ کر ان آفسیرز نے بھی فوراً اپنے ریوالور نکال لئے۔ عمران منہ بناتا ہوا ان کے قریب سے گزرتا ہوا کمرے کی سائیڈ پر موجود واش روم کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک آفیسر موجود تھا۔

"ایک منٹ"... عمران نے اس آفیسر سے کہا تو وہ چونک کر سوپر فیاض کی طرف دیکھنے لگا۔ سوپر فیاض نے اثبات میں سر ہلایا تو آفیسر واش روم کے دروازے سے ہٹ گیا۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے واش روم میں جھانک کر دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ واش روم میں ایک دیوار کے ساتھ سلیمان گرا پڑا تھا۔ اس کے سر اور سینے پر کئی سوراخ دکھائی دے رہے تھے جن سے خون نکل کر اس کے چہرے، جسم اور واش روم کے فرش پر پھیلا ہوا تھا۔ عمران میک اپ اور گولیوں کے اصل سوراخوں کی تمیز بخوبی جانتا تھا اس نے ایک نظر میں ہی جان لیا تھا کہ سلیمان وہاں پڑا اداکاری نہیں کر رہا تھا بلکہ اس کے سر اور سینے پر واقعی گولیوں کے نشان تھے اور اس کے جسم سے نکلنے والا خون بھی اصل تھا۔ وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں واش روم میں داخل ہوا اور سلیمان کی گردن کی مخصوص رگ پر انگلیاں رکھ کر اسے چیک کرنے لگا۔

"یہ تو سچ مچ ہلاک ہو چکا ہے"... عمران کے منہ سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے یہ یہاں پڑا اداکاری کر رہا ہے"... سوپر

فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا جو عمران کو واش روم میں داخل ہوتے دیکھ کر فوراً دروازے پر آ گیا تھا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے ذہن میں آندھیاں سی چلنا شروع ہو گئی تھیں سلیمان اور اس کے درمیان محض نوک جھونک ہوئی تھی اور سلیمان نے سوپر فیاض کو یہاں بلانے کے لئے محض ایک ڈرامہ کیا تھا تاکہ سوپر فیاض یہاں آجائے تو عمران اسے بے وقوف بنا کر اس سے رقم اینٹھ سکے۔ سوپر فیاض کو شرارت کے طور پر فون کرتے دیکھ کر عمران نے بھی اسے نہیں روکا تھا۔

عمران کا خیال تھا کہ سوپر فیاض کے یہاں آنے سے پہلے سلیمان چند چیزوں کو الٹ پلٹ کر یہاں سے نکل جائے گا اور عمران سوپر فیاض کو بری طرح سے زچ کر کے رکھ دے گا۔ لیکن یہاں تو عجیب سلسلہ رونما ہو گیا تھا۔ کمرے کی ہر چیز الٹی پلٹی پڑی تھی اور واش روم میں سلیمان کی خون میں لتھڑی ہوئی لاش موجود تھی جس کے سر میں ایک اور سینے پر گولیوں کے چھ نشانات صاف دکھائی دے رہے تھے جیسے کسی نے ریوالور کی ساری گولیاں اس پر داغ دی ہوں۔ سلیمان کی لاش دیکھ کر عمران کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں اور اس کے چہرے پر تناؤ سا آ گیا تھا۔ وہ پریشانی کے عالم میں واش روم سے باہر آ گیا۔

"اب کیا کہتے ہو۔ زندہ کرو اس لاش کو"... سوپر فیاض نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ"... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض لرز کر رہ گیا۔ عمران کے چہرے پر غیض و غضب دیکھ کر اس کا رنگ بدل گیا تھا۔

"میرے ساتھ اس انداز میں بات مت کرو عمران۔ تم نے سلیمان کو قتل کیا ہے اور اس کے قتل کے جرم میں، میں تمہیں گرفتار کرنے آیا ہوں"... سوپر فیاض نے خود کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اب اگر تم نے منہ سے ایک بھی لفظ نکالا تو میں تمہارا حلق چیر دوں گا۔ سمجھے تم"... عمران نے اسی انداز میں کہا تو سوپر فیاض نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے دوسرے کمرے میں نہ ہی چیزیں بکھرنے کی آوازیں سنی تھیں اور نہ ہی اس نے فائرنگ کی آواز سنی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ اب تمہیں گرفتار کرنے سر عبدالرحمان یہاں آئیں گے"... سوپر فیاض نے جیب سے سیل فون نکالتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید جھلاہٹ تھی۔

"ایک منٹ۔ پہلے یہ بتاؤ جب تم یہاں آئے تھے تو کیا بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا"... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"... سوپر فیاض نے کہا۔

"جب تم اندر آئے تھے تو کیا کمرے کی حالت ایسی ہی تھی"... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"... سوپر فیاض نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے اگر میں نے سلیمان کو قتل کیا ہوتا تو میں یہاں اطمینان سے بیٹھا تمہارا انتظار کرتا رہتا کہ تم آؤ اور مجھے گرفتار کر لو"... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تمہارے سوا فلیٹ میں اور کون ہے اور پھر سلیمان نے مجھے خود فون کر کے بتایا تھا کہ تم اسے ہلاک کرنا چاہتے ہو"... سوپر فیاض نے کہا۔

"میں نے اسے قتل نہیں کیا"... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کس نے کیا ہے"... سوپر فیاض نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جس نے بھی یہ کام کیا ہے وہ یہیں کہیں موجود ہے۔ رکو۔ میں دیکھتا ہوں"... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ عمران۔ تم باہر نہیں جا سکتے"... سوپر فیاض نے چیختے ہوئے کہا لیکن اب بھلا عمران اس کی بات کہاں سننے والا تھا۔ وہ تیزی سے کمرے سے نکل گیا اور پھر اس سے پہلے کہ سوپر فیاض اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے آتے وہ بھاگتا ہوا بیرونی دروازے تک آیا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ سوپر فیاض شاید اپنے ساتھ صرف پانچ آفیسرز لایا تھا کیونکہ ان کے سوا وہاں اور کوئی نہیں تھا۔ عمران

نے فلیٹ سے باہر آتے ہی دروازہ بند کیا اور اسے باہر سے لاک کر دیا۔ اب جب تک دروازے کو توڑا نہ جاتا دروازہ نہیں کھل سکتا تھا۔

سلیمان کی لاش دیکھ کر عمران کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ وہ اس صورت حال میں بلاوجہ سوپر فیاض سے الجھنا نہیں چاہتا تھا اس لئے وہ فلیٹ سے باہر نکل آیا تھا۔ راہداری میں تیز تیز قدم اٹھاتا وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور دو دو تین تین سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آ گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ اپنی ٹو سیٹر میں تھا۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے دوڑاتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ کچھ دیر وہ کار مختلف سڑکوں پر دوڑاتا رہا پھر بغیر سوچے سمجھے کار کو اس علاقے میں لے آیا جہاں جولیا کا فلیٹ تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ جولیا کے فلیٹ کی کال بیل بجا رہا تھا۔

"رک جاؤ۔ آ رہی ہوں۔ کون ہے باہر"... اندر سے جولیا کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ عمران نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھی ہوئی تھی اور مسلسل بیل بجائے جا رہا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جولیا کا غصیلا چہرہ دکھائی دیا۔

"تم۔ یہ کیا بدتمیزی ہے۔ ہاتھ ہٹاؤ بیل سے"... عمران کو دیکھ کر جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ سوری"... عمران نے کال بیل کے بٹن سے انگلی ہٹاتے ہوئے کہا جیسے اسے بٹن سے انگلی ہٹانے کا خیال ہی نہ رہا ہو۔

"آؤ۔ اندر آ جاؤ"... جولیا نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلا کر اندر آ گیا اور سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے آ گئی اور اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"بیٹھو۔ کھڑے کیوں ہو"... جولیا نے کہا تو عمران کسی فرمانبردار بچے کی طرح بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے۔ خاصے پریشان دکھائی دے رہے ہو"... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ایک گلاس پانی پلاؤ گی مجھے"... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ابھی لاتی ہوں"... جولیا نے کہا اور اٹھ کر ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک گلاس میں پانی لے آئی۔

"یہ لو"... اس نے گلاس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"... عمران نے کہا اور اس سے گلاس لے کر ہونٹوں سے لگا لیا۔ اسی لمحے کال بیل بج اٹھی تو جولیا کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔

"رکو۔ میں دیکھتی ہوں"... جولیا نے کہا اور ایک بار پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمران نے پانی حلق میں انڈیلا اور خالی گلاس سامنے میز پر رکھ دیا۔ اسی لمحے دوسرے کمرے سے جولیا کی تیز چیخ سنائی دی۔ جولیا کی چیخ سن کر عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

لیڈی سادھنا کو اپنے سارے جسم میں چیونٹیاں سی رینگتی محسوس ہو رہی تھیں ۔ اس کے تاریک ذہن میں بار بار روشنی لپک رہی تھی مگر اسے تاحال ہوش نہیں آیا تھا ۔ بے ہوشی کے عالم میں بھی اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے تنور میں ڈال دیا گیا ہو اور تنور کی حدت اس کے جسم کو بری طرح سے جلا رہی ہو ۔ پھر یکبارگی جو اس کے ذہن میں روشنی ہوئی تو اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں ۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن میں چھائی ہوئی تاریکی چھٹتی چلی گئی ۔ وہ چند لمحے خالی خالی نظروں سے دیکھتی رہی پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا اس کی آنکھوں کے سامنے کا منظر واضح ہوتا چلا گیا اور وہ کسی بھی طرح اپنے حلق سے نکلنے والی چیخ روک نہ سکی تھی ۔

وہ درختوں کے درمیان ایک خالی جگہ پر ایک چھوٹے سے چبوترے پر موجود تھی ۔ اس چبوترے پر ایک بڑا سا تختہ لگا ہوا تھا

جس کے ساتھ لیڈی سادھنا بندھی ہوئی تھی ۔ اس کے دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر لکڑی کے تختے کے ساتھ کلپ کر دیا گیا تھا ۔ اس کی گردن اور اس کی دونوں ٹانگیں بھی کلپوں میں جکڑی ہوئی تھیں ۔ اس کے گرد لکڑیوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا جو چبوترے سے خاصے فاصلے پر تھا جن میں آگ لگی ہوئی تھی ۔ یہ اسی آگ کی حدت تھی جس سے اس کے جسم سے پسینہ دھاروں کی صورت میں بہہ رہا تھا اور خواب میں بھی اسے اپنے جسم جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا ۔

آگ کے الاؤ کے پیچھے اسے وہ بوڑھا مہا یوگی دکھائی دیا جس کے پاس پرائم منسٹر اسے لے کر آئے تھے ۔ مہا یوگی آگ کی دوسری طرف ایک ٹانگ پر کھڑا تھا ۔ اس کے دونوں ہاتھ معافی مانگنے والے انداز میں جڑے ہوئے تھے اور اس کی آنکھیں بند تھیں ۔ اس کے ہونٹ مسلسل ہل رہے تھے جیسے وہ کچھ پڑھ رہا ہو ۔

" مہاراج ۔ مہاراج "... لیڈی سادھنا نے مہا یوگی کو دیکھ کر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن مہا یوگی کے انداز میں کوئی فرق نہیں آیا ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ لیڈی سادھنا کی آواز سن ہی نہ رہا ہو ۔

" یہ ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے ۔ مجھے یہاں کس لئے باندھا گیا ہے اور یہ آگ "... لیڈی سادھنا نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور وہ ایک بار پھر مہا یوگی کو آوازیں دینے لگی لیکن مہا یوگی کے کانوں تک جیسے اس کی آواز پہنچ ہی نہیں رہی تھی ۔

"اوہ گاڈ۔ میں یہ کہاں پھنس گئی ہوں۔ مہاراج کیا کر رہے ہیں کوئی ہے۔ کوئی ہے۔ پلیز کوئی ہے جو میری مدد کرے"... مہاراج کو خاموش دیکھ کر لیڈی سادھنا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا لیکن وہاں لیڈی سادھنا اور مہا یوگی کے سوا کوئی نہیں تھا جو اس کی آواز سنتا۔ آگ کی حدت سے لیڈی سادھنا کا برا حال ہو رہا تھا۔ اس کا سارا جسم پسینے میں بھیگا ہوا تھا اور اس کا چہرہ آگ کی حدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ تیز آگ کی وجہ سے اس کا سانس لینا بھی دوبھر ہو رہا تھا۔ وہ خود کو تختے سے آزاد کرانے کے لئے بری طرح سے ہاتھ پیر مار رہی تھی مگر آہنی کڑوں سے خود کو آزاد کرا لینا اس کے لئے مشکل ہی نہیں ناممکن ہو رہا تھا۔

"فار گاڈ سیک مہاراج۔ میری بات سنیئے"... لیڈی سادھنا نے ایک بار پھر مہا یوگی کو پکارتے ہوئے کہا مگر مہا یوگی کے انداز میں کوئی فرق نہ آیا۔

"پلیز مہاراج۔ میری بات سنیں۔ میں مر جاؤں گی مہاراج"... لیڈی سادھنا نے پژمردہ لہجے میں کہا تو اسی لمحے مہا یوگی نے آنکھیں کھول دیں۔ اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر لیڈی سادھنا کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ مہا یوگی کی آنکھیں سرخ تھیں اور وہ سرخ آنکھوں سے لیڈی سادھنا کو گھور رہا تھا۔

"مہاراج۔ مہاراج۔ میری مدد کریں مہاراج۔ میں اس آگ میں جل جاؤں گی مہاراج۔ مجھے یہاں سے نکالیں مہاراج"... مہا

یوگی کی آنکھیں کھلتے دیکھ کر لیڈی سادھنا نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں یہاں زندہ جلانے کے لئے ہی لایا گیا ہے سندری"... مہا یوگی نے کہا تو لیڈی سادھنا بری طرح سے چونک پڑی۔

"زندہ جلانے کے لئے۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں مہاراج"... لیڈی سادھنا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں مہان اور شکتی شالی بنانے کے لئے مجھے تمہارا شریر درکار ہے سندری۔ تمہارے شریر کی آتما جب نکل جائے گی تو میں تمہارے شریر میں ابلاشا کی آتما ڈال دوں گا۔ پھر جب تم جاگو گی تو شریر تو تمہارا ہو گا مگر اس میں آتما ابلاشا کی ہو گی جس سے تم بلوان اور دنیا کی ایسی مہا ساحرہ بن جاؤ گی جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکے گی"... مہا یوگی نے کہا۔

"نہیں۔ نہیں مہاراج۔ مجھے شکتی شالی اور مہان نہیں بننا۔ آپ مجھے چھوڑ دیں پلیز۔ میں جیسی بھی ہوں ویسے ہی ٹھیک ہوں۔ مجھے ہلاک نہ کریں مہاراج۔ میں آپ کے پاؤں پڑتی ہوں۔ پلیز مجھ پر دیا کریں"... لیڈی سادھنا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں سندری۔ اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں نے تمہارے شریر کو شدھ کر دیا ہے اور ابھی چند لمحوں بعد شکتی شالی آتما ابلاشا یہاں آنے والی ہے۔ جیسے ہی وہ یہاں آئے گی اس آگ کی شدت بڑھ جائے گی اور دم گھٹنے سے تمہاری آتما خود ہی تمہارے شریر سے نکل آ جائے گی۔ پھر تمہارے شریر میں ابلاشا کی آتما گھس جائے گی جو تمہارا

نیا جنم ہو گا۔ ایک طاقتور اور مہان جنم"... مہا یوگی نے کہا تو لیڈی سادھنا کا چہرہ لٹھے کی طرح سفید ہو گیا۔

"مہاراج۔ مہاراج"... اس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا مگر اسی لمحے ایک زور دار کڑاکا ہوا اور اچانک لیڈی سادھنا نے ایک سیاہ سایہ مہا یوگی کے سامنے نمودار ہوتے دیکھا۔

"پرنام مہاراج۔ میں آ گئی ہوں"... اس سائے نے جھک کر مہا یوگی کو پرنام کرتے ہوئے کہا۔ سائے اور وہاں لڑکی کی آواز سن کر لیڈی سادھنا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ وہ حقیقت میں انسانی سایہ نظر آ رہا تھا اس کے نین نقش نہیں تھے اور نہ ہی اس کا جسم دکھائی دے رہا تھا۔

"اس سندری کے پاس جاؤ ابلاشا۔ تمہیں اس سندری کے جسم میں داخل ہو کر زندہ ہونا ہے"... مہا یوگی نے دبنگ لہجے میں کہا۔

"جو حکم مہاراج"... سائے نے کہا اور پھر وہ سایہ آگ کی طرف بڑھنے لگا۔ دوسرے لمحے وہ سایہ آگ سے نکل کر چبوترے پر آ گیا اور لیڈی سادھنا ایک سیاہ انسانی سائے کو دیکھنے لگی۔ اس سائے کو دیکھ کر اس کی حالت غیر ہو گئی تھی۔

"تت۔ تم۔ تم"... لیڈی سادھنا نے ہکلاتے ہوئے کہا تو اسی لمحے مہا یوگی نے زور سے ہاتھ جھٹکے تو چبوترے کے گرد لگی ہوئی آگ یکلخت بھڑک اٹھی۔ شعلے بلند ہوئے اور لیڈی سادھنا کی طرف بڑھے اور دوسرے ہی لمحے لیڈی سادھنا کے جسم میں آگ لگ گئی۔ لیڈی سادھنا کے حلق سے دردناک چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ تختے کے ساتھ جڑی بری طرح سے پھڑک رہی تھی۔ اس کی تیز اور دردناک چیخوں سے سارا جنگل گونج اٹھا تھا جبکہ وہ انسانی سایہ لیڈی سادھنا کے پاس کھڑا اسے جلتا دیکھ رہا تھا۔ لیڈی سادھنا کا سارا جسم آگ میں لپٹا ہوا تھا اور آگ اسے خشک لکڑی کی طرح جلا رہی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے لیڈی سادھنا کی دردناک چیخیں دم توڑ گئیں اور اس کا جسم جل کر سیاہ ہوتا چلا گیا۔ جیسے ہی لیڈی سادھنا کا جسم جل کر سیاہ ہوا اس کے جسم پر لگی ہوئی آگ بجھ گئی۔ اب وہاں لیڈی ساندھنا کا جلا ہوا سیاہ جسم دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے جسم کا سارا گوشت جل کر راکھ ہو چکا تھا۔ اب سوائے سیاہ ہڈیوں اور اس کی کھوپڑی کے کچھ باقی نہیں بچا تھا۔

"سندری کے جسم میں داخل ہو جاؤ ابلاشا"... مہا یوگی نے گرجدار آواز میں کہا تو وہ سایہ آگے بڑھا اور لیڈی سادھنا کے ڈھانچے سے لپٹ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے سایہ لیڈی سادھنا کے جسم میں گم ہوتا چلا گیا۔ اسی لمحے ایک بار پھر لیڈی سادھنا کے ڈھانچے میں آگ بھڑک اٹھی۔ اس بار آگ پہلے سے کہیں زیادہ تیز تھی۔ اس کا سارا وجود آگ کے سرخ اور زرد شعلوں میں چھپ گیا تھا۔ چند لمحوں تک اسی طرح سے آگ جلتی رہی پھر اچانک نہ صرف لیڈی سادھنا کے جسم پر لگی ہوئی آگ بجھ گئی بلکہ چبوترے کے گرد جلتی ہوئی لکڑیاں بھی خود بخود بجھ گئی تھیں۔ آگ بجھتے ہی چبوترے پر لیڈی سادھنا دکھائی

دینے لگی ۔ اس کا چہرہ، اس کا جسم حتیٰ کہ اس کا لباس بھی بالکل وی
ہی تھا جیسے چند لمحے قبل ۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور اس قد
سرخ تھیں جیسے خون کے لوتھڑے ہوں ۔

" میں نے اس لڑکی کا جسم حاصل کر لیا ہے آقا "... لیڈی سادھ
کے منہ سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی ۔

" ٹھیک ہے ۔ میرے قریب آؤ ابلاشا "... مہایوگی نے کہا او
دوسری ٹانگ سیدھی کر کے کھڑا ہو گیا ۔ اس نے بندھے ہوئے ہاتھ
بھی کھول لئے تھے ۔ مہایوگی کا حکم سن کر لیڈی سادھنا یکبارگی تختے پ
سے غائب ہوئی اور پھر اچانک مہایوگی کے سامنے نمودار ہو گئی ۔
اسے دیکھ کر مہایوگی کی آنکھیں چمک اٹھیں ۔

" بہت خوب ۔ تم میں اور اس سندری میں کوئی فرق نہیں ہے
ابلاشا ۔ تم نے ہوبہو اس سندری کی شکل اختیار کی ہے "... مہایوگی
نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" میں کوئی بھی روپ دھار سکتی ہوں آقا ۔ میری طاقتیں بے
مثال ہیں "... لیڈی سادھنا نے کہا جو اب ابلاشا بن چکی تھی ۔

" میں جانتا ہوں ۔ اب تم آنکھیں بند کرو اور اس لڑکی کا ذہن اپنا
لو ۔ تم اس لڑکی کے انداز میں سوچو گی ۔ تمہیں اس کا انداز، اس کا
لب و لہجہ اور اس کا ایک ایک طریقہ اپنانا ہے "... مہایوگی نے کہا ۔

" جو حکم مہاراج "... ابلاشا نے کہا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں
اس کی آنکھوں کے سامنے گہری سرخی چھائی ہوئی تھی ۔ جیسے ہی اس

نے آنکھیں بند کیں ایک لمحے کے لئے اس کے دماغ میں جیسے آگ
سی بھر گئی اور پھر اس کی آنکھوں کے پردے پر چھائی ہوئی سرخی ختم
ہونے لگی ۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھوں کی
سرخی بالکل ختم ہو گئی تھی ۔ اب اس کی آنکھیں لیڈی سادھنا جیسی
تھیں جن میں ذہانت کی تیز چمک تھی ۔

" میں نے اس لڑکی کا ذہن حاصل کر لیا ہے آقا "... ابلاشا نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ میرے ساتھ آؤ "... مہایوگی نے کہا اور پلٹ کر
درختوں کے جھنڈ کی طرف چل پڑا ۔ ابلاشا لیڈی سادھنا کے روپ
میں اس کے پیچھے قدم اٹھانے لگی ۔ مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے
وہ اس طرف آ گئے جہاں مہایوگی اور دوسرے افراد کی جھونپڑیاں
تھیں ۔ وہاں بے شمار افراد تھے جو مہایوگی کو دیکھ کر اسے جھک
جھک کر پرنام کر رہے تھے ۔ مہایوگی ابلاشا کو اپنی جھونپڑی میں لے
آیا ۔ اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ کر وہ ابلاشا کو دیکھنے لگا جو ہاتھ جوڑ کر
اس کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی ۔

" میں نے تمہیں نیا جنم دیا ہے ابلاشا ۔ تم ایک ذہین، تیز طرار
اور نوجوان ناری کا روپ لے کر زندہ ہوئی ہو جس سے تمہاری
ماورائی طاقتیں بے پناہ بڑھ گئی ہیں "... مہایوگی نے ابلاشا سے
مخاطب ہو کر کہا ۔

" جی مہاراج "... ابلاشا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔

" اب میری باتیں دھیان سے سنو ابلاشا "... مہایوگی نے کہا ۔

" جی مہاراج "... ابلاشا نے کہا۔

" تمہارا تعلق اس شیطانی ذریت سے ہے جسے صرف ایک بار ہی نیا جنم دیا جا سکتا ہے ۔ وہ جنم میں نے تمہیں دے دیا ہے ۔ اب اگر تمہارا شریر فنا ہو گیا تو تم اور تمہاری آتما بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گی اس لئے تمہیں اپنی اور اپنے شریر کی خود حفاظت کرنا ہو گی ۔ اپنی ماورائی اور ساحرانہ طاقتوں سے تم بہت کچھ کر سکتی ہو مگر تمہیں کسی انسان کا خون بہانے یا اسے ہلاک کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے ۔ تم ایک شرارتی آتما ہو اور اپنی شرارتوں سے تم کسی بھی انسان کا جینا دوبھر کر سکتی ہو ۔ اسے زچ کرنے اور پاگل بنانے کے لئے تم اپنی تمام تر طاقتوں کو استعمال کر سکتی ہو ۔ مگر کسی انسان کو خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اس کو تم ہلاک نہیں کرو گی ۔ جس کام کے لئے تمہیں یہ جنم دیا گیا ہے اس کے بارے میں تمہیں میں بعد میں تفصیل بتاؤں گا ۔ اس سے پہلے میں تمہیں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ تم بظاہر ایک جیتی جاگتی ناری ہو لیکن حقیقت میں تم ایک آتما ہو ۔ ایک ایسی آتما جو دنیا کے کسی بھی انسان کا روپ بدل سکتی ہے ۔ دوسرے انسانوں کے ذہنوں میں خلل پیدا کر سکتی ہے ۔ انہیں غائب کر سکتی ہے اور ان سے اپنی مرضی کا کام لے سکتی ہے "... مہا یوگی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" جی مہاراج "... ابلاشا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارے اس انسانی وجود کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ۔ اس

دنیا کا کوئی ہتھیار تم پر اثر نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی تمہاری طاقتوں کا مقابلہ کر سکتا ہے ۔ تمہیں اس دنیا کی تیز خوشبو سے دور رہنا ہو گا ۔ اس کے علاوہ تمہیں ان افراد سے بھی دور رہنا ہو گا جو روشنی کے نمائندے ہیں "... مہا یوگی نے کہا اور پھر وہ ابلاشا کو تسلسل کے ساتھ سمجھانے لگا کہ اسے کن کن باتوں اور کن کن لوگوں سے بچنا ہے اور وہ اپنی ساحرانہ طاقتوں سے کیا کیا کام لے سکتی ہے ۔

" میں سمجھ گئی ہوں مہاراج ۔ میں آپ کی ہر ہدایات پر عمل کروں گی "... ساری باتیں سن کر ابلاشا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اس میں تمہاری بھلائی ہے ابلاشا "... مہا یوگی نے کہا۔

" مہاراج ۔ کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتی ہوں "... ابلاشا نے کہا۔

" پوچھو ۔ کیا پوچھنا چاہتی ہو "... مہا یوگی نے کہا۔

" میری طاقتوں اور میرے زندہ رہنے کے بارے میں آپ نے مجھے تمام باتیں بتا دی ہیں ۔ لیکن آپ نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ میں فنا کیسے ہو سکتی ہوں ۔ اگر آپ مجھے یہ بتا دیں تو میں فنا ہونے سے بچنے کے لئے اور زیادہ احتیاط کر سکتی ہوں "... ابلاشا نے کہا۔

" تمہیں فنا کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے ابلاشا "... مہا یوگی نے کہا۔

" میں وہ طریقہ جاننا چاہتی ہوں مہاراج "... ابلاشا نے کہا۔

"تمہاری گردن میں رسی کا پھندا ڈال کر اگر تمہیں کسی برگد کے سو سالہ پرانے درخت سے لٹکا دیا جائے تو تمہاری ساری طاقتیں مفلوج ہو جائیں گی اور اسی حالت میں اگر تمہارے جسم کو آگ لگا دی جائے تو تم فنا ہو جاؤ گی"... مہایوگی نے کہا۔

"اوہ ۔ اس کا مطلب ہے مجھے برگد کے سو سالہ درخت سے ہر حال میں دور رہنا ہو گا"... ابلاشا نے کہا۔

"ہاں"... مہایوگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مہاراج ۔ اب مجھے وہ کام بتائیں جس کے لئے آپ نے مجھے نیا جنم دیا ہے"... ابلاشا نے کہا۔

"تم کافرستان کے مہا منتری کے پاس جاؤ ۔ اس سے تم پہلی ناری کے انداز میں ملو گی ۔ وہ تمہیں تمہارا کام سمجھا دے گا"... مہا یوگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مہاراج ۔ میرے لئے اور کوئی حکم"... ابلاشا نے کہا۔

"اپنا کام ختم کر کے فوراً میرے پاس آجانا ۔ اس کے بعد تمہیں صرف میری داسی بن کر رہنا ہو گا"... مہایوگی نے کہا۔

"میں آپ کے حکم کا پالن کروں گی مہاراج"... ابلاشا نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اب جاؤ اور جلد سے جلد اپنا کام پورا کر کے میرے پاس واپس آ جاؤ"... مہایوگی نے کہا۔

"مہاراج کا حکم سر آنکھوں پر"... ابلاشا نے کہا ۔ اسی لمحے اس کے جسم میں ہلکی سی چمک پیدا ہوئی اور وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گئی دوسرے لمحے وہ کافرستانی پرائم منسٹر ہاؤس کی ایک راہداری میں نمودار ہوئی ۔ اس راہداری میں کوئی نہیں تھا ۔ ابلاشا نے راہداری میں نمودار ہو کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر سر ہلا کر ایک طرف بڑھتی چلی گئی ۔ اسی لمحے سامنے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا فوجی وردی میں ملبوس نوجوان نکل کر باہر آگیا ۔ وہ پرائم منسٹر کا ملٹری سیکرٹری کرنل شکلا تھا۔

"اوہ ۔ لیڈی سادھنا ۔ تم کب آئیں"... کرنل شکلا نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی آئی ہوں"... ابلاشا نے لیڈی سادھنا کے انداز اور لہجے میں کہا۔

"آنے سے پہلے اطلاع دے دیتیں تو میں تمہیں رسیو کرنے گیٹ پر آجاتا"... کرنل شکلا نے کہا جو اسے بخوبی جانتا تھا۔

"مجھے پرائم منسٹر صاحب سے ضروری ملنا ہے ۔ کیا وہ بیٹھے ہیں"... ابلاشا نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ وہ اپنے آفس میں ہی ہیں ۔ کیا انہیں تمہارے آنے کی خبر ہے"... کرنل شکلا نے کہا۔

"ہاں ۔ انہوں نے ہی مجھے بلایا ہے"... ابلاشا نے کہا تو کرنل شکلا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مل لو جا کر ان سے"... کرنل شکلا نے کہا تو ابلا
نے اس کمرے کی طرف قدم بڑھا دیئے جس کمرے سے کرنل شکلا
تھا۔ کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ ابلاشا اندر داخل ہوئی تو سامنے ایک
بڑی میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر کافرستانی پرائم منسٹر
جھکائے کسی فائل کے مطالعے میں مصروف تھے۔

"کیا میں اندر آ سکتی ہوں سر"... ابلاشا نے لیڈی سادھنا کے اندا
میں کہا۔ اس کی آواز سن کر کافرستانی پرائم منسٹر بری طرح سے
چونک پڑے اور پھر اس پر نظریں پڑتے ہی ان کی آنکھوں میں حیرانی
پھیل گئی۔

"لیڈی سادھنا۔ تم۔ تم یہاں کیسے آ گئیں"... پرائم منسٹر نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ چونکہ شارکار جنگل وہاں سے بہت دور تھا
جہاں سے دارالحکومت پہنچتے پہنچتے کئی روز لگ جاتے تھے۔ اس جنگل
سے ہیلی کاپٹر کے بغیر اتنی جلدی لوٹنا ناممکن تھا اس لئے کافرستانی
پرائم منسٹر اسے وہاں دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔

"مجھے مہاراج نے بھیجا ہے سر"... ابلاشا نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"مہاراج نے۔ لیکن۔ ہیلی کاپٹر کے بغیر انہوں نے تمہیں اتنی
دور اتنی جلدی کیسے بھیج دیا ہے۔ اگر تمہیں آنا ہی تھا تو مجھے کال کر
لیتی میں تمہارے لئے ہیلی کاپٹر بھیج دیتا"... پرائم منسٹر نے بدستور
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مہاراج کے لئے ان چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں سر۔ آپ
انہیں بہتر طور پر جانتے ہیں۔ وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ یہاں بھیجنے کے
لئے انہوں نے ہیلی کاپٹر یا کسی دوسری چیز کا سہارا نہیں لیا تھا لیکن
پھر بھی میں پلک جھپکنے میں یہاں پہنچ گئی ہوں"... ابلاشا نے کہا تو
کافرستانی پرائم منسٹر کا چہرہ حیرت سے اور زیادہ بگڑ گیا۔ ابلاشا قدم
بڑھا کر ان کے سامنے آ گئی تھی۔

"تمہارا مطلب ہے انہوں نے تمہیں ساحرانہ انداز میں یہاں بھیجا
ہے"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ہاں۔ اب اگر آپ اجازت دیں تو میں بیٹھ جاؤں"... ابلاشا نے
کہا۔

"اوہ ہاں۔ بیٹھو۔ بیٹھو"... پرائم منسٹر نے کہا تو ابلاشا ان کے
سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تم تو بالکل پہلے جیسی معلوم ہو رہی ہے۔ مجھے تو تم میں کوئی
نمایاں تبدیلی نظر نہیں آ رہی"... پرائم منسٹر نے اسے غور سے دیکھتے
ہوئے کہا۔

"آپ مجھ میں کیا نمایاں تبدیلی دیکھنا چاہتے ہیں"... ابلاشا نے
پوچھا۔

"اوہ۔ کچھ نہیں۔ تم لیڈی سادھنا ہی ہو نا"... پرائم منسٹر نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ مگر اب میں ابلاشا ہوں"... ابلاشا نے کہا تو پرائم منسٹر

کے چہرے پر قدرے خوف لہرانے لگا۔ مہاراج نے انہیں بتا دیا تھا کہ ابلاشا ایک شیطانی ذریت اور بدروح کا نام ہے جسے مہایوگی نے لیڈی سادھنا کے جسم میں داخل کرنا تھا اور اب لیڈی سادھنا کے روپ میں ان کے سامنے ایک بدروح موجود تھی جس کا نام ابلاشا تھا۔

" ٹھیک ہے "... پرائم منسٹر نے کہا اور پھر انہوں نے فوراً میز کی ایک دراز کھول کر ایک فائل نکالی اور فائل ابلاشا کی طرف بڑھا دی۔

" اس فائل میں ایک تصویر ہے ۔ اسے دیکھ لو پہلے "... پرائم منسٹر نے کہا ۔ ان کے لہجے میں لرزش سی تھی جیسے خود کو ایک بدروح کے سامنے پا کر وہ خوفزدہ ہو رہے ہوں ۔ ابلاشا نے ان سے فائل لی ۔ فائل میں ایک تصویر تھی جو فائل کے ساتھ کلپ تھی۔

" خاصا خوبرو نوجوان ہے ۔ کون ہے یہ "... ابلاشا نے تصویر دیکھتے ہوئے کہا۔

" اس کا نام عمران ہے "... پرائم منسٹر نے کہا۔

" نام بھی اچھا ہے "... ابلاشا نے تعریفانہ لہجے میں کہا۔

" یہ پاکیشیا میں رہتا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہے ۔ انتہائی ذہین، چالاک اور حد درجہ کا نڈر انسان ہے "... پرائم منسٹر نے کہا۔

" کیا کرنا ہے اس کا "... ابلاشا نے کوئی ردعمل ظاہر کئے بغیر پوچھا۔

" کچھ عرصہ قبل یہ اور اس کے چند ساتھی اسرائیل گئے تھے ۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے اسرائیل جا کر بے پناہ تباہی پھیلائی تھی اور اسرائیل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا تھا "... پرائم منسٹر نے کہا اور پھر وہ ابلاشا کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات بتانے کے ساتھ ساتھ سلور پاور کے سلسلے میں ان کے اسرائیل جانے اور وہاں کی گئی کارروائی کے بارے میں بتانے لگے ۔

" آپ مجھے یہ سب مت بتائیں ۔ مجھے آپ صرف یہ بتائیں کہ مجھے کیا کرنا ہے "... ابلاشا نے کافرستانی پرائم منسٹر کو درمیان میں ٹوکتے ہوئے کہا۔

" میں اس طرف آ رہا تھا ۔ بہرحال سنو ۔ اسرائیلی پرائم منسٹر نے پاکیشیا کے خلاف جو سازش تیار کی تھی عمران اس سازش کو تحریری شکل میں اسرائیلی پرائم منسٹر کے پاس لے گیا تھا اور اس نے اسرائیلی پرائم منسٹر سے زبردستی ان کاغذات پر دستخط کرا لئے تھے جن پر اسرائیلی پرائم منسٹر کا اقبال جرم تھا ۔ ان کاغذات پر دستخط کر کے اسرائیلی پرائم منسٹر نے عمران کو اپنے ہاتھ کاٹ کر دے دیئے ہیں ۔ ان کاغذات کا عمران اگر فائدہ اٹھانا چاہے تو اس سے نہ صرف اسرائیلی پرائم منسٹر کا وقار مجروح ہوتا ہے بلکہ پاکیشیا کے خلاف سازش کرنے کے سلسلے میں ان پر اعلیٰ عدالتوں میں مقدمہ بھی چلایا جا سکتا ہے جس سے نہ صرف اسرائیلی پرائم منسٹر بلکہ سارے

اسرائیل کی ساکھ متاثر ہو سکتی ہے۔
اسرائیلی پرائم منسٹر چاہتے ہیں کہ کسی طرح عمران سے ان
دستخط شدہ کاغذات لے کر انہیں یا تو تلف کر دیا جائے یا واپس ا
کے پاس پہنچا دیئے جائیں ۔ وہ میرے عزیز ترین دوست ہیں اس ل
اس سلسلے میں انہوں نے مجھ سے درخواست کی تھی ۔ میں تمہیں
عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی کے بارے میں بتا چکا ہوں
عمران اور اس کے ساتھی صرف اسرائیل کے لئے ہی نہیں کافرستان
اور اس کے بے شمار حامی ممالک کے لئے بھی مسلسل خطرہ بنے
ہوئے ہیں ۔ بے شمار ممالک کی خطرناک اور طاقتور ایجنسیوں اور
ایجنٹوں نے ان کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی مگر عمران اور اس
کے ساتھی جیسے مافوق الفطرت صلاحیتوں کے مالک ہیں ۔ آج تک
کوئی ایجنٹ ان میں سے کسی ایک کو بھی ہلاک نہیں کر سکا۔
اس سلسلے میں ہمارے بھی بے شمار ایجنٹس اور طاقتور ایجنسیاں
ان کے ہاتھوں نیست و نابود ہو چکی ہیں ۔ جب اسرائیلی پرائم منسٹر
نے مجھے ان کاغذات کے بارے میں بتایا تو میں نے سوچا کہ عمران
جیسے انسان سے ان کاغذات کو حاصل کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن
بھی ہے ۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی مافوق الفطرت اور
ساحرانہ طاقتوں کا مالک ہی کام آسکتا ہے ۔ پھر مجھے شکار کار جنگل کے
مہاراج بھیرو ناتھ کا خیال آیا۔ مجھے معلوم ہے کہ مہاراج بھیرو ناتھ
بے پناہ ساحرانہ طاقتوں کے مالک ہیں اور انہوں نے بے شمار

آتماؤں کو بھی اپنے قبضے میں لے رکھا ہے ۔ میں نے سوچا کہ اگر
مہاراج بھیرو ناتھ سے بات کی جائے اور وہ ان کاغذات کے حصول
کے لئے کسی آتما کو کہیں تو وہ عمران سے نہ صرف کاغذات حاصل کر
سکتی ہے بلکہ اس جیسے خطرناک انسان کو بھی ہلاک کر سکتی ہے ۔
مہاراج بھیرو ناتھ سے میری بات ہوئی اور انہوں نے میری مدد کی
حامی بھر لی جس کے نتیجے میں تم میرے سامنے ہو"... پرائم منسٹر نے
مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"آپ کے لئے عمران کی ہلاکت ضروری ہے یا وہ کاغذات"...
ابلاشا نے پوچھا۔

"میرے لئے یہ دونوں کام بے حد ضروری ہیں ۔ کاغذات کے
حصول کے ساتھ ساتھ اگر تم عمران کو ہلاک کر دو تو کافرستان کو
ایک دیرینہ اور خطرناک دشمن سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات مل
جائے گی"... کافرستانی پرائم منسٹر نے فوراً کہا۔

"سوری سر۔ مہاراج نے مجھے کسی کو ہلاک کرنے سے سختی سے
منع کیا ہے ۔ میں آپ کے لئے کاغذات تو لا سکتی ہوں مگر آپ کے
دشمن کو ہلاک کرنا میرے بس میں نہیں ہے"... ابلاشا نے کہا۔

"اوہ ۔ مگر"... پرائم منسٹر نے کہا۔

"مجھے آپ کو جو بتانا تھا وہ میں بتا چکی ہوں ۔ آپ کے لئے زیادہ
اہمیت کاغذات کی ہے وہ آپ کو مل جائیں گے"... ابلاشا نے کہا تو
کافرستانی پرائم منسٹر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

" کب تک "... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

" یہ میں نہیں کہہ سکتی ۔ پہلے میں اس عمران تک پہنچوں گی ۔ کاغذات اس کے پاس ہوئے تو اس سے ان کاغذات کو حاصل کرنے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا لیکن اس نے اگر ان کاغذات کو کسی اور جگہ پہنچا دیا ہو اور وہاں تک میری رسائی ممکن نہ ہوئی تو میں اسے مجبور کر دوں گی کہ وہ ان کاغذات کو لا کر مجھے دے ۔ اس کے لئے ظاہر ہے مجھے وقت بھی لگ سکتا ہے "... ابلاشا نے کہا۔

" یہ کیا بات ہوئی اگر تم شکتی شالی آتما ہو تو بھلا ایسی کون سی جگہ ہو سکتی ہے جہاں تمہاری رسائی ممکن نہ ہو "... پرائم منسٹر نے کہا۔

" کچھ جگہیں ایسی ہیں جناب جہاں میں چاہوں تو بھی نہیں جا سکتی ۔ خیر ۔ یہ بات آپ کے سوچنے کی نہیں ہے ۔ آپ نے مجھے ٹاسک دے دیا ہے اب اس پر عمل کرنا میرا کام ہے ۔ میں کوشش کروں گی کہ کاغذات جلد سے جلد آپ تک پہنچ جائیں "... ابلاشا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ایک بات کا اور خیال رکھنا "... پرائم منسٹر نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا۔

" کس بات کا "... ابلاشا نے پوچھا۔

" عمران بہت چالاک انسان ہے ۔ ہو سکتا ہے اس نے اصلی کاغذات کے ساتھ ان کاغذات کا نقول بھی بنا لی ہوں ۔ ایسا نہ ہو کہ

تم اصلی کاغذات لے کر یہاں لوٹ آؤ اور ان کی نقول عمران کے پاس رہ جائیں ۔ عمران ان نقول کا بھی بھرپور فائدہ اٹھا سکتا ہے اس لئے ان کاغذات کی اگر نقول کی گئی ہیں تو تمہیں وہ بھی لانی ہوں گی "... پرائم منسٹر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں اس بات کا بھی پتہ لگا لوں گی کہ ان کاغذات کی نقول کی گئی ہیں کہ نہیں "... ابلاشا نے کہا۔

" اوکے ۔ گڈ لک "... کافرستانی پرائم منسٹر نے کہا تو ابلاشا اسے پرنام کر کے کمرے سے باہر نکل گئی۔

" میں آ رہی ہوں عمران ۔ ابلاشا ایک طاقتور اور خوفناک آتما جو تمہاری زندگی کو جہنم بنا دے گی ۔ میں تمہیں ہلاک تو نہیں کر سکتی لیکن میں تمہاری زندگی میں ایسی خوفناک آگ بھڑکا دوں گی جس میں جل کر تم خود ہی راکھ ہو جاؤ گے ۔ تم موت مانگو گے مگر موت تم سے دور بھاگتی رہے گی "... ابلاشا نے پرائم منسٹر کے کمرے سے نکل کر راہداری میں آ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اس نے راہداری میں ادھر ادھر دیکھا پھر وہ یکلخت وہاں سے غائب ہو گئی۔

عمران بجلی کی سی تیزی سے نکل کر کمرے سے باہر آیا تو اسے بیرونی دروازے پر جولیا کھڑی دکھائی دی۔ دروازے کے باہر کوئی موجود تھا جسے جولیا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھے جا رہی تھیں۔ عمران چونکہ سائیڈ کے کمرے سے نکلا تھا اس لئے اسے دروازے کے باہر کھڑے شخص کا چہرہ دکھائی نہ دیا تھا۔

"کیا بات ہے جولیا۔ تم چیخی کیوں تھی"... عمران نے اس کی طرف تیز تیز قدم اٹھا کر بڑھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازے پر کھڑا شخص سامنے آگیا۔ اسے دیکھ کر عمران یکلخت ٹھٹھک گیا۔ ایک لمحے کے لئے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں اور پھر اس کا چہرہ حیرت سے بگڑتا چلا گیا۔ دروازے پر عمران کی شکل کا نوجوان موجود تھا۔ اس کا ناک نقشہ حتیٰ کہ اس نے جو لباس پہن رکھا تھا وہ بھی بالکل عمران جیسا ہی تھا جو اس وقت عمران نے پہن رکھا تھا۔ دروازے پر

موجود عمران نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔ وہ بھی اسے دیکھ کر بری طرح سے چونکا تھا۔

"کیا مطلب۔ اگر میں پہلے سے ہی اندر ہوں تو باہر کیسے نظر آ رہا ہوں"... دروازے پر موجود عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کی آنکھوں میں اور زیادہ حیرت پھیل گئی کیونکہ اس کے ہمشکل کے منہ سے جو آواز نکلی تھی وہ بھی عمران جیسی تھی۔

"دو دو عمران۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"... جولیا نے کہا جو دروازے پر کھڑی حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"دو دو عمران نہیں۔ میں ایک ہی عمران ہوں۔ اندر میرا عکس ہے"... دروازے پر موجود عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران آگے بڑھا اور جولیا کے پاس جا کر غور سے باہر کھڑے عمران کو دیکھنے لگا۔ یہ دیکھ کر آنے والا عمران بھی آنکھیں پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کون ہو تم"... عمران نے اپنے ہمشکل کو بری طرح سے گھورتے ہوئے کہا۔ آنے والے ہمشکل کے چہرے پر اسے میک اپ کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔ اس کے بالوں کا سٹائل اور اس کا قد کاٹھ بھی عمران جیسا ہی تھا۔ عمران کو واقعی یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی بڑے آئینے میں اپنا عکس دیکھ رہا ہو۔

"ارے۔ تم خود کو بھی نہیں پہچان رہے۔ میں عمران ہوں"...

آنے والے عمران کے ہمشکل نے کہا۔

" بکواس مت کرو ۔ عمران میں ہوں"... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تو بھائی میں کب کہہ رہا ہوں کہ تم عمران نہیں ہو ۔ تم بھی عمران ہو اور میں بھی"... آنے والے عمران نے کہا۔

" یہ کیا مذاق ہے ۔ کون ہو تم "... جولیا نے آنے والے عمران کو بری طرح سے گھورتے ہوئے کہا۔

" ہائیں ۔ یہ تم مجھ سے پوچھ رہی ہو ۔ اور ہاں ۔ مجھے دیکھ کر تم چیخی کیوں تھی ۔ میں تمہیں بھوت بنا نظر آیا تھا کیا"... آنے والے عمران نے کہا۔

" ہونہہ ۔ اگر تم عمران ہو تو پھر یہ کون ہے"... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ابھی ابھی تو اس نے بتایا ہے کہ یہ بھی عمران ہے"... آنے والے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ "... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جولیا ۔ اسے اندر آنے دو ۔ یہ جو کوئی بھی ہے اس کے بارے میں ابھی پتہ چل جائے گا"... عمران نے کہا تو جولیا نے ایک لمحے کے لئے عمران کی طرف دیکھا پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ دوسرا عمران مسکراتا ہوا اندر آ گیا ۔ چند لمحوں بعد وہ تینوں سٹنگ روم میں تھے ۔ عمران غور سے آنے والے ہمشکل کو دیکھ رہا تھا لیکن واقعی

اسے اس کے چہرے پر میک اپ کے آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے ۔ جولیا بھی سامنے بیٹھی آنکھیں پھیلائے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

" اب بتاؤ ۔ تم دونوں میں اصلی عمران کون ہے"... جولیا نے کہا۔

" فی الحال تو دونوں ہی عمران دکھائی دے رہے ہیں ۔ اصلی کون ہے یہ واقعی پتہ لگانا پڑے گا"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لو اس میں پتہ لگانے کی کون سی بات ہے ۔ میں علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہوں اور بغیر دم کے ہوں جس کا مطلب ہے کہ میں اصلی عمران ہوں ۔ اگر تمہاری دم ہے تو پھر تم ہی نقلی ثابت ہو گے"... آنے والے عمران نے کہا۔

" یعنی جس کی دم ہو گی وہ نقلی عمران ہو گا"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اپنے ہمشکل کو دیکھ کر اور اس کے انداز میں کوئی فرق نہ پا کر عمران بھی بے اختیار اس کی باتوں میں دلچسپی لینے پر مجبور ہو گیا تھا حالانکہ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے ابھی تک سلیمان کی لاش دکھائی دے رہی تھی۔

" ظاہری بات ہے ۔ یقین نہیں آتا تو جولیا سے پوچھ لو ۔ کیوں جولیا"... اس نے عمران کے لہجے میں کہا۔

" بکو مت ۔ سب سے پہلے تو تم دونوں یہ بتاؤ کہ تم دونوں یہاں آئے کس مقصد کے لئے ہو"... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"میرے سر میں درد ہو رہا تھا۔ میں تو تم سے اپنے سر کی مالش کرانے کے لئے آیا ہوں"... دوسرے عمران نے کہا۔

"اور میں تمہیں یہ بتانے کے لئے آیا ہوں کہ اس کے سر پر مالش کیسے اور کس تیل سے کرنی ہے"... عمران نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں جانتی ہوں عمران۔ یہ سب تم ڈرامہ بازی کر رہے ہو۔ تم خود ہی کسی کو اپنا ہمشکل بنا کر یہاں لائے ہو تاکہ مجھے کنفیوز کر سکو۔ مجھے تنگ کرنے کا تم نے یہ نیا طریقہ اپنایا ہے"... جولیا نے کہا۔

"یہ تم مجھ سے کہہ رہی ہو یا اس سے"... عمران نے کہا۔

"تم میں سے جو اصلی عمران ہے اس سے"... جولیا نے کہا۔

"پھر وہی بات۔ اب یہ کیسے معلوم ہو کہ ہم میں سے اصلی کون ہے اور نقلی کون"... دوسرے عمران نے کہا۔

"دونوں سر کے بل کھڑے ہو جاتے ہیں جو زیادہ دیر کھڑا رہے گا اسے تم اصلی سمجھ لینا اور دوسرے کو جوتیاں مار کر بھگا دینا"... عمران نے کہا۔

"دونوں ایک جیسی باتیں کر رہے ہو، لب و لہجہ اور بات کرنے کے انداز میں بھی کوئی فرق نہیں ہے"... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"جولیا۔ کل میں نے تمہیں ایک پیکٹ دیا تھا۔ تم نے اس

پیکٹ کو کھول کر دیکھا تھا کہ اس میں کیا ہے"... اچانک عمران نے جولیا کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے دیا ہو گا۔ میں نے تو جولیا کو کوئی پیکٹ نہیں دیا"... دوسرے عمران نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس طرح بات نہیں بنے گی۔ مجھے تم دونوں کے لئے کچھ اور ہی بندوبست کرنا پڑے گا"... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی۔ تم ایسا کرو۔ سیکرٹ سروس کے سارے ممبران کو یہاں بلا لو۔ شاید ان میں سے کوئی ہمیں پہچان لے کہ ہم میں سے اصلی کون ہے"... دوسرے عمران نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں ممبران کو یہاں بلانے کے لئے سوچ رہی ہوں"... جولیا نے چونک کر کہا۔

"میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں۔ تمہاری آنکھوں کی چمک اس بات کی غماز ہے کہ تم ہم دونوں میں دلچسپی لے رہی ہو اور یہ چاہتی ہو کہ ہم دونوں کو ممبران دیکھیں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ ہم میں سے اصلی کون ہے"... دوسرے عمران نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"اب تم کیا کہتے ہو"... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا شاید اسے دوسرے عمران کی ذہانت آمیز دلیل سن کر شک ہوا تھا کہ وہی اصلی عمران ہے۔

"میں کیا کہوں۔ بہتر تو یہی ہو گا کہ تمہاری بجائے نیو عمران

Downloaded from https://paksociety.com

صاحب خود ممبران کو فون کر کے یہاں بلائیں"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا ایک بار پھر چونک پڑی ۔ وہ عمران کی بات کی گہرائی میں پہنچ گئی تھی ۔ عمران اسے یہ بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اگر یہ اصلی عمران ہے تو یقیناً ممبران کے ایڈریس اور ان کے فون نمبرز جانتا ہو گا۔

" گڈ ۔ یہ اچھا آئیڈیا ہے ۔ کیوں عمران"... جولیا نے دوسرے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" آئیڈیا تو واقعی اچھا ہے ۔ اس میں تھوڑی سی ترمیم کر لیتے ہیں"... دوسرے عمران نے کہا۔

" کیسی ترمیم"... جولیا نے چونک کر کہا۔

" آدھے ممبران کو میں فون کرتا ہوں آدھے ممبران کو یہ فون کرے ۔ اس سے بھی پتہ چل جائے گا کہ کون ممبران کے ایڈریس اور فون نمبر جانتا ہے"... دوسرے عمران نے کہا تو عمران بے اختیار اپنا سر کھجانے لگا ۔ آنے والا شخص واقعی بے حد ذہین ثابت ہو رہا تھا ۔ جو بات عمران کے دل میں ہوتی تھی وہ اسے فوراً جان لیتا تھا جس کا مطلب واضح تھا کہ وہ بے مقصد نہیں بلکہ باقاعدہ کسی پلاننگ کے تحت وہاں آیا ہے ۔ وہ کون ہے ۔ اس کی پلاننگ کیا ہے اور اس نے عمران کا روپ کیوں اختیار کر رکھا ہے یہ عمران نہیں جانتا تھا اس لئے وہ اس کے خلاف کوئی عملی قدم اٹھانے کی بجائے اسے اسی کے رنگ میں ٹریٹ کر رہا تھا۔

" چلو ۔ یہ ٹھیک ہے ۔ پہلے تم جاؤ اور جا کر صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور کراسٹی کو فون کرو ۔ اس کے بعد آنے والا عمران خاور، نعمانی، چوہان، صدیقی اور صالحہ کو فون کرے گا"... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ کیوں مسٹر نقلی عمران"... دوسرے عمران نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک تو ہے لیکن"... عمران کہتے کہتے رک گیا۔

" لیکن ۔ لیکن کیا"... اسے اس طرح خاموش ہوتے دیکھ کر جولیا نے اسے شک بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ان سب کو یہاں بلانے کے لئے شاید اس عمران کو ان کے فون نمبرز یاد نہیں ہیں"... دوسرے عمران نے فوراً کہا۔

" نہیں ۔ یہ بات نہیں ہے ۔ میں کچھ اور سوچ رہا ہوں"... عمران نے کہا۔

" کیا سوچ رہے ہو"... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

" ان سب کو یہاں بلا کر یہ معاملہ اور زیادہ الجھ جائے گا اور سب اس معاملے کو ہنسی مذاق کی طرف لے جائیں گے"... عمران نے کہا۔

" تو پھر تم کیا چاہتے ہو"... جولیا نے کہا۔

" ان سب کو بلانے کی بجائے یہاں جوزف کو بلا لیتے ہیں ۔ تم جانتی ہو کہ جوزف میں ایسی خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں کہ وہ ایک

لمحے میں پہچان جائے گا کہ ہم میں سے اصلی کون ہے اور نقلی کون "... عمران نے کہا۔

" جوزف "... دوسرے عمران کے منہ سے نکلا۔ جوزف کا نام سن کر ایک لمحے کے لئے اس کا رنگ بدل گیا تھا۔

" ہاں کیوں۔ جوزف کا نام سنتے ہی تمہارا رنگ کیوں بدل گیا ہے "... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ شب دیجور کی ناخلف اولاد کے سامنے کسی کا رنگ کیا بدل سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ جولیا تم رانا ہاؤس فون کرو اور جوزف کو یہیں بلا لو "... دوسرے عمران نے کہا۔

" اوکے "... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور اٹھ کر ایک طرف پڑے ہوئے میز کی طرف بڑھ گئی جس پر فون پڑا تھا۔ جولیا کے اٹھتے ہی دوسرا عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

" اب تم اپنی دم دبا کر کہاں جا رہے ہو " عمران نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا۔

" واش روم۔ ابھی آتا ہوں "... اس نے کہا اور تیزی سے کمرے سے نکلتا چلا گیا اور عمران اسے اس طرح جاتے دیکھ کر برے برے منہ بنانے لگا۔ ادھر جولیا نے رسیور اٹھایا اور رانا ہاؤس کے نمبر پریس کرنے لگی۔ دوسری طرف بیل بجی اور بجتی چلی گئی۔

" کیا بات ہے۔ جوزف فون رسیو کیوں نہیں کر رہا۔ وہ تو پہلی یا دوسری بیل پر ہی کال رسیو کر لینے کا عادی ہے "... جولیا نے کہا۔

دوسری طرف واقعی مسلسل گھنٹی بج رہی تھی لیکن جوزف کال رسیو ہی نہیں کر رہا تھا۔ جوانا ابھی ایکریمیا سے نہیں لوٹا تھا اس لئے رانا ہاؤس میں جوزف آج کل اکیلا ہی رہ رہا تھا۔ جولیا نے کریڈل پر ہاتھ رکھ کر ٹون کلیئر کی اور ایک بار پھر رانا ہاؤس کے نمبر ملانے لگی۔ اسی لمحے دوسرے کمرے سے دوسرا عمران مسکراتا ہوا واپس آ گیا۔ عمران اسے دیکھ کر برے برے منہ بنانے لگا۔

" کیا بات ہے جولیا۔ ابھی تک فون سے چپکی ہوئی ہو "... دوسرے عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" دوسری طرف مسلسل بیل بج رہی ہے لیکن جوزف کال رسیو نہیں کر رہا "... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" جوزف کال رسیو نہیں کر رہا۔ کیا مطلب "... عمران نے حیران ہو کر کہا اور اٹھ کر جولیا کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" خود ہی دیکھ لو "... جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اس سے رسیور لے کر کان سے لگا لیا۔ دوسری طرف واقعی بیل بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

" ہونہہ۔ میں یہ کن چکروں میں الجھ گیا ہوں "... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔ اس نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور صفدر کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

" یس "... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا
چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔
"جی عمران صاحب۔ صفدر بول رہا ہوں۔ فرمائیں"... دوسری
طرف سے صفدر نے خوشگوار لہجے میں کہا۔
"صفدر۔ تم فوراً میرے فلیٹ میں چلے جاؤ۔ کسی نے سلیمان کا
قتل کر دیا ہے۔ وہاں پر سوپر فیاض اپنی ٹیم کے ساتھ موجود ہے۔
سپیشل کارڈ دکھا کر وہاں سے سلیمان کی لاش حاصل کرو اور اسے
فاروقی ہسپتال میں پہنچا دو۔ فوراً"... عمران نے کہا تو سلیمان کے
قتل کا سن کر نہ صرف جولیا بلکہ دوسری طرف موجود صفدر بھی
چونک پڑا۔
"سلیمان قتل ہو گیا ہے۔ اوہ۔ مگر کیسے۔ کس نے قتل کیا ہے
اسے"... دوسری طرف سے صفدر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔
"سلیمان جس انداز میں ہلاک ہوا ہے اس سے تو یہی لگتا ہے کہ
اسے کسی بھوت نے ہلاک کیا ہے۔ بہرحال تم پہلے سلیمان کی لاش
فاروقی ہسپتال پہنچاؤ۔ پھر میں فلیٹ میں جا کر خود چیکنگ کروں گا کہ
سلیمان کو کس نے اور کیسے ہلاک کیا ہے"... عمران نے کہا۔ بھوت
کا نام سن کر دوسرے عمران کے ہونٹوں پر ایک دھیمی مگر انتہائی زہر
انگیز مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔
"ٹھیک ہے۔ میں ابھی چلا جاتا ہوں"... صفدر نے کہا تو عمران
نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"سلیمان قتل ہو گا ہے اور تم نے مجھے بتایا ہی نہیں"... جولیا نے
کہا۔
"کیسے بتاتا۔ میں اس کی ہلاکت سے پہلے ہی پریشان ہو رہا تھا
اوپر سے یہ حضرت یہاں آدھمکے ہیں۔ اسے دیکھ کر میں واقعی بے حد
الجھ گیا ہوں"... عمران نے کہا۔
"کیوں جھوٹ بول رہے ہو یار"... دوسرے عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"جھوٹ۔ کیا مطلب۔ کیسا جھوٹ"... عمران نے چونک کر کہا۔
"یہی کہ جناب آغا سلیمان پاشا کو کسی نے قتل کر دیا ہے"...
دوسرے عمران نے کہا۔
"کیا مطلب۔ کیا سلیمان ہلاک نہیں ہوا"... جولیا نے کہا۔
"نہیں۔ بالکل نہیں۔ میں اسے جیتا جاگتا، ہنستا کھیلتا اور ناچتا
گاتا فلیٹ میں چھوڑ کر آ رہا ہوں"... دوسرے عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا تو عمران اسے غصیلی نظروں سے گھورنے لگا۔
"بس۔ بہت ہو چکا مذاق۔ اب تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ خود
ہی راہ راست پر آ جاؤ۔ خود ہی بتا دو کہ تم کون ہو اور تم نے میرا
روپ کیوں بدل رکھا ہے۔ میں سلیمان کی ہلاکت سے سچ مچ پریشان
ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے غصہ آ جائے۔ اگر مجھے غصہ آ گیا تو میں تمہارا
برا حشر کر دوں گا"... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"ارے باپ رے۔ تم تو مجھے سچ مچ ڈرا رہے ہو یار"... دوسرے

عمران نے بالکل عمران کے انداز میں اداکاری کرتے ہوئے کہا تو عمران غرا کر رہ گیا۔ جولیا ہونٹ بھینچے ان دونوں کو باری باری دیکھ رہی تھی اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر پریس کرنے لگی۔ دوسری طرف بیل بجتے ہی اس نے فون کا لاؤڈر آن کر دیا۔

"یس ۔ آغا سلیمان پاشا چیف آف آل ورلڈ لکس ایسوسی ایشن سپیکنگ"... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بری طرح سے اچھل پڑا جیسے یکلخت دوسرے عمران نے اس کے سر پر زبردست انداز میں ہتھوڑا مارا ہو۔ سلیمان کی آواز سن کر جولیا بھی حیران رہ گئی تھی جبکہ دوسرا عمران بے اختیار مسکرا رہا تھا۔

"یہ ۔ یہ تو سلیمان کی آواز ہے"... عمران نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔ سلیمان کی آواز سن کر اس کے چہرے پر حقیقتاً حیرت کے تاثرات پھیل گئے تھے۔ اس نے فوراً جولیا کے ہاتھ سے رسیور لیا اور کان سے لگا لیا۔

"عمران بول رہا ہوں"... عمران نے کہا۔

"تو بولیں ۔ آپ کو بولنے کے سوا اور آتا ہی کیا ہے"... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان ۔ اوہ ۔ مگر تم کیسے بول سکتے ہو"... عمران نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں ۔ میں کیوں نہیں بول سکتا۔ کیا میرے منہ پر ٹیپ چپکی ہوئی ہے۔ اور ہاں ۔ یہ آپ مجھے چھوڑ کر کہاں بھاگ گئے تھے ۔ میں نے سوپر فیاض کو فلیٹ میں بلا کر آپ کو بہترین موقع دیا تھا کہ آپ

اس سے رقم اینٹھ سکیں اور آپ اس سے ملے بغیر ہی بھاگ گئے تھے"... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا۔

"تم کہاں غائب ہو گئے تھے"... عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہاں غائب ہونا تھا۔ آپ کے ساتھ والے کمرے سے چند چیزیں الٹ پلٹ کر میں باہر نکل گیا تھا۔ جب واپس آیا تو سوپر فیاض غصے سے لال بھبھوکا اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ فلیٹ سے باہر آ رہا تھا جیسے آپ نے اسے بری طرح زچ کر کے غصہ چڑھایا ہو"... سلیمان نے کہا۔

"کیا سوپر فیاض نے تمہیں دیکھا تھا"... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ اسے دیکھ کر میں چھپ گیا تھا۔ جب وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر چلا گیا تو میں فلیٹ میں آ گیا۔ میں خوش ہو رہا تھا کہ آپ نے یقیناً اپنے چائے پانی کے لئے سوپر فیاض سے اچھی خاصی رقم جھاڑ لی ہو گی مگر فلیٹ بالکل خالی تھا"... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر تم زندہ ہو تو واش روم میں لاش کس کی تھی"... عمران نے پوچھا۔

"لاش۔ کس لاش کی بات کر رہے ہیں آپ"... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمرے کے ملحقہ واش روم میں تمہیں کچھ نظر نہیں آیا"... عمران

نے کہا۔

"نہیں۔ کیوں کیا تھا وہاں"... سلیمان نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ میں آ کر تم سے بات کرتا ہوں"... عمران نے سر جھٹک کر کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات تھے۔ اس نے اپنی آنکھوں سے واش روم میں سلیمان کی لاش دیکھی تھی۔ یہاں تک کہ اس نے یہ بھی چیک کیا تھا کہ سلیمان نے میک اپ تو نہیں کر رکھا۔ اس کے جسم میں سوراخ اور وہاں موجود خون بھی اصلی تھا۔ سلیمان کے قتل کے جرم میں سوپر فیاض باقاعدہ اسے گرفتار کرنا چاہتا تھا جسے وہ وقتی طور پر چکمہ دے کر نکل آیا تھا اور وہ اسی ذہنی کشمکش میں مبتلا ہو کر جولیا کے فلیٹ میں آ گیا تھا۔ سلیمان کی ہلاکت نے اس کے ذہن میں گہرا اثر ڈالا تھا۔ جولیا کے فلیٹ میں اب ایک اور علی عمران آ دھمکا تھا جس کی نہ صرف شکل و صورت عمران جیسی تھی بلکہ اس کا لب و لہجہ اور اس کے مذاق کرنے کا انداز بھی بالکل عمران جیسا تھا۔ وہ بدستور وہیں موجود تھا اور اب جولیا نے عمران کے فلیٹ میں فون کیا تو دوسری طرف سے باقاعدہ سلیمان بول رہا تھا۔

اس عجیب و غریب اور انوکھے واقعات نے واقعی عمران کو بری طرح سے الجھا دیا تھا۔ ایک لمحے کے لئے عمران کے ذہن میں بلیک جیک کا بھی خیال آیا تھا جسے زیرو لینڈ والوں نے سرپرسن بنا دیا تھا

اور وہ خود کو گھوسٹ سمجھتا تھا۔ اس کے پاس ایسی صلاحیتیں موجود تھیں کہ وہ کسی کا بھی روپ بدل سکتا تھا لیکن عمران نے بلیک جیک کے امکان کو اس نظریئے سے رد کر دیا کہ بلیک جیک اس سے آکر اس طرح ہنسی مذاق نہیں کر سکتا تھا۔ اگر بفرض محال وہ بلیک جیک بھی تھا تو وہ سلیمان کے واقعے کو کس خانے میں فٹ کرتا جو ہلاک ہو کر بھی زندہ تھا اور اس کے کہنے کے مطابق واش روم میں کوئی لاش نہیں تھی۔

اگر سلیمان زندہ تھا تو عمران نے فلیٹ کے واش روم میں جو لاش دیکھی تھی وہ کس کی تھی اور اب وہ لاش وہاں سے کہاں غائب ہو گئی تھی۔ اس لاش کو اگر سوپر فیاض نے بھی اٹھوا لیا ہوتا تو اس کے بارے میں سلیمان اسے لازماً بتا دیتا۔ اس نے کہا تھا کہ اس نے سوپر فیاض کو غصے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ جاتے دیکھا تھا۔ عمران کو یہ سارا معاملہ پراسرار اور بے حد عجیب و غریب معلوم ہو رہا تھا۔ اسے اس سارے پراسرار کھیل کے پیچھے اس انسان کا ہاتھ معلوم ہو رہا تھا جو اس کے روپ میں وہاں موجود تھا۔ عمران ایک طویل سانس لے کر پلٹا تو اسے اس کا ہمشکل ایک صوفے پر بیٹھا نظر آیا۔ البتہ جولیا وہاں موجود نہیں تھی۔

" یہ جولیا کہاں چلی گئی ہے"... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" میں نے سوچا کہ تم میری اصلیت جاننا چاہتے ہو تو وقتی طور پر

اسے یہاں سے کیوں نہ غائب کر دوں۔ پھر مل بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں گے"... عمران کے ہمشکل نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے۔

" غائب کرنے سے تمہاری کیا مراد ہے"... عمران نے اسے بری طرح سے گھورتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ تمہیں غائب ہونے کا نہیں معلوم۔ چلو کوئی بات نہیں۔ میں تمہیں غائب ہونے کا مطلب سمجھا دیتا ہوں"... عمران کے ہمشکل نے کہا اور پھر وہ اچانک غائب ہو گیا۔ اسے اس طرح غائب ہوتے دیکھ کر عمران ساکت رہ گیا۔ وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس جدید دنیا میں کوئی انسان اس طرح پلک جھپکنے میں بھی غائب ہو سکتا ہے۔ دوسرے لمحے عین اس جگہ ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی نمودار ہوئی جہاں ایک لمحہ قبل عمران کا ہمشکل موجود تھا۔ اس لڑکی پر نظر پڑتے ہی عمران بری طرح سے اچھل پڑا۔

" لیڈی سادھنا"... عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا اور کمرہ ابلاشا کے تیز قہقہوں سے گونج اٹھا۔

عمران لیڈی سادھنا کو بخوبی جانتا تھا ۔ اسے لیڈی سادھنا کے بارے میں فارن ایجنٹس رپورٹ دیتے رہتے تھے ۔ لیڈی سادھنا کا تعلق کافرستان کی ایک نئی سرکاری ایجنسی سے تھا ۔ بہت جلد لیڈی سادھنا نے کافرستان میں اپنی ذہانت اور اپنی کارکردگی کا سکہ جما لیا تھا اس نے خاص طور پر یورپی ممالک میں جا کر کافرستان کے مفاد کے لئے جو کارنامے سرانجام دیئے تھے اس سے اس کی شہرت آفاق تک پہنچ گئی تھی ۔ لیڈی سادھنا آسانی سے کسی کے ہاتھ آنے والوں میں سے نہیں تھی لیکن اس کے باوجود کافرستان میں مقیم فارن ایجنٹ نے عمران کو اس کا ایک فوٹو گراف بھی بھیج دیا تھا ۔

لیڈی سادھنا کے نین نقوش عمران کے دماغ میں نقش تھے اس لئے اسے ظاہر ہوتے دیکھ کر عمران نے اسے فوراً پہچان لیا تھا ۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں کیونکہ اسے جس لیڈی سادھنا

کی رپورٹس ملی تھیں وہ ایک ذہین، چالاک اور انتہائی تیز طرار لیڈی ایجنٹ تھی لیکن اب وہ عمران کے سامنے ساحرانہ انداز میں ظاہر ہوئی تو عمران کی حیرت کی انتہاء نہ رہی تھی اس لئے کہ یہ واقعی نئی اور حیرت انگیز بات تھی کہ لیڈی سادھنا جیسی ایجنٹ ساحرانہ طاقتوں کی بھی مالکہ ہو سکتی ہے ۔ عمران کے منہ سے لیڈی سادھنا کا نام نکلا تو ابلاشا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

" تم نے ٹھیک پہچانا ہے عمران ۔ میں لیڈی سادھنا ہی ہوں "... ابلاشا نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" کیا تم ساحرانہ علم بھی جانتی ہو "... عمران نے اس کی طرف بدستور حیرت زدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ میں ایک بہت بڑی ساحرہ ہوں ۔ ایسی ساحرہ جس کا اس دنیا میں مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں ہے "... ابلاشا نے متکبرانہ لہجے میں کہا ۔

" یہاں کیوں آئی ہو اور وہ میرا ہمشکل ۔ وہ کہاں غائب ہو گیا ہے "... عمران نے کہا ۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا ۔

" تمہارا ہمشکل کوئی اور نہیں میں تھی "... ابلاشا نے کہا ۔

" اب سمجھا ۔ تو یہ سارا چکر جو چل رہا ہے تم نے چلایا ہے "... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ سب کچھ میں نے ہی کیا تھا ۔ تمہارے ملازم سلیمان کی لاش میں ہی بنی تھی ۔ تمہارا ہمشکل بن کر یہاں آنا، تمہیں پریشان

کرنا، سلیمان کا دوبارہ زندہ ہونا، جولیا کا غائب ہونا اور تمہارے ہمشکل سے دوبارہ اصلی روپ میں تمہارے سامنے ظاہر ہونا یہ سب میرا ہی کمال ہے"... ابلاشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بہت حیرت انگیز صلاحیتوں کی مالکہ ہو تم ۔ یہ سب تم نے کر کیسے کیا"... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ یہ دیکھ کر ابلاشا بھی اس کے سامنے بیٹھ گئی۔

" ساحرانہ طاقتوں سے ۔ میں جب تمہارے فلیٹ میں تم سے ملنے کے لئے آئی تو تم اور تمہارا ملازم آپس میں نوک جھونک میں مصروف تھے ۔ میں غیبی حالت میں تم دونوں کی باتیں سنتی رہی ۔ تم سوپر فیاض کے ساتھ مذاق کرنا چاہتے تھے ۔ میں نے اس مذاق کو حقیقت کا رنگ دے دیا اور واش روم میں سلیمان کا روپ دھار کر ایسے بن گئی جیسے تم نے سچ مچ اسے قتل کر دیا ہو۔ میرا خیال تھا کہ انٹیلی جنس تمہیں اپنے ملازم کے قتل کے جرم میں گرفتار کر کے لے جائے گی اور تم جیل پہنچ جاؤ گے ۔ میں جیل میں جا کر تمہاری زندگی عذاب میں مبتلا کرنا چاہتی تھی مگر تم سوپر فیاض کا چکمہ دے کر وہاں سے نکل بھاگے تو مجبوراً مجھے تمہارے پیچھے آنا پڑا۔

مجھے یہ جاننے میں تھوڑا وقت لگ گیا کہ تم کہاں جا رہے ہو ۔ بہرحال جب تم جولیا کے فلیٹ میں پہنچے تو میں نے تمہارے ساتھ ایک نیا کھیل کھیلنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ میں نے تمہارا روپ بدلا اور عمران بن کر یہاں آ گئی ۔ یہاں بھی میں نے سوچا کہ تم اپنے

دوسرے ساتھیوں کو بلاؤ گے تو ان کے سامنے میں تمہاری خوب درگت بناؤں گی مگر تم نے اپنے ساتھیوں کو بلانے کی بجائے اپنے غلام جوزف کو بلانے کی کوشش کی تو میں واش روم میں گئی اور میں نے جولیا کو رانا ہاؤس کا نمبر ملانے ہی نہیں دیا۔ جب تم سلیمان سے بات کر رہے تھے تو میں نے جولیا کو یہاں سے غائب کر دیا ۔ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں تمہارے سامنے ظاہر ہو جاؤں گی اور تمہیں اصلیت بتا دوں گی"... ابلاشا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ مگر تم میری نقل کیسے کر رہی تھی ۔ کیا تم نے میرے انداز، لب و لہجے اور میری ہر بات کا پہلے سے ہی مشاہدہ کر رکھا تھا"... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ میں پہلے سے تمہیں نہیں جانتی تھی ۔ تمہاری حرکتوں اور تمہارے انداز کے بارے میں مجھے تمہارے اور جولیا کے ذہنوں سے علم ہوا تھا"... ابلاشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ذہنوں سے ۔ کیا مطلب"... عمران نے چونک کر کہا۔

" ہاں ۔ میں تمہارے اور جولیا کے ذہنوں کو پڑھ رہی تھی اور اس کے تحت بول رہی تھی"... ابلاشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ ساحرانہ علوم کے ساتھ تم ذہن بھی پڑھ سکتی ہو"... عمران نے حیران ہو کر کہا۔ اسے واقعی شدید حیرانی ہو رہی تھی کہ لیڈی سادھنا اس کے ذہن کو پڑھتی رہی تھی اور اسے اس بات کا احساس تک نہیں ہوا تھا حالانکہ اگر اس کے ذہن کو کوئی ٹیلی پیتھی

کا ماہر بھی پڑھنا چاہے تو عمران کو اس کا فوراً علم ہو جاتا تھا اور عمران
فوری طور پر اپنا ذہن بلینک کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا ۔ اس کی
اجازت کے بغیر کوئی اس کے دماغ میں جھانک بھی نہیں سکتا تھا اور
لیڈی سادھنا کہہ رہی تھی کہ وہ باقاعدہ اس کا ذہن پڑھتی رہی تھی
جس کے بارے میں عمران کو معمولی سا بھی احساس نہیں ہوا تھا۔

" تم جو سوچ رہے ہو میں وہ بھی پڑھ رہی ہوں عمران ۔ میں
تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ میں کسی ٹیلی پیتھی کے علم سے واقف نہیں
ہوں ۔ یہ میری ساحرانہ طاقتوں کا کمال ہے جو مجھے تمہارے دماغ کو
پڑھنے میں مدد دے رہی ہیں اور تمہیں اس کا احساس تک نہیں ہو
رہا"... ابلاشا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ
بھینچ لئے۔

" یہ سب کرنے کا آخر تمہارا مقصد کیا ہے ۔ کیوں کر رہی ہو
ایسا"... عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ یہ تم نے اچھا سوال کیا ہے ۔ اس کا جواب بھی میں
تمہیں ضرور دوں گی"... ابلاشا نے کہا۔

" بہت احسان مند رہوں گا میں تمہارا"... عمران نے طنزیہ لہجے
میں کہا تو ابلاشا اس کے انداز پر ایک بار پھر ہنس دی۔

"پچھلے دنوں تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسرائیل گئے تھے ۔ وہاں
تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے اسرائیل کے خلاف جارحانہ
کارروائیاں کرتے ہوئے اسرائیل کو بے پناہ نقصان پہنچایا تھا۔

کارروائیوں کی حد تک تو تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے جو کرنا
تھا وہ کر لیا لیکن تم نے اسرائیلی پرائم منسٹر کے پاس جا کر اور ان سے
ان کے اقبال جرم کے کاغذات پر جو ان کے دستخط کرا لائے تھے وہ تم
نے غلط کام کیا تھا ۔ میں تم سے وہ کاغذات واپس لینے آئی ہوں"...
ابلاشا نے کہا۔

" اوہ ۔ تو تمہیں اس کام کے لئے اسرائیلی پرائم منسٹر نے ہائر کیا
ہے"... عمران نے چونک کر کہا۔

" نہیں ۔ یہ کام میں کافرستان کے پرائم منسٹر کے کہنے پر کر رہی
ہوں"... ابلاشا نے کہا۔

" کافرستانی پرائم منسٹر کا ان کاغذات سے کیا تعلق"... عمران نے
حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ میں نہیں جانتی ۔ مجھے جو حکم دیا گیا ہے میں اس کے لئے آئی
ہوں ۔ تمہارے لئے بہتر ہو گا کہ وہ کاغذات خود میرے حوالے کر
دو"... ابلاشا نے کہا۔

" تم ساحرانہ قوتوں کی مالکہ ہو ۔ تم ان کاغذات کو خود ہی کیوں
نہیں حاصل کر لیتیں"... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" میں نے تمہارے ذہن کو چیک کیا ہے عمران ۔ مگر تم بہت
چالاک ہو ۔ تمہارے ذہن کے دو حصے ہیں ۔ ایک نارمل اور ایک
ہارڈ ۔ تم نے نارمل ذہن کو تو اوپن کر رکھا ہے مگر تمہارے دماغ کا
ہارڈ حصہ بند ہے جس تک پہنچنے کی میں ہر ممکن کوشش کر چکی ہوں

مگر میں وہاں تک نہیں پہنچ سکی اس لئے تو میں وہ کاغذات تم سے مانگ رہی ہوں ۔ اگر تمہارے دماغ کا دوسرا حصہ بھی اوپن ہوتا تو میں یہ جان لیتی کہ تم نے کاغذات کہاں چھپا رکھے ہیں اور میں وہاں سے ان کاغذات کو کب کا اڑا لے گئی ہوتی اور تمہیں اس کی خبر بھی نہ ہوتی "... ابلاشا نے کہا۔

" گڈ ۔ ذہن اور ساحرانہ طاقتیں رکھنے کے ساتھ ساتھ تم واقعی بے حد فراغ دل بھی ثابت ہو رہی ہو جو واضح طور پر نہ صرف مجھے ہر بات سے آگاہ کر رہی ہو بلکہ اپنی ناکامی کا بھی اعتراف کر رہی ہو "... عمران نے کہا۔

" یہ میری عادت ہے "... ابلاشا نے کہا۔

" اور کون کون سی عادتیں ہیں تمہاری ۔ مجھے ان سے بھی آگاہ کر دو تا کہ مجھے تمہیں سمجھنے میں آسانی ہو "... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اسے یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی تھی کہ لیڈی سادھنا اس کے لاشعور میں داخل نہیں ہو سکی تھی جہاں عمران کی زندگی کا سفینہ تھا جو اگر اوپن ہو جاتا تو عمران کے لئے بے حد خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔

" اب فضول باتیں چھوڑو اور مجھے ان کاغذات کے بارے میں بتاؤ "... ابلاشا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا بتاؤں "... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

" وہ کاغذات کہاں ہیں "... ابلاشا نے پوچھا۔

" جہاں بھی ہیں بالکل محفوظ ہیں اور انہیں کوئی فکر اور پریشانی نہیں ہے "... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" انہیں تو کوئی پریشانی نہیں ہے لیکن اگر تم نے مجھے کاغذات کے بارے میں نہ بتایا تو تم ضرور پریشانی میں مبتلا ہو جاؤ گے "... ابلاشا نے کہا۔

" اچھا ۔ وہ کیسے "... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

" میں تمہاری زندگی اجیرن کر دوں گی ۔ تمہارا اس قدر برا حشر کروں گی جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے "... ابلاشا نے کہا۔

" دھمکا رہی ہو مجھے "... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

" ابلاشا دھمکاتی نہیں بلکہ جو کہتی ہے وہ کر کے دکھاتی ہے "... ابلاشا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" ابلاشا ۔ تمہارا نام لیڈی سادھنا ہے ۔ پھر یہ ابلاشا کون ہے "... عمران نے کہا۔

" اب جبکہ میں تم سے ہر بات کر چکی ہوں تو تمہیں یہ بھی بتا دیتی ہوں کہ میرا جسم تو لیڈی سادھنا کا ہی ہے مگر اس میں موجود آتما ابلاشا کی ہے "... ابلاشا نے کہا۔

" بدروح "... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

" یہی سمجھ لو "... ابلاشا نے کہا تو عمران کے ذہن میں ایک بار پھر آندھیاں سی چلنے لگیں ۔ وہ جسے کافرستانی لیڈی ایجنٹ سمجھ رہا تھا وہ اصل میں ایک بدروح تھی جس نے لیڈی سادھنا کے جسم پر قبضہ کر

رکھا تھا ۔ اس بار اسرائیلی اور کافرستانی پرائم منسٹرز نے عمران کو زک پہنچانے کے لئے نیا اور انوکھا انتظام کیا تھا کہ بجائے ایجنٹس بھیجنے کے اس کے پاس ایک بدروح کو بھیج دیا تھا جو پراسرار اور ساحرانہ علوم میں بھی بے پناہ مہارت رکھتی تھی ۔ اب تک عمران کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا وہ کچھ بھی نہیں تھا لیکن اب جس طرح ابلاشا اسے دھمکی دے رہی تھی اس کے اندازے سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ بہت کچھ کر سکتی ہے ۔

" اگر میں وہ کاغذات تمہیں دینے سے انکار کر دوں تو تم کیا کرو گی "... عمران نے اس سے کسی خیال کے تحت پوچھا ۔

" میں تمہارا کھانا پینا، سونا جاگنا، سب کچھ ختم کر دوں گی ۔ تمہیں زندگی کی اس نہج پر لے جاؤں گی کہ تم مرنا بھی چاہو گے تو نہیں مر سکو گے ۔ میں تم سے تمہاری زندگی کا ایک ایک لمحہ چھین لوں گی "... ابلاشا نے کہا ۔

" ابلاشا ۔ اگر تم میرے بارے میں اتنا کچھ جانتی ہو تو پھر تو تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ میں تم جیسی بدروحوں کا کیا حشر کرتا ہوں ۔ تم جیسے خیالات لے کر یہاں شنکارہ اور اناتا جیسی بدروحیں بھی آ چکی ہیں جو میرے اور میرے ساتھی جوزف کے ہاتھوں فنا ہو چکی ہیں ۔ اگر تم بھی میرے یا میرے ساتھی کے ہاتھوں فنا ہونا چاہتی تو جو مرضی کر لو میں تمہیں ان کاغذات کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا ۔ اگر تمہیں اپنی خیریت عزیز ہے تو جہاں سے آئی ہو وہیں واپس

لوٹ جاؤ "... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر ابلاشا کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

" میں شنکارہ اور اناتا جیسی بدروح نہیں ہوں عمران ۔ ان کے ہاتھ بہت سے معاملات میں بندھے ہوئے تھے مگر میں ایک آزاد بدروح ہوں ۔ میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا ۔ تم روشنی کے جن نمائندوں کے بارے میں سوچ رہے ہو تو سن لو جب تک میں ان کے سامنے نہیں جاؤں گی وہ میرا کچھ نہیں بگڑ سکتے ۔ میں نے ایک نوجوان لڑکی کا جسم حاصل کر رکھا ہے اس لئے میں آسانی سے نہ صرف تمہارا بلکہ روشنی کی طاقتوں کا بھی نام لے سکتی ہوں اور ضرورت پڑنے پر ان کے مقابل بھی آ سکتی ہوں "... ابلاشا نے کہا ۔

" تمہیں اپنی طاقتوں پر ضرورت سے کچھ زیادہ ہی غرور معلوم ہوتا ہے "... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ کیونکہ میں طاقتور ہوں "... ابلاشا نے برملا کہا ۔

" مجھے سوچنے کے لئے کچھ وقت دے سکتی ہو "... عمران نے اس سے جان چھڑانے کے لئے کہا ۔

" کتنا وقت چاہتے ہو "... ابلاشا نے کہا ۔

" یہی کوئی دس بیس سال "... عمران کی ذہنی رو ایک بار پھر بہک گئی ۔

" میں تمہیں زیادہ سے زیادہ ایک دن کی مہلت دے سکتی ہوں اس وقت دوپہر کے بارہ بج رہے ہیں اور کل ٹھیک بارہ بجے میں تم

سے دوبارہ ملوں گی۔ اگر تم نے مجھے کاغذات نہ دیئے تو پھر تمہارے ساتھ جو کچھ ہوگا اس کے ذمہ دار تم خود ہو گے"... ابلاشا نے سخت لہجے میں کہا۔

" صرف ایک دن ۔ کم از کم دس بیس دن تو دو"... عمران نے کہا۔

" سوری ۔ چوبیس گھنٹے سوچنے کے لئے بہت ہوتے ہیں"... ابلاشا نے کہا۔

" سوری تو ایسے کر رہی ہو جیسے تمہیں اس کے سپیلنگ بھی آتے ہیں"... عمران نے کہا۔

" میں لیڈی سادھنا کے جسم میں ہوں ۔ اس کا ذہن اب میرا ذہن ہے ۔ میں ہر بات آسانی سے سمجھ سکتی ہوں اور سمجھا بھی سکتی ہوں"... ابلاشا نے کہا۔

" بہت بہتر محترمہ بدروح صاحبہ ۔ کیا اب آپ جا رہی ہیں"... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ اب میں کل بارہ بجے تمہارے پاس آؤں گی ۔ اور ہاں ۔ ایک بات کا خاص خیال رکھنا"... ابلاشا نے کہا۔

" کس بات کا"... عمران نے کہا۔

" تم جوزف سے ، اپنی ماں اور ان کے مرشد سے ملنے کی کوشش نہیں کرو گے ۔ یہاں تک کہ اگر روشنی کا کوئی نمائندہ تمہارے پاس بھی آیا تو یاد رکھنا اس کی بھیانک موت کے بھی تم ذمہ دار ہو

گے"... ابلاشا نے کہا تو عمران دل ہی دل میں کھول کر رہ گیا ۔ کمبخت سچ مچ اس کے ذہن کو آسانی سے سمجھ رہی تھی ۔ اس نے ابلاشا سے جان چھڑانے کے لئے جوزف ، اماں بی اور ان کے مرشد سے ملنے کا ہی فیصلہ کیا تھا اس لئے اس نے ابلاشا سے ایک دن کا وقت لیا تھا کہ وہ ان سے مل کر اس خبیث روح سے جان چھڑانے کا کوئی بندوبست کر سکے لیکن اس نے اس کے دل کی یہ بات بھی جان لی تھی جو واقعی بے حد خطرناک بات تھی۔

" ہونہہ ۔ جاؤ یہاں سے اور جاتے جاتے جولیا کو یہاں واپس بھیج دو۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اوکے "... ابلاشا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔ دوسرے لمحے وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گئی ۔ اس کے غائب ہوتے ہی اچانک وہاں جولیا نمودار ہو گئی ۔ وہ صوفے پر بے ہوشی کی حالت میں نمودار ہوئی تھی ۔ اسے نمودار ہوتے دیکھ کر عمران تیزی سے اس کی طرف لپکا اور پھر اسے بے ہوش دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

مہایوگی بھیرو ناتھ شارکار جنگل میں اپنی مخصوص جھونپڑی میں موجود تھا۔ وہ نرم گھاس پر آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ معافی مانگنے والے انداز میں جڑے ہوئے تھے اور اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس کے سامنے زمین پر ایک گول گڑھا تھا جس میں آگ جل رہی تھی۔ آگ کے شعلے اس کے سر کے برابر تھے۔ مہایوگی کے ہونٹ مسلسل ہل رہے تھے اور اس کے دائیں طرف دو پیالے پڑے تھے۔ ان میں سے ایک پیالے میں پسی ہوئی سرخ مرچیں تھیں جبکہ دوسرے پیالے میں صندل کا برادہ تھا۔

مہایوگی نے اچانک پڑھنا بند کیا اور آنکھیں کھول دیں۔ آگ کی سرخ روشنی میں اس کی آنکھیں بھی انگاروں کی طرح دہکتی ہوئی

دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ پلکیں جھپکائے بغیر آگ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے دایاں ہاتھ نیچے کیا اور سرخ مرچوں کے پیالے سے چٹکی بھر مرچیں اٹھا کر آگ میں جھونک دیں۔ بھک کی آواز کے ساتھ آگ بھڑکی اور اس کے شعلے اور زیادہ سرخ ہو گئے۔ مہایوگی نے دوسری چٹکی سے صندل کا برادہ اٹھایا اور اسے بھی آگ میں ڈال دیا۔ اس بار آگ میں تیز چمک پیدا ہوئی تھی۔ دوسرے لمحے جلتی ہوئی آگ سے دھواں سا نکلا اور ترچھا ہو کر ایک لکیر کی طرح بل کھانے لگا۔

دھواں بل کھاتا ہوا آگ کی دائیں طرف اکٹھا ہو رہا تھا۔ دھواں جب قد آدم آ گیا تو اس میں ایک تیز چمک پیدا ہوئی اور پھر اس دھوئیں نے اچانک ایک بڑے اور خوفناک ناگ کا روپ دھار لیا۔ ناگ کا وجود دھوئیں کا ہی تھا۔ البتہ اس کے پھن کی جگہ ایک بھیانک شکل والے انسان کا سر نظر آ رہا تھا جس کے سر اور داڑھی مونچھوں کے بال بے تحاشہ بڑھے ہوئے تھے۔ اس کی ناک لمبی اور آنکھیں گول تھیں جو مہایوگی کی آنکھوں کی طرح سرخ اور انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا اور اس کے منہ سے آری نما دانت صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اسے نمودار ہوتے دیکھ کر مہایوگی بھیرو ناتھ ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے جھک گیا۔

"مہایوگی بھیرو ناتھ پاتال کے ساحر اعظم بھشکال کو پرنام کرتا ہے"۔ مہایوگی نے کہا تو اس خوفناک شکل والے کے منہ سے ناگ

جیسی خوفناک پھنکار نکلی۔

" مجھے یہاں کیوں بلایا ہے بھیرو ناتھ ۔ کیا چاہتے ہو"... خوفناک شکل والے ناگ نے پھنکارتی ہوئی آواز میں کہا۔

" میں نے ساحر اعظم کو ایک چھوٹی سی تکلیف دینے کے لئے بلایا ہے"... بھیرو ناتھ نے کہا۔

" بولو ۔ کیا چاہتے ہو"... بھشکال نے اپنے مخصوص پھنکارتے ہوئے انداز میں کہا۔

" ساحر اعظم ۔ میں نے ایک شیطانی ذریت ابلاشا کو اپنے قبضے میں کیا ہے ۔ اسے زندہ کرنے کے لئے میں نے اسے ایک حسین اور ذہین ترین سندری کے جسم میں داخل کر دیا ہے جس سے ابلاشا کی ساحرانہ قوتوں میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے ۔ میں جانتا ہوں کہ ابلاشا کی طاقتیں بے مثال اور مہان ہیں ۔ اس کا مقابلہ سوائے شیطانی ذریتوں کے اور کوئی نہیں کر سکتا لیکن اسے روشنی کی طاقتیں بھی نقصان پہنچا سکتی ہیں ۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ اس شیطانی ذریت ابلاشا کو صرف ایک بار ہی کسی انسان کے روپ میں لایا جا سکتا ہے اگر اس کا انسانی جسم ختم کر دیا جائے تو اس کے ساتھ ساتھ ابلاشا کی آتما بھی ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گی۔

میں نے ابلاشا کو کڑے مرحلوں سے گزرنے کے بعد اس شرط پر حاصل کیا ہے کہ میں اس کی ہر حال میں حفاظت کروں گا ۔ اسے روشنی کی طاقتوں سے بچاؤں گا اور اسے کبھی فنا نہیں ہونے دوں گا۔

اس کے علاوہ ابلاشا کو میرے حوالے کرتے ہوئے یہ شرط بھی عائد کی گئی تھی کہ اگر ابلاشا کسی طرح فنا ہو گئی تو اس کے ساتھ میں بھی ہلاک ہو جاؤں گا ۔ ابلاشا شیطانی دنیا کی سب سے مہان اور شکتی شالی ذریت ہے جس سے میں چاہوں تو آدھی دنیا پر قبضہ کر سکتا ہوں مگر اس کے لئے مجھے انتظار کرنا ہو گا ۔ ابلاشا کو ایک سال کے لئے پابند کیا ہے کہ وہ کسی انسان حتیٰ کہ ایک جانور کو بھی ہلاک نہیں کر سکتی حالانکہ اس میں اتنی طاقت ہے کہ وہ ایک منتر پڑھ کر پھونک دے تو جانوروں کے ریوڑ اور انسانوں کے گروہ ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو سکتے ہیں ۔

یہ پابندی ابلاشا پر کیوں عائد کی ہے یہ میں نہیں جانتا لیکن ایک سال تک میں ابلاشا سے اپنے دشمنوں کو ہلاک کرنے کا کوئی کام نہیں لے سکتا ۔ میں ابلاشا کو اپنی داسی بنا کر ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں ۔ ایک سال بعد ہی سہی مگر ابلاشا کی مدد سے میں اپنے تمام دشمنوں کو ہلاک کرا سکتا ہوں اور اس دنیا کے انسانوں پر راج کر سکتا ہوں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ اس ایک سال میں ابلاشا پر کوئی آنچ نہ آئے ۔ روشنی کی کوئی طاقت اس کا راستہ نہ روک سکے اور وہ کبھی فنا نہ ہو۔

ساحر اعظم بھشکال آپ شیطانی ذریتوں کے مہان اوتار ہیں ۔ میں آپ سے صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میں ابلاشا کو روشنی کی طاقتوں سے محفوظ کیسے رکھ سکتا ہوں اور یہ کیسے ممکن ہے کہ ابلاشا کبھی فنا

نہ ہو"... بھیرو ناتھ نے رکے بغیر مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" بھیرو ناتھ ۔ ابلاشا کو انسانی جسم دے کر تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے ۔ تمہیں ابلاشا کو حاصل کر کے اسے فوراً انسانی جسم میں نہیں لانا چاہئے تھا"... بھشکال نے کسی ناگ کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ یہ ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آقا"... بھیرو ناتھ نے بوکھلا کر کہا۔

" مہا شیطان نے اگر ابلاشا تمہارے حوالے کر دی تھی تو تمہیں ایک سال کے لئے اسے اسی حالت میں اپنے پاس رکھنا چاہئے تھا ۔ ایک سال بعد جب اس کی تمام شکتیاں بیدار ہو جاتیں تب تم اسے کسی ناری کے جسم میں منتقل کر دیتے ۔ پھر ابلاشا مہا مہان طاقت بن کر تمہارے سامنے آتی اور تم اس سے اپنی مرضی کا کوئی بھی کام لے سکتے تھے ۔ مگر تم نے اسے حاصل کر کے فوراً ایک ناری کے روپ میں زندہ کر دیا ہے ۔ تم نے دوسری بڑی غلطی یہ کی کہ اسے تم نے ان انسانوں کے خلاف کام کرنے کے لئے بھیج دیا ہے جو نیکی اور صرف اچھائی کے لئے کام کرتے ہیں ۔ ایسے انسانوں کے ساتھ روشنی کے نمائندوں کی پرچھائیاں ہوتی ہیں جو ان کی حفاظت کرتی ہیں۔

ایسے انسانوں کے خلاف کام کر کے ابلاشا کو سخت مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے وہ ان انسانوں کے ہاتھوں فنا ہو جائے ۔ خاص طور پر ابلاشا جس انسان کے خلاف کام کر رہی

ہے تم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ۔ وہ انسان ایک باکردار، نیک اور صالح انسان ہے جس کو شکست دینا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے کیونکہ اس انسان کی حفاظت کے لئے روشنی کی کئی طاقتیں کام کر رہی ہیں ۔ اس کے علاوہ اس انسان کی ابھی ماں بھی زندہ ہے جو ایک پرہیزگار اور نہایت نیک عورت ہے ۔ اس کی دعائیں اس نیک انسان کے ساتھ ہیں جو اس کی ہر مشکل اور اس کی ہر پریشانی میں اس کا ساتھ دیتی ہیں اور وہ بڑے سے بڑے اور کٹھن ترین مرحلوں سے بھی نکل آتا ہے۔

تمہیں اگر ابلاشا سے اس انسان کے خلاف کام کرانا ہی تھا تو اس کے لئے تمہیں ہر حال میں ایک سال کا انتظار کر لینا چاہئے تھا ۔ اب ابلاشا تو اپنی زندگی خطرے میں ڈال ہی چکی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ تم بھی شدید خطرے میں آ گئے ہو جیسا کہ تم جانتے ہو کہ اگر ابلاشا فنا ہو گئی تو تم بھی زندہ نہیں رہو گے"... بھشکال نے کہا تو بھیرو ناتھ کا رنگ اور زیادہ سیاہ ہو گیا اور وہ اچانک اس بری طرح سے لرزنے لگا جیسے اسے شدید سردی لگ رہی ہو۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ یہ مجھ سے کیا ہو گیا ۔ اب میں کیا کروں آقا ۔ کیا ابلاشا کو اس انسان کے خلاف کام کرنے سے روک دوں ۔ اسے یہاں واپس بلا لوں"... بھیرو ناتھ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" نہیں ۔ اب یہ ممکن نہیں ہے ۔ ابلاشا کو تم نے جو حکم دیا ہے اس کے لئے وہ حکم اس کے آقا کا حکم ہے اور وہ اس وقت تک واپس

نہیں آئے گی جب تک وہ اپنے آقا کا حکم پورا نہ کر لے"... بھشکال نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اب میں کیا کروں ۔ کیا ابلاشا کو اس انسان سے کوئی خطرہ ہے آقا"... بھیرو ناتھ نے کہا۔

" تمہاری اس بات کا میں تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتا بھیرو ناتھ ۔ آگے کیا ہو گا اور کیا ہونے والا ہے اس کے بارے میں اگر میں نے آگاہی حاصل کرنے کی کوشش کی تو میری شکتیاں ختم ہو جائیں گی"... بھشکال نے کہا۔

" پھر آقا ۔ آپ ہی بتائیں کہ میں کیا کروں ۔ اب ابلاشا کے ساتھ ساتھ میں اپنی زندگی بھی داؤ پر لگا چکا ہوں"... بھیرو ناتھ نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

" ابلاشا کو زیادہ خطرہ روشنی کی قوتوں سے ہے ۔ اگر روشنی کی قوتیں ابلاشا کے آڑے آ گئیں تو ابلاشا کو فنا ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بچا سکے گی ۔ اگر تم ابلاشا کو ہمیشہ زندہ رکھنا اور اسے اپنی داسی بنانا چاہتے ہو تو اسے روشنی کی طاقتوں سے بچاؤ ۔ ہو سکتا ہے ابلاشا اس انسان سے بچ کر واپس آ جائے"... بھشکال نے کہا۔

" اوہ ۔ اگر ایسا ممکن ہے تو آپ میری مدد کریں آقا اور مجھے بتائیں کہ میں ابلاشا کو روشنی کی طاقتوں سے کیسے بچا سکتا ہوں"... بھیرو ناتھ نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

" اس کا صرف ایک ہی حل ہے"... بھشکال نے کہا۔

" وہ حل کیا ہے آقا ۔ میری حالت پر رحم کریں آقا اور مجھے بتائیں"... بھیرو ناتھ نے بھشکال کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

" شیطانوں کا شیطان مہا کالی جو ایک زمانے میں مہا شیطان کا پیرو کار تھا اور خود بھی بہت بڑا شیطان تھا جس سے دنیا کا ہر انسان نفرت کرتا تھا کیونکہ مہا کالی دنیا کا سب سے بھیانک اور بدصورت انسان تھا ۔ اس کی شکل جو دیکھ لیتا تھا اسی لمحے ہلاک ہو جاتا تھا ۔ اس کے بھیانک پن کی وجہ سے دنیا اس شیطان کو موت کے چہرے کے نام سے جانتی تھی ۔ مہا کالی کو ہلاک ہوئے ہزاروں سال گزر چکے ہیں لیکن جس جگہ اس کی لاش دفن ہے وہاں زمین کے اوپر میلوں تک گھاس کا ایک تنکا تک پیدا نہیں ہوتا ۔ اس علاقے میں اگر شیطان کے پیروکاروں کے علاوہ کوئی اور چلا جائے تو وہ فوراً ہلاک ہو جاتا ہے مہا کالی جب تک زندہ تھا روشنی کے نمائندے اور روشنی کی طاقتیں اس سے دور دور رہنے کی کوشش کرتی تھیں تاکہ اس شیطان کا کبھی ان پر سایہ بھی نہ پڑ سکے ۔

یہی وجہ ہے کہ آج تک اس کے مرنے کے بعد بھی کسی نے اس کی لاش تک نہیں دیکھی ۔ اس کی لاش اور اس کی بھیانک کھوپڑی دیکھنے کا حوصلہ صرف موموشا جادو جاننے والی طاقتیں یا شیطان کے بڑے پیروکار ہی کر سکتے ہیں اور تم بھی شیطان کے بڑے پیروکاروں میں شمار ہوتے ہو اور میں بھی جبکہ ابلاشا تو پہلے سے ہی ایک شیطانی

ذریت ہے ۔ اگر تم کسی طرح مہا کالی کی بھیانک کھوپڑی حاصل کر لو اور اس کو سیاہ دھاگے میں پرو کر ابلاشا کے گلے میں ڈال دو تو ابلاشا کے قریب روشنی کی کوئی طاقت نہیں آئے گی ۔ سب اس سے دور دور رہیں گے "... بھشکال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مہا کالی کی کھوپڑی ۔ اوہ آقا ۔ مجھے وہ کھوپڑی کہاں سے مل سکتی ہے ۔ میں اس کھوپڑی کو حاصل کر کے ہر حال میں ابلاشا کو روشنی کے نمائندوں سے بچانا چاہتا ہوں "... بھیرو ناتھ نے کہا۔

" مہا کالی کی کھوپڑی کہاں ہے یہ صرف مجھے معلوم ہے اور اسے میں ہی لا سکتا ہوں "... بھشکال نے کہا۔

" اوہ ۔ اگر ایسا ہے تو میری مدد کریں آقا ۔ میں ساری زندگی آپ کا یہ احسان نہیں بھولوں گا ۔ ہمیشہ آپ کے چرن دھوتا رہوں گا اور آپ جو کہیں گے آپ کا ہر حکم بجا لاؤں گا "... بھیرو ناتھ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

" صرف احسان مند رہنے اور چرن دھونے سے کام نہیں چلے گا بھیرو ناتھ "... بھشکال نے ایک زور دار پھنکار مارتے ہوئے کہا۔

" آپ حکم کریں آقا ۔ مہا کالی کی کھوپڑی حاصل کرنے کے لئے مجھے آپ کے لئے کیا کرنا ہوگا "... بھیرو ناتھ نے کہا۔

" مجھے سو انسانوں کے خون کی بھینٹ دے سکتے ہو "... بھشکال نے کہا۔

" سو انسانوں کے خون کی بھینٹ ۔ ہاں آقا ۔ یہ میرے لئے مشکل نہیں ہے ۔ اس جنگل میں میرے بہت سے چیلے ہیں جن کی تعداد سو سے زیادہ ہے ۔ اگر آپ مجھے مہا کالی کی کھوپڑی لا دیں تو میں آپ کو ان تمام انسانوں کے خون کی بھینٹ دے سکتا ہوں "... بھیرو ناتھ نے کہا۔

" تو ٹھیک ہے ۔ تم ان انسانوں کو میرے لئے تیار رکھو میں مہا کالی کی کھوپڑی لے کر ابھی آتا ہوں "... بھشکال نے کہا اور اسی لمحے اس کے سامنے زمین کا ایک حصہ شق ہوا اور بھشکال اس میں گھستا چلا گیا ۔ جیسے ہی وہ زمین میں گھسا اسی لمحے زمین برابر ہو گئی ۔

" اوہ ۔ اگر مہا کالی کی کھوپڑی مجھے مل جائے تو میں ابلاشا کو انتہائی مہان ساحرہ بنا دوں گا ۔ پھر اس مہان ساحرہ ابلاشا کی طاقتوں میں ہزاروں گنا اضافہ ہو جائے گا اور پھر میں چاہوں تو آدھی دنیا تو کیا ابلاشا کی مدد سے اس ساری دنیا پر حکومت کر سکتا ہوں "... بھشکال کے جانے کے بعد بھیرو ناتھ نے مسرت سے کانپتے ہوئے کہا وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کوئی منتر پڑھا اور زمین پر زور سے ہاتھ مارا ۔ زمین میں تیز گونج سی پیدا ہوئی ۔

" ابلاشا حاضر ہو ۔ فوراً "... بھیرو ناتھ نے کرخت لہجے میں کہا تو اسی لمحے جھماکا سا ہوا اور اس کے سامنے ابلاشا نمودار ہو گئی ۔

" ابلاشا مہاراج کو پرنام کرتی ہے "... ابلاشا نے بھیرو ناتھ کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ کر اسے پرنام کرتے ہوئے کہا۔

" ان کاغذات کے سلسلے میں تم نے کیا کیا ہے / ابلاشا جس کے

لئے مہامنتری نے تمہیں پاکیشیا بھیجا تھا"... بھیرو ناتھ نے ابلاشا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں کوشش کر رہی ہوں آقا۔ عمران میری توقع سے زیادہ تیز اور چالاک انسان ہے۔ اس کے پاس بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ اس نے اپنا آدھا دماغ کھول رکھ ہے اور آدھا بند کر رکھا ہے۔ میں نے اس کے دماغ میں جھانک کر دیکھا لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس نے ان کاغذات کو کہاں چھپا رکھا ہے۔ بہرحال میں نے اسے کل تک کا وقت دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ کل مجھے خود ہی وہ کاغذات دے دے گا"... ابلاشا نے کہا۔

" ہونہہ۔ تم اتنی طاقتور ساحرہ ہو کر بھی اس انسان کے دماغ میں نہیں جھانک سکیں۔ تمہیں تو یہ کام لمحوں میں کر لینا چاہئے تھا"... بھیرو ناتھ نے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

" میری طاقتیں ابھی محدود ہیں آقا۔ اگر مجھے میری ساری طاقتیں مل گئی ہوتیں تو میں عمران کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اس سے کاغذات کے بارے میں اگلوا لیتی لیکن میں مجبور ہوں۔ مجھے جو کرنا ہے وہ ایک خاص دائرے کے اندر رہ کر کرنا ہے۔ اگر میں نے اس دائرے سے نکلنے کی کوشش کی تو مجھ سے میری باقی شکتیاں بھی چھین لی جائیں گی اور میں ہمیشہ کے لئے ایک عام ناری بن کر رہ جاؤں گی"... ابلاشا نے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے۔ تمہیں جو کرنا ہے وہ کرو لیکن جیسے بھی ہو اس

کام کو جلد سے جلد ختم کر کے میرے پاس واپس آ جاؤ۔ میں تمہیں زیادہ عرصہ باہر نہیں رکھ سکتا"... بھیرو ناتھ نے کہا۔

" جو حکم آقا۔ میں جلد لوٹ آؤں گی"... ابلاشا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" تمہیں روشنی کی قوتوں سے دور رکھنے اور ان سے بچانے کے لئے میں نے بھشکال سے مہا کالی کی کھوپڑی منگوائی ہے۔ وہ ابھی کچھ ہی دیر میں کھوپڑی لے کر آ جائے گا۔ جانے سے پہلے اس کھوپڑی کو اپنے ساتھ لے جانا۔ اس کھوپڑی کی وجہ سے روشنی کی کوئی طاقت تمہارے نزدیک نہیں آئے گی"... بھیرو ناتھ نے کہا۔

" جو حکم آقا"... ابلاشا نے کہا۔ اسی لمحے ٹھیک اسی جگہ سے زمین پھٹی جہاں سے پہلے پھٹی تھی اور بھشکال اس میں گھس گیا تھا۔ دوسرے لمحے پھٹی ہوئی زمین سے بھشکال لہراتا ہوا باہر آ گیا۔ اس کے سر پر ایک کھوپڑی تھی۔ کھوپڑی کا نچلا حصہ ٹوٹا ہوا تھا۔ اس کے باوجود کھوپڑی بے حد بھیانک اور خوفناک معلوم ہو رہی تھی۔ کھوپڑی کی آنکھوں کے گڑھوں میں دو چھوٹے چھوٹے انگارے سے چمک رہے تھے۔ بھشکال جیسے ہی کھوپڑی کو لے کر زمین سے باہر آیا جھونپڑی میں تیز اور انتہائی ناگوار بو پھیل گئی۔ ایسی بو جیسے وہاں ہزاروں چوہے مرے پڑے ہوں۔ اس بو سے نہ ہی بھیرو ناتھ کے چہرے پر کوئی تاثر ابھرا اور نہ ابلاشا نے ناک سکیڑی تھی۔ بھشکال کے سر پر کھوپڑی دیکھ کر بھیرو ناتھ کی آنکھوں کی چمک کئی گنا بڑھ

گئی تھی۔

"میں مہا کالی کی کھوپڑی لے آیا ہوں بھیرو ناتھ"... بھشکال نے اپنے جسم کو بل دیتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارا بے حد احسان مند ہوں بھشکال۔ یہ کھوپڑی مجھے دے دو اور تم باہر چلے جاؤ۔ جنگل میں جتنے بھی انسان ہیں ان سب کا خون تمہارے لئے ہے"... بھیرو ناتھ نے کہا تو بھشکال نے سر جھٹک کر کھوپڑی بھیرو ناتھ کے سامنے زمین پر گرا دی جسے بھیرو ناتھ نے جھپٹ کر اٹھا لیا۔ بھشکال نے گردن گھما کر وہاں کھڑی ابلاشا کی طرف دیکھا اور پھر پلٹ کر بھیرو ناتھ کی طرف دیکھنے لگا۔

"اس کھوپڑی کو سیاہ دھاگے میں ڈال کر ابلاشا کے گلے میں پہنا دو اور ابلاشا سے کہنا کہ وہ اس کھوپڑی کو اپنے لباس میں چھپا کر رکھے ورنہ یہ جہاں جائے گی وہاں ہر جگہ اس کھوپڑی کی بو پھیل جائے گی اور جس جاندار نے اس بو کو سونگھ لیا وہ دوسرا سانس نہیں لے سکے گا۔ ہلاک ہونے والا انسان ہو یا جانور اس کا خون ابلاشا کی گردن پر ہو گا اور پھر ابلاشا کے ساتھ کیا ہو گا یہ تم بہتر طور پر جانتے ہو اس لئے ابلاشا کو سختی سے ہدایات دے دو کہ وہ اس کھوپڑی کو کسی بھی صورت میں لباس سے باہر نہ نکالے"... بھشکال نے بھیرو ناتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں اس کھوپڑی کو اپنی ماورائی طاقتوں سے سکیڑ کر بے حد چھوٹی بنا دیتا ہوں تاکہ یہ آسانی سے ابلاشا کے لباس میں سما سکے"... بھیرو ناتھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں بھینٹ لینے جا رہا ہوں"... بھشکال نے کہا تو بھیرو ناتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بھشکال نے اپنے بل کھولے اور کسی ناگ کی طرح بل کھاتا اور رینگتا ہوا جھونپڑی کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات تھے۔ شنکارہ اور اناتا جیسی بدروحوں سے جان چھڑانے کے لئے وہ پہلے بھی کئی پریشانیوں اور مصیبتوں کا شکار ہو چکا تھا اور اب اس کے سامنے ایک اور بدروح آ گئی تھی جو ان بدروحوں سے قطعی مختلف اور انوکھی تھی جولیا کو ہوش میں لا کر عمران فوراً اس کے فلیٹ سے نکل آیا تھا۔
جولیا نے اسے وہاں رکنے اور اس سے نقلی عمران کے بارے میں پوچھنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن عمران اسے ابلاشا کے بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا۔ اس نے جولیا سے کہا تھا کہ اس نے اپنے ہمشکل کے ساتھ مل کر اس کے ساتھ محض ڈرامہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن جولیا اس کی باتوں سے مطمئن نہیں ہوئی تھی۔ وہ عمران سے سوال پر سوال کئے جا رہی تھی اس لئے عمران اسے چھوڑ کر وہاں سے نکل آیا تھا اور سیدھا اپنے فلیٹ میں آ گیا تھا۔

فلیٹ میں سلیمان اسے واقعی زندہ ملا تھا اور واش روم میں بھی کسی لاش کے کوئی آثار موجود نہیں تھے۔ عمران سٹنگ روم میں آ گیا اور مسلسل ابلاشا اور اس کی باتوں پر غور کر رہا تھا۔ ابلاشا کے آخری الفاظ بار بار عمران کے ذہن میں گونج رہے تھے کہ اگر اس نے اس بار اس کے خلاف روشنی کی طاقت کے پاس جانے کی کوشش یا ان کی مدد لینی چاہی تو وہ ان کو ہلاک کر دے گی جس کی ساری ذمہ داری صرف عمران پر ہو گی اور عمران ان روشنی کی طاقتوں کو بخوبی جانتا تھا جن سے ابلاشا نے اسے دور رہنے کو کہا تھا۔
عمران اسی ذہنی کشمکش میں مبتلا تھا کہ اگر وہ اس بدروح کے سلسلے میں جوزف یا اماں بی کے مرشد سے مدد نہیں لے گا تو وہ کیا کرے گا۔ وہ اس بدروح سے چھٹکارا کیسے حاصل کرے گا جس نے اسے زندگی اجیرن کرنے کی دھمکیاں دی تھیں۔ وہ بدروح نہ صرف ایک بہت بڑی ساحرہ تھی بلکہ وہ انسانی ذہن میں جھانکنے کا علم بھی جانتی تھی۔ وہ جس طرح سے عمران کے ذہن کو پڑھتی رہی تھی عمران کو اس بات کی معمولی سی بھی خبر نہ ہو سکی تھی اس لئے عمران کو شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ اس بار اس کے سامنے آنے والی بدروح دوسری بدروحوں سے قطعی مختلف اور خطرناک ہے۔
"ہونہہ۔ یہ میں کیا حماقت کر رہا ہوں۔ ابلاشا لاکھ ساحرہ ہو مگر وہ ایک مکروہ اور شیطانی بدروح ہے۔ وہ مجھے تو نقصان پہنچا سکتی ہے مگر روشنی کے نمائندوں کا بھلا وہ کیا بگاڑ سکتی ہے۔ وہ روشنی کے

نمائندوں سے ڈرتی ہے اسی لئے اس نے مجھے ان کے پاس جانے سے منع کیا ہے۔ اگر اسے روشنی کے نمائندوں کا خوف نہ ہوتا تو وہ جولیا کو فون کرنے سے کیوں روکتی جب وہ جوزف کو وہاں بلانے کے لئے نمبر پریس کر رہی تھی۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کوئی شیطانی ذریت روشنی کی کسی طاقت کا مقابلہ کر سکے یا اس کا سامنا کر سکے"... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" میں جاسوس ہوں۔ کوئی عامل کامل نہیں جو ان بدروحوں کا مقابلہ کرتا پھروں"... عمران نے کہا اور پھر وہ سلیمان کو آوازیں دینے لگا۔

" آپ کو پھر چائے کی طلب ہو رہی ہو گی"... سلیمان نے اندر آتے ہوئے کہا۔

" اندر سے کارڈلیس فون لاؤ۔ جلدی"... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سلیمان سر ہلا کر فوراً مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک کارڈلیس فون لے آیا۔ عمران نے اس سے فون لیا اور اسے آن کر کے رانا ہاؤس کے نمبر ملانے لگا۔

" یس۔ جوزف دی گریٹ سپیکنگ "... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں"... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ باس آپ۔ اچھا ہوا آپ نے فون کر لیا۔ میں آپ کے فون کا ہی انتظار کر رہا تھا"... دوسری طرف سے جوزف کی چہکتی ہوئی

آواز سنائی دی۔

" میرے فون کا انتظار کر رہے تھے۔ کیوں۔ کیا مجھ سے اپنے کان پکڑوانے تھے"... عمران نے کہا۔

" نہیں باس۔ میں آپ سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا تھا"... جوزف نے کہا۔

" کون سی بات"... عمران نے پوچھا۔

" میں جانتا ہوں باس کہ آپ کس پریشانی میں مبتلا ہیں۔ مجھے فادر جوشوا نے سب کچھ بتا دیا ہے"... دوسری طرف سے جوزف نے کہا تو عمران کے چہرے پر حقیقتاً حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ ابھی اس نے جوزف سے کوئی بات بھی نہیں کی تھی۔ وہ خود ہی اس سے کہہ رہا تھا کہ اسے سب معلوم ہے کہ وہ کس پریشانی میں مبتلا ہے۔

" اگر تمہیں سب کچھ معلوم ہے تو پھر وہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو"... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" سوری باس۔ اس بار میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا"... دوسری طرف سے جوزف نے کہا تو عمران بری طرح سے چونک پڑا۔

" کیا۔ کیا کہا تم نے"... عمران نے کہا۔

" یس باس۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو کالے جنگلوں کی کالی بدروح ابلاشا تنگ کر رہی ہے۔ وہ کالی دنیا کی سب سے زیادہ خبیث اور خطرناک بدروح ہے جو ماورائی طاقتوں میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔

اس بدروح کو آپ کو ستانے کے لئے بھیجا گیا ہے ۔ کیوں بھیجا گیا ہے یہ آپ کو معلوم ہی ہے ۔ بہرحال میں آپ کو بتا دوں کہ اس بدروح سے آپ کو اس بار اکیلے ہی نپٹنا ہو گا ۔ اس سلسلے میں اس مرتبہ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکوں گا"... جوزف نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔

"کیا اس کی وجہ جان سکتا ہوں"... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ ابلاشا کالی دنیا کی خبیث ترین بدروح ہے ۔ اس کے پاس ساحرانہ طاقتیں ہیں اور اس کے علاوہ اس کے پاس ایک ایسی گندی کھوپڑی ہے جس کی موجودگی میں آپ کی میں تو کیا کوئی بھی مدد نہیں کرے گا ۔ ابلاشا کے پاس نیلے شیطان کی نیلی کھوپڑی ہے جس کی موجودگی میں روشنی کے نمائندے اور روشنی کی کوئی طاقت اس کا سامنا نہیں کر سکتی ۔ یہاں تک کہ فادر جوشوا نے مجھے بھی آپ سے اور اس خبیث بدروح سے دور رہنے کا حکم دیا ہے ۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ فادر جوشوا نے مجھے اپنا بیٹا بنایا ہوا ہے اور میں اپنے مقدس باپ کی کوئی بات ٹال نہیں سکتا"... دوسری طرف سے جوزف نے کہا۔

"اور اپنے باس کو مرنے کے لئے چھوڑ سکتے ہو"... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں مجبور ہوں باس ۔ فار گاڈ سیک ۔ آپ اس بدروح کو نہیں

جانتے ۔ اگر میرا اس سے سامنا ہو گیا تو میں ہلاک ہو کر ہمیشہ کے لئے تاریکیوں میں گم ہو جاؤں گا"... دوسری طرف سے جوزف نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ۔ اس کا مطلب ہے تم ابلاشا سے ڈرتے ہو"... عمران نے کہا۔

"نہیں باس ۔ میں ابلاشا سے نہیں اس کے پاس جو نیلے شیطان کی کھوپڑی ہے اس سے ڈرتا ہوں"... دوسری طرف سے جوزف نے برملا کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔

"جوزف ۔ یہ بدروح کا معاملہ ہے اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تمہاری مدد کئے بغیر کسی بدروح کا مقابلہ نہیں کر سکتا"... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سوری باس ۔ اس مرتبہ آپ کو اس بدروح سے اکیلے ہی لڑنا ہو گا"... دوسری طرف سے جوزف نے خشک لہجے میں کہا۔

"تو کیا میں یہ سمجھوں کہ تم اس معاملے میں مجھے اکیلا چھوڑ رہے ہو"... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔ میں مجبور ہوں"... جوزف نے کہا۔

"کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے"... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا نہیں فادر جوشوا کا فیصلہ ہے باس"... دوسری طرف سے جوزف کی غمزدہ آواز سنائی دی۔

"ایک ہی بات ہے ۔ تم اور تمہارا فادر جوشوا ایک ہی ہو"...

عمران نے اسی انداز میں کہا۔

" باس ۔ میں آپ کو ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں "... دوسری طرف سے جوزف نے کہا۔

" اپنا مشورہ اپنے پاس رکھو۔اگر تم میری مدد نہیں کر سکتے تو مجھے تمہارے کسی مشورے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ سمجھے "... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے جوزف کا جواب سنے بغیر فون آف کر دیا۔اسے جوزف پر سخت غصہ آ رہا تھا جو اس سے خود کہہ رہا تھا کہ ابلاشا ایک خطرناک اور انتہائی خبیث ترین روح ہے اور اس کے باوجود وہ اس بار اس کی مدد سے انکار کر رہا تھا۔

" ہونہہ ۔ نجانے یہ خود کو کیا سمجھتا ہے ۔ ٹھیک ہے جوزف ۔ اب میں تم سے واقعی کوئی مدد نہیں لوں گا۔جو کرنا ہے اب میں خود کروں گا ۔ دیکھتا ہوں یہ بدروح میرا کیا بگاڑتی ہے "... عمران نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فون کی گھنٹی ۔ عمران غصیلی نظروں سے فون کو گھورنے لگا۔

" اب کیا ہے ۔کیوں کیا ہے فون "... عمران نے غراتے ہوئے کہا وہ سمجھا تھا کہ شاید جوزف نے اسے کال کی ہے۔

" السلام علیکم عمران صاحب "... دوسری طرف سے ایک نہایت حلیم اور مشفقانہ آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ یہ آواز اس کے لئے اجنبی تھی۔

" کون صاحب ہیں آپ ۔ میں آپ کو پہچان نہیں سکا "... عمران

نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" مجھ ناچیز کی پہچان پر نہ جائیں ۔آپ پریشان ہیں مگر اس دنیا میں ہر پریشانی کا کوئی نہ کوئی حل موجود ہے ۔اس کے لئے صبر، ہمت اور استقامت کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ تینوں باتیں آپ میں بدرجہ اتم موجود ہیں ۔آپ کے مقابلے پر پہلے بھی کئی شیطانی طاقتیں آ چکی ہیں جو آپ کے ہی ہاتھوں کیفر کردار تک پہنچی ہیں ۔اس بار بھی ایسا ہی ہو گا اور ابلاشا جیسی خطرناک بدروح بھی آپ کے ہی ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچے گی ۔ مگر خیال رہے کہ اس کے پاس ایک غلیظ نیلی شیطانی کھوپڑی بھی ہے اس لئے آپ کو ہمت اور صبر سے کام لینا ہو گا اب بدروح کو اس کے انجام تک پہنچانے کے لئے آپ کو اپنی ذہانت سے کام لینا ہو گا۔آپ اپنے ذہن کو استعمال کریں گے تو آپ آسانی سے اس خبیث بدروح سے چھٹکارہ حاصل کر سکتے ہیں ۔آپ تک یہی پیغام پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے "... دوسری طرف سے مسلسل بولتے ہوئے کہا گیا۔

" اوہ ۔ کہیں آپ یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ اس غلیظ کھوپڑی کی وجہ سے میری کوئی مدد نہیں کی جا سکے گی "... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہم سب کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں عمران صاحب "... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کا دل دھک سے رہ گیا۔اس کے دل میں جو خدشہ ابھرا تھا اس کا برملا اظہار کر دیا گیا تھا کہ ابلاشا کے سلسلے

میں اس کی براہ راست کوئی مدد نہیں کی جاسکے گی مگر ایسا کیوں ہوگا یہ عمران نہیں جانتا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر میری مدد نہیں کی جاسکتی تو کوئی بات نہیں۔ میں اس خبیث روح سے خود نپٹ لوں گا"... عمران نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

"اپنی صلاحیتوں کو استعمال کریں عمران صاحب۔ سب ٹھیک ہو جائے گا"... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب میں آپ سے اور کیا کہہ سکتا ہوں"... عمران نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اب اجازت"... دوسری طرف سے کہا گیا اور سلسلہ منقطع ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات تھے۔ جوزف نے پہلے ہی عمران کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا اس لئے جو کرنا تھا وہ عمران کو اب خود ہی کرنا تھا۔

"لگتا ہے مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے جو اس طرح میری مدد سے ہاتھ کھینچ لیا گیا ہے۔ اور جوزف۔ ہونہہ۔ اس جوزف سے تو مجھے خود جا کر ملنا پڑے گا۔ دیکھتا ہوں وہ اس بار میرا ساتھ کیسے نہیں دیتا"... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو اسی لمحے سلیمان چائے کا کپ لئے کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے کپ عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"فون لے جاؤں"... سلیمان نے عمران کو بدستور سنجیدہ دیکھ کر

کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سلیمان نے فون اٹھایا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ عمران نے چائے کے کپ کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک کپ وہاں سے غائب ہو گیا۔ چائے کے کپ کو اس طرح غائب ہوتے دیکھ کر عمران بری طرح سے چونک پڑا۔

"یہ چائے کا کپ کہاں غائب ہو گیا"... عمران کے منہ سے نکلا اور اسی لمحے ایک جھماکا سا ہوا اور اس کے سامنے میز کی دوسری طرف ابلاشا نمودار ہو گئی۔ اسے دیکھ کر عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تم"... عمران نے کہا۔ اس کے جسم پر لیڈی سادھنا کا ہی لباس تھا۔ اس سے پہلے جب وہ عمران کے سامنے آئی تھی تو عمران کو کوئی احساس نہیں ہوا تھا لیکن اب اسے دیکھ کر عمران کو اس سے گھن سی محسوس ہو رہی تھی۔ اسے دیکھ کر عمران کے چہرے پر یکلخت نفرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"ہاں میں۔ کیوں۔ مجھے دیکھ کر پریشان ہو گئے"... ابلاشا نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف کرسی پر اطمینان سے عمران کے سامنے بیٹھ گئی۔

"تم نے تو کل آنا تھا"... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے آج اور کل میں کوئی فرق نہیں ہے"... ابلاشا نے کہا۔

"تمہارے لئے نہ ہو گا لیکن میرے لئے ہر پل، ہر لمحہ اہمیت رکھتا ہے۔ جاؤ یہاں سے اور کل آنا۔ پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ مجھے کیا

کرنا ہے"... عمران نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سوری عمران ۔ میں نے تمہیں جو کل تک کی مہلت دی تھی اسے میں واپس لے رہی ہوں"... ابلاشا نے کہا۔

" اوہ ۔ تو کیا تم واپس جا رہی ہوں ۔ اب کبھی میرے سامنے نہیں آؤ گی"... عمران نے چونک کر کہا۔

" یہ بات نہیں ہے"... ابلاشا نے کہا۔

"تو پھر"... عمران نے پوچھا۔

" تمہیں وہ کاغذات آج بلکہ ابھی مجھے دینے ہوں گے"... ابلاشا نے کہا تو عمران کا چہرہ یکلخت غصے سے سرخ ہو گیا۔

" تم اپنے وعدے کی خلاف ورزی کر رہی ہو ابلاشا ۔ تم نے مجھے کل بارہ بجے تک کا ٹائم دیا تھا ۔ اس سے پہلے تم مجھ سے ان کاغذات کے بارے میں کوئی بات نہیں کر سکتی"... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے"... ابلاشا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں"... عمران نے کہا۔

" ایک بار پھر سوچ لو ۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں تمہیں اپنے فیصلے پر افسوس کرنا پڑے"... ابلاشا نے سکون بھرے لہجے میں کہا۔

" میں فیصلہ ایک بار کرتا ہوں اور میرا یہ فیصلہ حتمی اور قطعی ہوتا ہے جس میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی"... عمران نے

کہا۔

" اوکے ۔ اگر تمہارا یہی فیصلہ ہے تو یہی سہی"... ابلاشا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔ عمران اسے تیز نظروں سے گھور رہا تھا۔

" میرا چائے کا کپ تم نے غائب کیا ہے"... عمران نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں"... ابلاشا نے سر ہلا کر کہا۔

" کیوں"... عمران نے کہا۔

" اب تمہارے ساتھ یہی کچھ ہو گا عمران ۔ میں تمہیں نہ کچھ کھانے دوں گی نہ پینے دوں گی ۔ تمہاری زندگی سے چین اور آرام حرام ہو چکا ہے ۔ اب تم اذیت ناک زندگی گزارنے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔ میں تمہاری زندگی اجیرن کر دوں گی ۔ تمہاری زندگی کا ہر لمحہ موت کا لمحہ ثابت ہو گا ۔ میں تمہیں ہلاک بھی نہیں ہونے دوں گی اور تمہیں زندگی کا سکون بھی نہیں لینے دوں گا"... ابلاشا نے پہلی بار غراتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکال لی۔

" تم یہ سب کچھ تب کرو گی جب یہاں سے زندہ بچ کر جاؤ گی"... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے عمران اور یہ مشین پسٹل ۔ یہ میرے سامنے کھلونے ہیں ۔ معمولی کھلونے"... ابلاشا نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے فضا میں یوں ہاتھ مارا جیسے ہوا میں

اڑتی ہوئی کوئی چیز پکڑ رہی ہو۔

" معمولی کھلونا۔ ہونہہ "... عمران نے کہا اور یکلخت مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ مشین پسٹل سے ٹک ٹک کی آوازیں نکلیں جیسے اس میں گولیاں نہ ہوں۔ یہ دیکھ کر عمران بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے ایک بار پھر ابلاشا پر فائرنگ کرنی چاہی لیکن دوسری بار بھی مشین پسٹل سے ٹک ٹک کی آوازیں نکلیں۔ عمران نے سر جھٹک کر مشین پسٹل کا میگزین باہر نکالا تو اس میں گولیاں موجود نہیں تھی۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میگزین خالی کیسے ہو گیا۔ اسے ابھی تھوڑی دیر قبل تو میں نے لوڈ کیا تھا"... عمران کے منہ سے حیرت زدہ سی آواز نکلی۔

" تم نے اسے لوڈ کیا تھا اور میں نے اسے پلک جھپکنے میں خالی کر دیا"... ابلاشا نے کہا اور پھر اس نے وہ ہاتھ عمران کے سامنے کر دیا جو اس نے ہوا میں لہرایا تھا۔ اس کے ہاتھ میں گولیاں تھیں۔ عمران گولیاں دیکھ کر بت سا بن کر رہ گیا۔ ابلاشا نے ماورائی طاقتوں سے ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں اس کے مشین پسٹل کا میگزین خالی کر دیا تھا اور مشین پسٹل کی تمام گولیاں اس کے ہاتھ میں نظر آ رہی تھیں۔ اس نے گولیاں میز پر پھینک دیں۔ اسی لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل گرم ہو رہا ہو۔ اس نے گھبرا کر دیکھا تو اسے مشین پسٹل واقعی سرخ ہوتا ہوا معلوم ہوا۔ عمران نے مشین پسٹل فوراً نیچے پھینک دیا۔ جیسے ہی مشین

پسٹل نیچے گرا اس سے دھواں سا نکلا اور دوسرے لمحے عمران نے فولادی مشین پسٹل کو موم کی طرح پگھلتے دیکھا۔

" دیکھا۔ اب تو تمہیں ابلاشا کی طاقتوں پر یقین آگیا ہو گا۔ ابلاشا فولاد کو بھی موم کی طرح پگھلانے کی صلاحیت رکھتی ہے"... ابلاشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہارے یہ کھیل تماشے مجھے خوفزدہ نہیں کر سکتے ابلاشا"... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اچانک میز کے نیچے دونوں ہاتھ رکھے اور پھر اسے پوری قوت سے ابلاشا کی طرف الٹا دیا۔ میز پوری قوت سے ابلاشا سے ٹکرائی اور ابلاشا اچھل کر دوسری طرف جا گری۔ میز الٹ کر اس پر جا گری تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ میز کے نیچے سے نکلتی عمران نے چھلانگ لگائی اور تقریباً اڑتا ہوا سٹڈی روم سے نکلتا چلا گیا۔ دوسری طرف سے سلیمان شاید خالی کپ اٹھانے کے لئے اندر آ رہا تھا۔

عمران نے جیسے ہی چھلانگ لگا کر کمرے سے نکلنے کی کوشش کی وہ اندر آتے ہوئے سلیمان سے بری طرح سے جا ٹکرایا اور دونوں اچھل کر دوسری طرف جا گرے۔ سلیمان کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ الٹ کر دور جا گرا تھا جبکہ عمران نے گرتے ہی خود کو سنبھال لیا تھا اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ اٹھتے ہی بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے دوسرے دروازے کی طرف لپکا مگر پھر یکلخت ٹھٹھک گیا کیونکہ اس کے سامنے سے اچانک کمرے کا دروازہ غائب

ہو گیا تھا اور دروازے کی جگہ سپاٹ دیوار آ گئی تھی۔

"کیا بات ہے صاحب۔ آپ اتنی تیزی سے کمرے سے کیوں نکلے تھے۔ خدا کی پناہ۔ آپ کی ٹکر سے میری ہڈی پسلی ایک ہو گئی ہے"... سلیمان نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی نظر ابھی ابلاشا پر نہیں پڑی تھی۔ اس نے شاید ابلاشا کی آواز بھی نہیں سنی تھی۔ سلیمان نے عمران کو سٹڈی روم کی طرف پایا تو چونک کر وہ بھی اس طرف دیکھنے لگا لیکن اسے وہاں کچھ دکھائی نہ دیا۔

"ادھر آپ کیا دیکھ رہے ہیں صاحب۔ کیا وہاں کوئی بھوت موجود ہے"... سلیمان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں سٹڈی روم کے دروازے کے پاس کوئی دکھائی نہیں دے رہا"... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"دکھائی دے رہا ہے صاحب۔ کھلا ہوا دروازہ اور اس کا چوکھٹا"... سلیمان نے کہا۔

"یہ میری مرضی کے بغیر نہ مجھے دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی میری آواز سن سکتا ہے"... ابلاشا نے کہا اور عمران کی طرف قدم بڑھانے لگی۔

"یہ سب کر کے تم اچھا نہیں کر رہی"... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اچھا نہیں کر رہی۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں صاحب۔ میں نے

کیا کہا ہے اور آپ مجھے مذکر سے مونث کیوں بنا رہے ہیں"... سلیمان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے بات نہیں کر رہا احمق"... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے بات نہیں کر رہے تو کیا کسی بھوت پریت سے کر رہے ہیں"... سلیمان نے جھلا کر کہا۔

"عمران۔ یہ تمہارا بے حد چہیتا ملازم ہے نا"... ابلاشا نے سلیمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا کہنا چاہتی ہو تم"... عمران نے کہا۔

"کہنا چاہتی ہوں نہیں۔ کہنا چاہتا ہوں صاحب اور میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کی طبیعت ٹھیک معلوم نہیں ہو رہی۔ آپ کچھ دیر آرام کر لیں"... سلیمان نے کہا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ عمران اس سے مخاطب ہے۔

"خاموش رہو"... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو سلیمان اس کی غراہٹ سن کر سہم سا گیا۔

"میں نے تمہیں پہلے تمہارے اس ملازم کی ہلاکت کا منظر دکھایا تھا۔ اگر کہو تو میں اس کو حقیقت میں بدل دوں"... ابلاشا نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے اسے کچھ کہا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا"... عمران نے کہا۔

" ہونہہ ۔آپ سے برا بھلا اس دنیا میں اور کوئی ہو بھی کیسے سکتا ہے"... سلیمان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو عمران اسے گھور کر رہ گیا۔ ابلاشا نے عمران کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور آہستہ آہستہ سلیمان کی طرف بڑھنے لگی۔

" رک جاؤ ابلاشا ۔ رک جاؤ"... عمران نے چیخ کر کہا تو سلیمان بے اختیار اچھل پڑا۔

" ابلاشا ۔یہ ابلاشا کون ہے"... سلیمان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں ہوں ابلاشا"... ابلاشا نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا تو سلیمان بری طرح سے اچھل پڑا ۔اس بار اسے نہ صرف لڑکی کی آواز سنائی دی تھی بلکہ اسے وہ لڑکی دکھائی بھی دے گئی تھی جو اچانک اس کے سامنے ظاہر ہو گئی تھی۔

" تت ۔ تم ۔ تم کون ہو ۔ کہاں سے آئی ہو ۔ اور ۔ اور"... سلیمان نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

" وہی جو تم مجھے سمجھ رہے تھے"... ابلاشا نے مسکرا کر کہا تو سلیمان کا رنگ اڑ گیا۔

" بب ۔ بب ۔ بھوت ۔ بھوت"... سلیمان نے ہکلاتے ہوئے کہا اسی لمحے ابلاشا نے اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھی کر کے سلیمان کی طرف جھٹک دی ۔ سلیمان کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بری طرح سے چیختا ہوا اڑ کر پیچھے دیوار سے جا ٹکرایا اور دھب سے نیچے آ گرا۔

" ابلاشا"... سلیمان پر وار کرتے دیکھ کر عمران حلق کے بل چیخا اور اچھل کر ابلاشا کے قریب آگیا مگر اسی لمحے ابلاشا نے اس کی طرف بھی ہتھیلی کر کے زور سے جھٹکی تو عمران بھی سلیمان کی طرح اچھلا اور اڑتا ہوا پیچھے دیوار سے جا ٹکرایا۔ دیوار سے ٹکرا کر وہ زمین پر گرا ہی تھا کہ ابلاشا نے اپنی ایک انگلی سیدھی کی اور عمران کی طرف کرتے ہوئے انگلی کو حرکت دینے لگی ۔ اس کی انگلی کی حرکت کے ساتھ عمران کا جسم بھی ہوا میں بلند ہونے لگا ۔ عمران کی آنکھیں پھیل گئی تھیں اور وہ ہوا میں اوپر اٹھتے ہوئے بری طرح سے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔

ابلاشا آہستہ آہستہ انگلی کے اشارے سے اسے اوپر اٹھاتی جا رہی تھی اور پھر اس نے انگلی کو حرکت دی تو عمران کا جسم تیزی سے گھوما اور اس کے پیر یکلخت چھت سے جا لگے ۔ دوسرے لمحے عمران چھت سے یوں لٹک رہا تھا جیسے چھت سے اس کے دونوں پیر جڑ گئے ہوں ۔ سلیمان نے جو عمران کو اس طرح چھت سے لٹکے دیکھا تو اس کے حلق سے ڈری ڈری سی چیخ نکل گئی ۔ وہ تیزی سے اٹھا اور بری طرح سے چیختا ہوا ابلاشا کی طرف بڑھا ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اچانک ابلاشا پر حملہ کر دے گا مگر دوسرے لمحے ابلاشا نے جو اسے پلٹ کر اور گھور کر دیکھا تو سلیمان اپنی جگہ یوں ساکت ہو گیا جیسے یکلخت زمین نے اس کے پیر جکڑ لئے ہوں۔

" اب تم اسی طرح لٹکے رہو عمران اور دیکھو میں تمہاری آنکھوں

کے سامنے تمہارے اس چہیتے ملازم کا کیا حشر کرتی ہوں"... ابلاشا نے کہا۔ عمران الٹا لٹکا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ سلیمان بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ابلاشا کو دیکھ رہا تھا۔ ابلاشا نے اچانک فضا میں ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں چمڑے کا ایک کوڑا آ گیا۔ یہ دیکھ کر سلیمان کی آنکھوں میں زمانے بھر کا خوف ابھر آیا۔ ابلاشا کوڑا چٹخاتے ہوئے سلیمان کی طرف بڑھنے لگی تو اس کا رنگ زرد ہو گیا۔

" رک۔ رک۔ رک جاؤ۔ میری طرف مت بڑھو خوبصورت چڑیل۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ۔ ہش۔ ہش"... سلیمان نے اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا۔

" ابلاشا۔ تمہاری دشمنی میرے ساتھ ہے۔ تمہیں جو اذیت دینی ہے مجھے دو۔ تم اس بے چارے کو درمیان میں کیوں گھسیٹ رہی ہو"... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" یہ بھی ٹھیک ہے۔ کاغذات تمہارے پاس ہیں۔ ان کاغذات کو تم نے ہی لا کر میرے حوالے کرنا ہے پھر میں اس کمزور کو سزا کیوں دوں"... ابلاشا نے کہا۔

" ہاں۔ ہاں۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں کمزور ہوں۔ میری تو تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے"... سلیمان نے فوراً کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں تمہیں چھوڑ دوں گی۔ تمہیں میں کچھ بھی نہیں کہوں گی۔ لیکن"... ابلاشا نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

" لیکن کیا"... سلیمان نے کہا۔

" لیکن تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا"... ابلاشا نے کہا۔

" کیسا کام"... سلیمان نے پوچھا۔

" اپنے مالک سے کہو کہ وہ کاغذات لا کر میرے حوالے کر دے جو میں اس سے مانگ رہی ہوں"... ابلاشا نے کہا۔

" کاغذات۔ کون سے کاغذات"... سلیمان نے اسے خوفزدہ نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مالک جانتا ہے۔ کہو عمران سے"... ابلاشا نے سر اٹھا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" صاحب۔ خدا کے لئے یہ جو کاغذات مانگ رہی ہے اسے دے دیں ورنہ یہ مجھے اور آپ کو ہلاک کر دے گی۔ اس نے جس طرح آپ کو چھت پر الٹا لٹکا رکھا ہے اور مجھے جکڑ رکھا ہے اس سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ کتنی بڑی ساحرہ ہے"... سلیمان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہ کاغذات میرے پاس نہیں ہیں"... عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تو کس کے پاس ہیں"... ابلاشا نے کہا۔

" جوزف کے پاس۔ میں نے حفاظت کے لئے ان کاغذات کو جوزف کے پاس رکھا ہے"... عمران نے کہا۔

" جوزف۔ وہ تمہارا افریقی غلام"... ابلاشا نے چونک کر کہا۔

" ہاں"... عمران نے کہا۔

" تم جھوٹ بول رہے ہو عمران ۔ تم جان بوجھ کر مجھے جوزف کے چکروں میں الجھانا چاہتے ہو"... ابلاشا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

" میں جھوٹ نہیں بول رہا ۔ وہ کاغذات واقعی جوزف کے پاس ہیں ۔ تمہیں یقین نہیں آ رہا تو میرا ذہن پڑھ لو"... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں تمہارا دماغ پڑھ رہی ہوں عمران ۔ تمہارے نارمل دماغ میں جو ہے وہ میں جانتی ہوں لیکن تمہارے دماغ کے دوسرے حصے میں کیا ہے مجھے اس کا پتہ نہیں چل رہا اور تم یہ جو مقدس کلام پڑھنے کی کوشش کر رہے ہو اسے پڑھنے سے باز آ جاؤ ۔ تمہارا ملازم بھی مقدس کلام پڑھنے کی کوشش کر رہا ہے مگر میں عام بدروح نہیں ہوں"... ابلاشا نے کہا تو عمران اور سلیمان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔

" ٹھیک ہے ۔ ہم یہ کوشش نہیں کرتے ۔ تم مجھے نیچے اتارو اور میرے ساتھ چلو ۔ میں تمہیں جوزف سے خود وہ کاغذات لا دیتا ہوں"... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" مجھے دھوکہ تو نہیں دے رہے"... ابلاشا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

" بالکل نہیں ۔ میں تم جیسی ساحرہ اور خوفناک بدروح کو بھلا کیا دھوکہ دے سکتا ہوں"... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ میں تمہیں ایک موقع دے دیتی ہوں ۔ اس کے بعد میں تمہیں اور کوئی موقع نہیں دوں گی"... ابلاشا نے کہا۔

" مت دینا ۔ مجھے نیچے تو اتارو ۔ الٹا لٹک کر میرا برا حال ہو رہا ہے"... عمران نے کہا تو ابلاشا نے اس کی طرف انگلی اٹھا کر ہلکی سی جھٹکی تو عمران کے پیر چھت سے چھوٹ گئے اور وہ تیزی سے نیچے آیا۔ اس سے پہلے کہ وہ سر کے بل نیچے گرتا اس نے فوراً قلابازی کھائی اور گھوم کر پیروں کے بل زمین پر آ کھڑا ہوا۔

" خدا کی پناہ ۔ تم تو واقعی شیطانوں کی نانی ہو"... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

" شیطانوں کی نہیں چڑیلوں کی ۔ خوبصورت چڑیلوں کی نانی ہے یہ"... سلیمان نے کہا۔

" زیادہ باتیں مت بناؤ اور چلو میرے ساتھ "... ابلاشا نے منہ بنا کر کہا۔

" اس بے چارے کو بھی ٹھیک کر دو ورنہ یہ یہاں کھڑے کھڑے سوکھ جائے گا"... عمران نے کہا۔

" ہمارے یہاں سے جاتے ہی یہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا"... ابلاشا نے کہا۔

" کیا کر سکتا ہوں بھائی ۔ تم نے ہی اسے خوبصورت چڑیل کا خطاب دیا ہے ۔ اب اس کے نخرے بھی بھگتو"... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے سلیمان کو اشارہ کر دیا۔

"کاش یہ خوبصورت چڑیل ہی میرا نصیب بن جائے"... سلیمان نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ تمہارا نصیب بن گئی تو تمہارا نصیب پھوٹ جائے گا اور تمہارے ہونے والے بچے بھوت ہی پیدا ہوں گے"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھوت ہی سہی ۔ ہوں گے تو میرے ہی بچے نا"... سلیمان نے اس انداز میں کہا کہ عمران بے اختیار ہنس پڑا ۔ عمران اور سلیمان باتوں کے دوران آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو کچھ سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔

"بس ۔ بہت ہو گیا مذاق ۔ اب چلو"... ابلاشا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا سلیمان ۔ میں اب چلتا ہوں ۔ میرے بعد اور کچھ نہیں تو کسی سے دعائے مغفرت ہی کرا لینا"... عمران نے کہا۔

"ضرور ۔ ضرور ۔ یہ بھی بھلا کہنے کی بات ہے ۔ ایک بار آپ جائیں تو سہی ۔ پھر میں پہلے اپنی شادی کراؤں گا ۔ پھر ہم دونوں میاں بیوی ہنی مون منائیں گے ۔ اسی فلیٹ میں"... سلیمان نے کہا۔

"ہاں ۔ اس کے سوا اور تم کر بھی کیا سکتے ہو"... عمران نے مایوس سے لہجے میں کہا۔ ابلاشا اسے تیز نظروں سے گھور رہی تھی ۔ وہ شاید ان دونوں کے دماغ اب نہیں پڑھ رہی تھی ۔ اگر وہ ان کے

دماغ پڑھ لیتی تو اسے پتہ چل جاتا کہ وہ دونوں اس ہنسی مذاق کی باتوں میں کیا باتیں کر رہے ہیں۔

"اب چلنا ہے یا تمہیں اٹھا کر لے جاؤں"... ابلاشا نے کہا۔

"توبہ ۔ توبہ ۔ کیا زمانہ آ گیا ہے ۔ اب عورتیں بھی مردوں کو اٹھانے کی باتیں کرنے لگی ہیں"... سلیمان نے کہا تو ابلاشا اسے گھور کر رہ گئی ۔ اسی لمحے اچانک عمران بجلی کی سی تیزی سے ابلاشا پر جھپٹ پڑا ۔ دوسرے لمحے اس کی گردن عمران کے ایک ہاتھ میں تھی اور دوسرے ہاتھ میں اس نے اس کے سر کے بالوں کو پکڑ لیا تھا ۔ ابلاشا کے حلق سے نہ چاہتے ہوئے بھی ایک زوردار چیخ نکل گئی۔

"اب آئی ہو گرفت میں ۔ میں تمہاری طرح جادوگری تو نہیں جانتا مگر جوزف کے ساتھ رہ کر میں جادوگری کے توڑ کے بہت سے رموز جان چکا ہوں ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جیسی بدروحوں کی اگر گردن اور بال پکڑ لئے جائیں تو تم فوراً بے بس ہو جاتی ہو ۔ تمہارا کوئی سحر، تمہاری کوئی طاقت کام نہیں آتی"... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں سلیمان کو بتا دیا تھا کہ ابلاشا ایک بدروح ہے اور وہ اسے کسی طرح اپنی گرفت میں لینا چاہتا ہے ۔ وہ اس طرح اس کے ساتھ نوک جھونک کرتا رہے تاکہ ابلاشا ان کے ذہنوں کو نہ پڑھ سکے اور اسے ابلاشا پر حملہ کرنے کا موقع مل جائے جس میں وہ کامیاب رہا تھا۔

"چھوڑو ۔ میرے بال چھوڑ"... ابلاشا نے واقعی بری طرح سے

چیختے ہوئے کہا۔اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار پھیل گئے تھے جیسے واقعی عمران نے گردن اور اس کے بال پکڑ کر اسے شدید اذیت میں مبتلا کر دیا ہو ۔ عمران نے جیسے ہی ابلاشا کی گردن اور اس کے بال پکڑے سلیمان کے پیر بھی خود بخود زمین سے آزاد ہو گئے تھے۔

" نہیں صاحب ۔ اسے نہ چھوڑنا ۔اس بدبخت نے مجھے اٹھا کر جس بے رحمی سے دیوار پر مارا تھا میری ایک ایک ہڈی کڑکڑا کر رہ گئی تھی ۔ میں کچن میں جا کر پسی ہوئی مرچیں لا کر اس کی آنکھوں میں جھونکنا چاہتا ہوں ۔جوزف نے ایک بار مجھے بھی بتایا تھا کہ پسی ہوئی سرخ مرچیں اگر کسی طرح کسی بدروح کی آنکھوں میں ڈال دی جائیں تو وہ بدروح اندھی ہو جاتی ہے اور اس کی ساحرانہ طاقتیں بھی کمزور پڑ جاتی ہیں"... سلیمان نے کہا۔

" اگر ایسی بات ہے تو جلدی لاؤ مرچیں"... عمران نے کہا تو سلیمان تیزی سے کچن کی طرف دوڑ گیا۔

" عمران ۔ مجھے چھوڑ دو ۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ۔ میں ابلاشا ہوں ۔ابلاشا"... ابلاشا نے عمران کے ہاتھوں میں بری طرح سے مچلتے ہوئے کہا۔

" نہیں ابلاشا ۔ تم نے مجھے بہت ستایا ہے ۔ اب تمہاری نہیں میری باری ہے ۔ میں تمہیں اندھا کر کے اسی حالت میں جوزف کے پاس لے جاؤں گا ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جوزف جیسے انسان سے ڈرتی ہو کیونکہ وہ تم جیسی خبیث بدروحوں کا سب سے بڑا دشمن

اس کے ہاتھوں اناتا اور شنکارہ جیسی بدروحیں نہیں بچ سکیں تو تم کیا چیز ہو"... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ نہیں ۔ تم مجھے جوزف کے پاس نہیں لے جاؤ گے ۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں ۔ میں"... ابلاشا نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" میں کیا ۔بولو"... عمران نے کہا۔

" عمران ۔جوزف بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ۔اگر تم مجھے اس کے سامنے لے گئے تو تمہیں ہمیشہ کے لئے اس سے ہاتھ دھونے پڑیں گے میرے وہاں جاتے ہی جوزف ایک لمحے میں ہلاک ہو جائے گا"... ابلاشا نے چیختے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ میں تمہاری باتوں میں آنے والا نہیں ابلاشا ۔ میں تمہیں جوزف کے پاس ضرور لے جاؤں گا"... عمران نے کہا۔

" تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ۔ میں تمہیں آخری بار کہہ رہی ہوں مجھے چھوڑ دو"... ابلاشا نے کہا۔

" بار بار کہو یا آخری بار کہو ۔ میں بہرحال تمہیں نہیں چھوڑوں گا"... عمران نے کہا اور اس نے مٹھی میں پکڑے ہوئے اس کے بال زور سے جھٹکے تو ابلاشا کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکل گئی ۔ اسی لمحے ابلاشا بری طرح سے تڑپی اور اس نے اپنے جسم کو زوردار جھٹکا دے کر تیزی سے خود کو عمران کی طرف موڑا اور پھر اس نے گھٹنا اٹھا کر پوری قوت سے عمران کے پیٹ میں مار دیا۔یہ ضرب اس قدر شدید اور زوردار تھی کہ عمران کی گرفت ابلاشا کے بالوں اور اس کی

گردن سے قدرے ڈھیلی پڑ گئی ۔ اسی لمحے ابلاشا نے اس کے پیٹ میں ایک بار پھر گھٹنا موڑ کر مارا تو عمران اوغ کی آواز نکالتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا گیا ۔ اس کے ہاتھوں سے ابلاشا کی گردن اور بال چھوٹ گئے تھے ۔ اپنی گردن اور بال عمران کے ہاتھوں سے آزاد ہوتے دیکھ کر ابلاشا بجلی کی سی تیزی سے عمران سے دور ہٹتی چلی گئی ۔ اس کے چہرے پر بدستور تکلیف کے آثار تھے ۔

" تم نے ابلاشا پر حملہ کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے عمران ۔ اب تمہیں اس غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا ۔ بہت بڑا خمیازہ "... ابلاشا نے خوفناک انداز میں غراتے ہوئے کہا ۔ اسی لمحے سلیمان سرخ مرچوں سے دونوں مٹھیاں بھرے ہوئے اندر آ گیا ۔ اس نے جو عمران کو دوہرا اور ابلاشا کو عمران کی گرفت سے آزاد دیکھا تو وہ بوکھلا کر واپس مڑا لیکن اس سے پہلے کہ وہ واپس پلٹتا ابلاشا کی آنکھوں سے روشنی کی دو لکیریں سی نکل کر سلیمان کے کاندھوں پر پڑیں ۔ سلیمان کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھلا اور منہ کے بل فرش پر جا گرا ۔ دوسرے لمحے وہ یوں ساکت ہو گیا جیسے اس کے جسم سے روح نکل گئی ہو ۔

" ابلاشا ۔ تم نے سلیمان پر حملہ کر کے اچھا نہیں کیا ۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا "... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا ۔ اسی لمحے ابلاشا کی آنکھوں سے پھر دو لکیریں نکلیں اور عمران سے جا ٹکرائیں اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے یکلخت جان نکل گئی ہو ۔ اس

کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا تھا ۔ اس نے سر جھٹک کر ذہن سے اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی مگر بے سود ۔ دوسرے لمحے وہ کسی کٹے ہوئے شہتیر کی طرح گرتا چلا گیا ۔

جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے بالکل ایسا ہی ایک جگنو عمران کے ذہن میں چمکا اور بتدریج پھیلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کو ہوش آگیا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ اپنے فلیٹ میں اسی جگہ پڑا تھا جہاں وہ بے ہوش ہو کر گرا تھا۔ اس سے کچھ فاصلے پر سلیمان بھی گرا پڑا تھا۔ البتہ ابلاشا وہاں سے غائب تھی۔ ابلاشا کو غائب دیکھ کر عمران تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ تیزی سے سلیمان کی طرف بڑھا اور جھک کر اسے چیک کرنے لگا پھر سلیمان کو بے ہوش پا کر وہ مطمئن ہو گیا۔

" سلیمان۔ ہوش میں آؤ۔ سلیمان۔ سلیمان"... عمران نے سلیمان کو پکڑ کر اسے بری طرح سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو سلیمان کو فوراً ہوش آگیا۔ پہلے تو وہ خالی خالی نظروں سے عمران کو دیکھتا رہا

پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا وہ بری طرح سے چیخنے لگا۔

" خاموش رہو۔ کیوں چیخ رہے ہو"... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ۔ چڑیلوں کی نانی۔ وہ کہاں ہے"... سلیمان نے خوفزدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" وہ اپنے عزیزوں سے ملنے گئی ہے"... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عزیزوں سے ملنے۔ ارے باپ رے۔ اگر وہ اپنے سارے عزیزوں کو لے کر یہاں آ گئی تو"... سلیمان نے بوکھلا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" تو میں اس کے عزیزوں کو تمہارے لئے باراتی بنا کر ابلاشا سے تمہاری شادی کرا دوں گا"... عمران نے کہا۔

" شش۔ شادی۔ آپ میری شادی بدروح سے کرائیں گے"... سلیمان نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

" تو اور کیا کروں۔ وہ کسی طرح میری جان چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہی۔ تم سے اس کی شادی کرا دوں گا تو کم از کم وہ میری جان تو چھوڑ ہی دے گی"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ تو آپ کی جان چھوڑ دے گی مگر میں جو آپ کی جان کے پیچھے پڑ جاؤں گا پھر آپ کیا کریں گے"... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو میں تمہارا سر توڑ دوں گا"... عمران نے کہا۔

"صاحب ۔ آخر یہ چکر کیا ہے ۔ یہ ابلاشا ہے کون اور اس طرح ہاتھ دھو کر آپ کی جان کی دشمن کیوں ہوئی ہے اور وہ آپ سے کن کاغذات کا مطالبہ کر رہی تھی"... سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر بتا دیا۔

"اوہ ۔ اگر وہ بدبخت اتنی خطرناک بدروح ہے تو آپ کیا کریں گے ۔ کس طرح اس سے اپنی جان چھڑائیں گے ۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ روشنی کے نمائندے اور جوزف نے بھی آپ کی مدد کرنے سے انکار کر دیا ہے"... سلیمان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ میں اسی بات سے زیادہ پریشان ہوں ۔ یہ نورانی شخصیات ان شیطانی معاملوں میں میری کئی بار مدد کر چکی ہیں اور جوزف تو ان معاملات میں میرے ساتھ ساتھ رہتا تھا ۔ پھر اس مرتبہ وہ مجھ سے دور کیوں ہیں اور مجھ سے یہ کیوں کہا جا رہا ہے کہ مجھے اپنی مدد آپ کرنی ہو گی اور اس بدروح سے مجھے اکیلے ہی نپٹنا ہو گا"... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اگر ایسی بات ہے تو آپ جوزف کے تو کان پکڑ کر بھی اس سے پوچھ سکتے ہیں کہ وہ آپ کا اس بار ساتھ کیوں نہیں دے رہا"... سلیمان نے کہا۔

"میں جوزف کے پاس جانے کے بارے میں سوچ ہی رہا ہوں ۔ لیکن"... عمران کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا"... سلیمان نے پوچھا۔

"ابلاشا نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر میں نے جوزف یا روشنی کے کسی نمائندے کے پاس جانے کی کوشش کی تو ان کے نقصان کی ذمہ داری مجھ پر ہو گی ۔ مجھے فون پر یہ بھی بتایا گیا تھا کہ ابلاشا کے پاس ایک غلیظ نیلی شیطانی کھوپڑی ہے ۔ شاید اس کھوپڑی کی وجہ سے وہ اس خبیث بدروح کا سامنا نہیں کر سکتے"... عمران نے کہا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"... سلیمان نے پوچھا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے ۔ ابلاشا مجھے کسی طرف جانے کا راستہ ہی نہیں دے رہی ۔ اب وہ خود تو غائب ہو گئی ہے مگر دیکھو جاتے جاتے میرے لئے تمام راستے بند کر گئی ہے"... عمران نے کہا تو سلیمان چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا اور پھر وہاں دروازے کی جگہ سپاٹ دیوار دیکھ کر وہ بری طرح سے اچھل پڑا ۔ کمرے کے روشن دان اور دونوں کھڑکیاں بھی غائب تھیں ۔ وہ دونوں چاروں طرف سے بند کمرے میں موجود تھے ۔ کمرے میں لائٹس جل رہی تھیں ۔ اگر لائٹس آن نہ ہوتیں تو وہاں گھپ اندھیرا چھا گیا ہوتا۔

"اوہ ۔ ابلاشا تو ہمیں یہاں قید کر گئی ہے"... سلیمان نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ لیکن وہ گئی کہاں ہے"... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود ہی تو کہا تھا کہ وہ اپنے عزیزوں سے ملنے گئی ہے"... سلیمان نے کہا مگر عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا ۔ وہ

اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر میز پر پڑے ہوئے فون پر پڑی تو وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ وہ فون کا رسیور اٹھاتا اچانک میز سے فون غائب ہو گیا۔

"ارے یہ فون۔ فون کہاں غائب ہو گیا"... سلیمان نے فون کو غائب ہوتے دیکھ کر حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ابلاشا یہیں موجود ہے۔ اس نے فون غائب کیا ہے تاکہ میں کسی سے رابطہ نہ کر سکوں"... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لک۔ کہاں ہے وہ۔ مجھے تو وہ کہیں دکھائی نہیں دے رہی"... سلیمان نے خوفزدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابلاشا۔ تم یہیں ہو نا۔ اس کمرے میں"... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن جواب میں اسے ابلاشا کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"مت جواب دو مگر میں جانتا ہوں کہ تم یہیں ہو۔ اگر تم نے ہمیں اس کمرے میں قید ہی کرنا تھا تو تم نے ہمیں بے ہوش کیوں کیا تھا"... عمران نے کہا لیکن ابلاشا نے اس بار بھی اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"میں سمجھ گیا۔ تم مجھے بے ہوش کر کے میرے دماغ کو پڑھنے کی کوشش کرتی رہی ہو تاکہ یہ معلوم کر سکو کہ میں نے وہ کاغذات کہاں چھپا رکھے ہیں"... عمران نے کہا لیکن جواب ندارد۔

"صاحب۔ لگتا ہے آپ دیواروں سے باتیں کر رہے ہیں۔ ابلاشا

ر یہاں ہوتی تو آپ کی بات کا کوئی نہ کوئی جواب تو ضرور دیتی"... سلیمان نے کہا۔

"وہ یہیں ہے۔ میں نے اس کی گردن اور بال پکڑے تھے۔ شاید ہ اس ڈر سے غائب ہو گئی ہے کہ میں دوبارہ ایسی حرکت نہ کر بیٹھوں"... عمران نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں صاحب۔ ابلاشا واقعی بزدل ہے اور ی لئے اس نے ہمیں یہاں قید کر دیا ہے کہ ہم اس کے خلاف کچھ رنے کے لئے باہر نہ چلے جائیں۔ اس بات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آپ کو کسی بھی طرح جوزف تک جانے نہیں دینا چاہتی"... سلیمان نے کہا۔

"کیوں ابلاشا۔ سلیمان ٹھیک کہہ رہا ہے نا"... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا مگر اس بار بھی ابلاشا کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"لگتا ہے ابلاشا واقعی یہاں موجود نہیں ہے۔ اگر وہ یہاں ہوتی تو کوئی نہ کوئی جواب ضرور دیتی"... سلیمان نے کہا۔

"اگر وہ یہاں نہیں ہے تو پھر فون کیسے غائب ہو گیا"... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس نے یہاں کوئی ایسا سحر کر رکھا ہو کہ آپ اس کے خلاف کچھ کرنا چاہیں یا کسی روشنی کے نمائندے سے مدد لینا چاہیں تو آپ کے راستے میں رکاوٹ آجائے"... سلیمان نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ہو سکتا ہے"... عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے

کہا۔

" صاحب ۔ موقع اچھا ہے ۔ ہمیں کسی طرح اس قید خانے سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے "... سلیمان نے کہا۔

" کیسے ۔ کیا ان دیواروں کو توڑ کر دوسری طرف جاؤ گے "... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کچھ نہ کچھ تو کرنا ہو گا ۔ ہم کب تک یہاں پڑے رہیں گے ۔ یہاں ہمارے پاس کھانے پینے کے لئے بھی کچھ نہیں ہے "... سلیمان نے کہا۔

" ایک کام کرو "... عمران نے کچھ سوچ کر کہا۔

" کیا صاحب "... سلیمان نے کہا۔

" سامنے الماری میں حروف مقطعات کی ایک تختی موجود ہے ۔ اسے نکالو اور اسے دیوار پر پھیرو ۔ ہو سکتا ہے ابلاشا کا سحر ٹوٹ جائے اور ہمیں باہر نکلنے کا راستہ مل جائے "... عمران نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ میں دیکھتا ہوں "... سلیمان نے کہا اور تیزی سے دائیں طرف دیوار کے پاس پڑی ہوئی الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس بار نہ اس کے قدم رکے تھے اور نہ وہاں سے الماری غائب ہوئی تھی ۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے اور اس کے ایک خانے سے تختی سی نکالی جس پر حروف مقطعات درج تھے ۔ جیسے ہی اس نے تختی ہاتھ میں لی اچانک تیز چمک سی پیدا ہوئی اور کمرے کا دروازہ، کھڑکیاں اور روشن دان نمودار ہو گئے ۔ یہاں تک کہ فون بھی نمودار

ہو گیا تھا۔

" گڈ شو ۔ حروف مقطعات کے اثر سے کمرے سے ابلاشا کا سحر ٹوٹ گیا ہے ۔ لاؤ ۔ یہ تختی مجھے دے دو "... عمران نے دروازے اور کھڑکیاں نمودار ہوتے دیکھ کر کہا تو سلیمان سر ہلا کر اس کے قریب آ گیا ۔ اس نے تختی عمران کو دی تو عمران اونچی آواز میں ان حروف کو پڑھنے لگا اور پھر اس نے تختی کو اپنی جیب میں ڈال لیا۔

" اب دیکھتا ہوں ابلاشا میرے راستے میں کیسے آتی ہے "... عمران نے کہا۔

" اب آپ کیا کریں گے "... سلیمان نے پوچھا۔

" ان حروف مقطعات کی موجودگی میں مجھے یقین ہے کہ ابلاشا اب میرے سامنے نہیں آئے گی ۔ میں اس تختی کو لے کر باہر بھی جا سکتا ہوں اور جوزف سے بھی جا کر مل سکتا ہوں "... عمران نے کہا۔

" یہ مناسب رہے گا ۔ ایک تختی میں بھی اپنے پاس رکھ لیتا ہوں تاکہ آپ کی غیر موجودگی میں ابلاشا یہاں آ کر مجھے بھی کوئی نقصان نہ پہنچا سکے "... سلیمان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ اس مرتبہ اس کے نہ قدم رکے تھے اور نہ ہی اس کے سامنے سے دروازہ غائب ہوا تھا۔

ابلاشا غیبی حالت میں اسی کمرے میں موجود تھی ۔ وہ واقعی عمران کی بے ہوشی کا فائدہ اٹھا کر اس کے دوہرے ذہن کو پڑھنے کی کوشش کرتی رہی تھی مگر بے ہوش ہونے کے باوجود عمران کے ذہن کا دوسرا حصہ نہیں کھل رہا تھا جس سے ابلاشا کو یقین ہو گیا تھا کہ عمران واقعی بے پناہ قوت ارادی کا مالک ہے اور اس کی مرضی کے بغیر وہ اس کے ذہن کے بڑے حصے میں نہیں جھانک سکتی ۔ پھر عمران اور سلیمان کو ہوش آگیا اور وہ ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے اس پر فقرے کسنے لگے ۔ ابلاشا خاموش تھی ۔ عمران نے جب جوزف کو فون کرنے کے لئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا تو ابلاشا نے وہاں سے فون سیٹ ہی غائب کر دیا ۔ وہ دونوں بند کمرے سے نکلنے کی باتیں کر رہے تھے۔

عمران بار بار ابلاشا کو آوازیں دے رہا تھا مگر ابلاشا خاموش تھی

ابلاشا واقعی اس بات سے شدید پریشان ہو گئی تھی جب عمران نے اس کی گردن اور اس کے سر کے بال پکڑے تھے ۔ عمران کی گرفت میں آکر ابلاشا کو شدید اذیت کا سامنا کرنا پڑا تھا ۔ اس وقت اسے ایسا ہی محسوس ہوا تھا جیسے اگر اس نے عمران کے ہاتھوں سے اپنی گردن اور بال نہ چھڑائے تو اس کی حالت بری ہو جائے گی ۔ پھر اس نے سلیمان اور عمران کو ساحرانہ طاقت سے بے ہوش کر دیا۔

اب عمران نے جب اچانک سلیمان سے کہا کہ وہ الماری سے حروف مقطعات کی تختی نکالے تو ابلاشا بے اختیار چونک پڑی ۔ اس نے سلیمان کے قدم روکنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ اس نے اس بات سے مطمئن ہو کر ہاتھ نیچے کر لیا کہ کوئی مقدس کلام اس کا سحر نہیں توڑ سکتا اور اس کی موجودگی میں روشنی کی کوئی طاقت وہاں نہیں آسکتی تھی کیونکہ اس کے گلے میں مہاکالی کی نیلی کھوپڑی تھی ۔ سلیمان نے الماری کے پٹ کھولے اور ایک خانے سے تختی سی نکالی جس پر سنہری حروف میں حروف مقطعات لکھے ہوئے تھے۔

جیسے ہی سلیمان نے تختی باہر نکالی ابلاشا کو ایک زور دار جھٹکا لگا اس کی آنکھوں کے سامنے یکلخت اندھیرا سا چھا گیا ۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اسے کسی طاقتور دیو نے اٹھا کر پوری قوت سے پھینک دیا ہو ۔ اس کے حلق سے ایک تیز اور دردناک چیخ نکل گئی تھی ۔ وہ زمین پر گری کچھ دیر تڑپتی رہی پھر اسے تکلیف کا احساس کم ہوتا ہوا محسوس ہوا اس کی آنکھوں کے سامنے سے اندھیرا چھٹ گیا تھا ۔

جیسے ہی وہ دیکھنے کے قابل ہوئی وہ خود کو ایک ویرانے میں پڑا دیکھ کر بری طرح سے چونک اٹھی ۔ اس کے ارد گرد دور دور تک کوئی انسان دکھائی نہیں دے رہا تھا ۔ وہ ایک کھلا میدان تھا جہاں دور دور تک کسی ذی روح کا وجود نہ تھا۔

" یہ ۔ یہ کیا ۔ یہ میں کہاں آ گئی ہوں اور ان حروف میں ایسا کیا تھا کہ جسے دیکھتے ہی مجھے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے مجھے ہزاروں من وزنی گرز دے مارا ہو "... ابلاشا نے اٹھتے ہوئے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا ۔ وہ کافی دیر سوچتی رہی مگر اسے کچھ سمجھ نہ آ رہا تھا کہ آخر اس کے ساتھ ہوا کیا تھا۔

" اوہ ۔ لگتا ہے وہ حروف مقدس کلام تھے جنہیں دیکھ کر میرا یہ حشر ہوا تھا ۔ مجھ سے غلطی ہوئی ۔ مجھے سلیمان کو الماری سے وہ تختی نہیں نکالنے دینی چاہئے تھی "... ابلاشا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ وہ چند لمحے سوچتی رہی پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور عمران کے ذہن میں جھانکنے کی کوشش کرنے لگی لیکن جیسے ہی اس نے عمران کے ذہن میں جھانکنا چاہا اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ بری طرح سے لرز کر رہ گئی۔

" اوہ ۔ یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے ۔ میں عمران کے ذہن میں جھانکنے کی کوشش کر رہی تھی ۔ پہلے تو کبھی مجھے ایسا جھٹکا نہیں لگا تھا ۔ پھر اب کیوں ایسا ہوا "... ابلاشا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
اس نے ایک بار پھر عمران کے ذہن میں جھانکنا چاہا مگر اس بار پھر

اسے زبردست جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر کمر کے بل گر پڑی ۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی ۔ وہ تیزی سے اٹھی اور نہایت خوفزدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

" اوہ ۔ لگتا ہے عمران نے مقدس کلام والی تختی اپنے پاس رکھ لی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس کے ذہن میں نہیں جھانک سکتی ۔ مجھے سلیمان کے ذہن میں جھانکنا چاہئے ۔ اس کے ذہن سے کم از کم مجھے اس بات کا تو پتہ چل سکتا ہے کہ مقدس کلام والی تختی عمران کے پاس کیوں ہے ۔ اس نے کیا سوچ کر تختی اپنے پاس رکھی ہے "... ابلاشا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور آنکھوں کے سامنے سلیمان کا چہرہ لا کر اس کے ذہن میں پہنچنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اسے پھر زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر بری طرح سے زمین پر جا گری۔

" ہونہہ ۔ سلیمان کے پاس بھی مقدس کلام والی تختی ہے ۔ اب میں کیا کروں ۔ اگر یہ تختی عمران کے پاس رہی تو میرا اس تک پہنچنا مشکل ہو جائے گا اور میں اس سے وہ کاغذات کیسے حاصل کروں گی "... ابلاشا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا ۔ چند لمحے وہ پریشانی کے عالم میں سوچتی رہی پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگی ۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

" عمران نے مقدس کلام والی تختی اپنے لباس میں چھپا رکھی ہے ۔

اس تختی کی وجہ سے اب نہ میں اس کا ذہن پڑھ سکتی ہوں اور نہ اسے چھو سکتی ہوں ۔ یہ تو بہت برا ہوا ۔ بہت برا"... ابلاشا نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ سکیڑتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔ میں عمران کا ذہن نہیں پڑھ سکتی ۔ اسے چھو نہیں سکتی مگر اس کے پاس تو جا سکتی ہوں ۔ مقدس کلام کی تختی اس کے گلے میں نہیں لٹکی ہوئی جو میرے لئے پریشانی کا باعث بنے ۔ وہ تختی اس کے لباس کی جیب میں ہے ۔ میں عمران کی راہوں میں کانٹے تو بچھا سکتی ہوں ۔ اسے پریشانیوں میں مبتلا کر سکتی ہوں"... ابلاشا نے مزید کچھ دیر سوچتے رہنے کے بعد کہا ۔ پھر اس نے آنکھیں بند کیں اور اچانک وہاں سے غائب ہو گئی ۔ دوسرے لمحے وہ عمران کے فلیٹ کے سامنے نمودار ہوئی ۔ اس نے دیکھا عمران تیز تیز چلتا ہوا اپنے فلیٹ کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہا تھا ۔ ابلاشا اس کے کچھ فاصلے پر غیبی حالت میں نمودار ہوئی تھی جس کی وجہ سے عمران اسے نہیں دیکھ سکتا تھا ۔ عمران ابھی سیڑھیوں کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک ابلاشا نے سیڑھیوں کی طرف انگلی کر کے جھٹکی تو اچانک وہاں سے سیڑھیاں غائب ہو گئیں ۔ عمران نے سیڑھی پر قدم رکھنے کے لئے پیر اٹھایا ہی تھا کہ سیڑھیاں غائب ہوتے دیکھ کر بوکھلا گیا۔

" اوہ ۔ اب یہ سیڑھیاں کہاں غائب ہو گئی ہیں"... ابلاشا نے عمران کی بوکھلائی ہوئی آواز سنی ۔ ابلاشا نے ایک بار پھر انگلی جھٹکی تو عمران کے قدموں کے نیچے سے فرش کا ایک حصہ ٹوٹ گیا اور

عمران بری طرح سے لڑکھڑایا ۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا ۔ دوسرے لمحے وہ اوپری منزل سے عین اس جگہ گرتا چلا گیا جہاں چند لمحے قبل ابلاشا نے سیڑھیاں غائب کی تھیں لیکن دوسرے لمحے ابلاشا نے عمران کو نیچے پیروں کے بل کھڑے دیکھا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ عمران نے نیچے گرتے ہوئے اچانک قلابازی کھائی تھی اور قدموں کے بل زمین پر جا کھڑا ہوا تھا ۔ شام ہو رہی تھی ۔ ارد گرد وہاں کوئی نہیں تھا۔

عمران نے ادھر ادھر دیکھا پھر تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا ۔ یہ دیکھ کر ابلاشا ایک بار پھر غائب ہوئی اور عمران کے قریب جا نمودار ہوئی ۔ عمران اپنے فلیٹ کی بلڈنگ کی پارکنگ کی طرف جا رہا تھا ۔ ابلاشا غیبی حالت میں اس کے پیچھے قدم اٹھانے لگی ۔ پارکنگ میں بے شمار گاڑیاں کھڑی تھیں ۔ وہاں عمران کی ٹوسیٹر بھی موجود تھی عمران اپنی ٹوسیٹر کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ابلاشا نے ایک ہاتھ جھٹک کر اس کی ٹوسیٹر ہی غائب کر دی ۔ ٹوسیٹر کو غائب ہوتے دیکھ کر عمران ایک جھٹکے سے رک گیا اور غصیلی نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

" جو مرضی کر لو ابلاشا ۔ اب تم مجھے نہیں روک سکو گی"... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا ۔ پھر وہ مڑا اور پارکنگ سے باہر نکلتا چلا گیا ۔ ابلاشا اس سے مناسب فاصلہ رکھ کر اس کے پیچھے آ رہی تھی ۔ اس نے عمران کو جیب سے مقدس کلام

والی تختی نکالتے دیکھ لیا تھا۔ اس تختی کو دیکھ کر ابلاشا پریشان ہو گئی تھی۔ اس نے عمران سے درمیانی فاصلہ بڑھا لیا تھا تاکہ اس کی نظریں عمران کے ہاتھ میں موجود تختی پر نہ پڑ سکیں۔

عمران دو تین گلیاں گزر کر مین روڈ پر آ گیا۔ پھر وہ سڑک کے کنارے پر کھڑی ایک ٹیکسی کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے ٹیکسی کی طرف جاتے دیکھ کر ابلاشا بے اختیار مسکرا دی۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے کوئی بات کی اور پھر وہ ٹیکسی کا پچھلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا اس سے پہلے کہ ٹیکسی ڈرائیور ٹیکسی آگے بڑھاتا ابلاشا نے ہاتھ جھٹکا تو اچانک اس ٹیکسی کے چاروں ٹائر زوردار دھماکوں سے بلاسٹ ہو گئے۔ دھماکوں کی آواز سن کر اردگرد چلتے لوگ بوکھلا گئے تھے۔ ٹائر پھٹتے ہی ٹیکسی میں موجود عمران اور ڈرائیور بری طرح سے چونک پڑے اور پھر وہ دونوں ٹیکسی سے باہر نکلے اور حیرت بھری نظروں سے ٹائروں کو دیکھنے لگے جیسے انہیں ایک ساتھ چاروں ٹائروں کے پھٹنے پر حیرت ہو رہی ہو جبکہ عمران غصیلی نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے وہ ابلاشا کو تلاش کر رہا ہو۔

" عمران۔ میرے بس میں نہیں ہے کہ میں کسی کو ہلاک کر سکوں۔ اگر مہا شیطان اور آقا نے مجھے یہ اختیار دیا ہوتا تو میں تمہارے سامنے لاشوں کے ڈھیر لگا دیتی۔ پھر میں دیکھتی کہ تم ان لاشوں کے ڈھیر سے گزر کر کیسے آگے جاتے "... ابلاشا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ ٹیکسی کے پاس بہت سے افراد اکٹھے ہو گئے تھے

اس لئے ابلاشا نے عمران کو وہاں سے نکلتے دیکھا۔ اب وہ پیدل ہی ایک طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ جہاں جانا چاہ رہا تھا اب پیدل ہی جانا چاہتا ہو۔ ابلاشا ایک بار پھر اس کے پیچھے چل پڑی۔

" میں جانتی ہوں عمران تم جوزف سے ملنے جا رہے ہو۔ مجھے نیلی کھوپڑی کی وجہ سے جوزف جیسے انسان سے کوئی خطرہ تو نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میں تمہیں جوزف کے پاس نہیں جانے دوں گی "... ابلاشا نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اچانک ایک کار عمران کے پاس آ کر رکی۔ کار رکتے دیکھ کر عمران کے ساتھ ساتھ ابلاشا بھی چونک پڑی۔ کار میں ایک نوجوان لڑکی اور ایک نوجوان تھا۔ ابلاشا فوراً غائب ہو کر کار کے نزدیک پہنچ گئی۔ لڑکی کو دیکھ کر وہ پہچان گئی کہ وہ جولیا ہے۔ البتہ اس کے ساتھ موجود نوجوان ابلاشا کے لئے اجنبی تھا۔

" ارے عمران صاحب آپ۔ آپ پیدل کہاں مٹرگشت کر رہے ہیں "... نوجوان نے کار کی کھڑکی سے سر نکال کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم سے مطلب۔ تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے "... عمران نے اس کی طرف دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا تو نوجوان کے ساتھ بیٹھی جولیا چونک پڑی۔

" میں صفدر ہوں۔ کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے "... نوجوان نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم صفدر ہو یا مصدر ہو۔ مجھے کیا۔ میں تمہیں نہیں جانتا"... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"... عمران کو اس انداز میں بات کرتے دیکھ کر جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" معاف کریں خاتون۔ میں آپ کو بھی نہیں جانتا۔ آپ جائیں یہاں سے۔ خواہ مخواہ میرا راستہ کیوں روک رہے ہیں"... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ عمران نے ان سے روکھے پن سے بات کی تھی اور غیر محسوس طریقے سے اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مقدس کلام کی تختی ان کی طرف کر دی۔

" ہونہہ۔ اب تمہیں ہر کسی پر ابلاشا ہونے کا ہی شک ہو رہا ہے عمران۔ میں جانتی ہوں تم ان دونوں کو جانتے ہو مگر میری وجہ سے تم انہیں پہچاننے سے انکار کر رہے ہو"... ابلاشا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ اس کا واقعی دماغ خراب ہو گیا ہے۔ پہلے یہ الٹی سیدھی حرکتیں کرنے کے لئے میرے فلیٹ میں آ گیا تھا اب یہ ہمیں پہچاننے سے بھی انکار کر رہا ہے۔ اگر اس کی یہی مرضی ہے تو یہی سہی"... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور صفدر کے روکنے کے باوجود اس نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

" ہونہہ۔ یہ ایسے نہیں مانے گا۔ اس کے لئے مجھے کوئی انتظام کرنا ہی پڑے گا"... ابلاشا نے اسے آگے بڑھتے دیکھ کر کہا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر اچانک اسے سامنے دو لمبے تڑنگے نوجوان دکھائی دیئے جو سڑک کے کنارے آپس میں باتیں کرتے چلے جا رہے تھے۔ وہ دونوں شکل و صورت سے ہی چھٹے ہوئے بدمعاش دکھائی دے رہے تھے۔ ان بدمعاشوں کو دیکھ کر ابلاشا کے ہونٹوں پر ایک زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔ دوسرے لمحے وہ غائب ہوئی اور ان بدمعاشوں کے قریب پہنچ گئی۔

عمران کا چہرہ واقعی غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ ابلاشا غیبی حالت میں
جس طرح اسے تنگ کر رہی تھی اس سے اس کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔
سیڑھیوں کا غائب ہونا، پھر اس کے قدموں کے نیچے سے فرش کا ٹوٹنا
اور اس کا نیچے گرنا اس کے بعد پارکنگ سے اس کی کار کا غائب ہونا
اور پھر ٹیکسی کے چاروں ٹائر برسٹ ہونا یہ سب ابلاشا کا ہی کیا دھرا
معلوم ہو رہا تھا اس لئے عمران نے اب پیدل ہی رانا ہاؤس جانے کا
فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے احتیاط کے طور پر جیب سے حروف
مقطعات کی تختی نکال کر دائیں ہاتھ میں پکڑ لی تھی تاکہ ابلاشا اس پر
ڈائریکٹ حملہ نہ کر سکے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اس کے
قریب جولیا کی کار آ کر رکی۔ کار میں جولیا کے ساتھ صفدر بھی تھا۔ ان

دونوں کو دیکھ کر عمران کو اور زیادہ غصہ آ گیا۔

عمران جانتا تھا کہ ابلاشا غیبی حالت میں اس کے ارد گرد ہی کہیں
موجود ہو گی۔ وہ اس کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتی لیکن ان دونوں کے لئے
وہ مصیبت کا باعث ضرور بن سکتی تھی اس لئے عمران نے صفدر اور
جولیا کو پہچاننے سے ہی انکار کر دیا تھا اور ان سے جس طرح تلخ لہجے
میں بات کی تھی جولیا غصے میں آ کر کار آگے بڑھا لے گئی تھی۔ انہیں
جاتے دیکھ کر عمران نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا اور ایک
بار پھر آگے بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک اسے
کسی نے عقب سے اس کا نام لے کر آواز دی۔ عمران نے پلٹ کر
دیکھا تو دو لمبے تڑنگے نوجوان تیز تیز چلتے ہوئے اس کی طرف آ رہے تھے
وہ دونوں شکل سے ہی چھٹے ہوئے بدمعاش دکھائی دے رہے تھے۔

" اب ان کو کیا مصیبت پڑ گئی "... عمران نے ان دونوں کو
دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے اس کے قریب آ گئے۔

" تمہارا نام عمران ہے "... ایک نوجوان نے اسے تیز نظروں سے
گھورتے ہوئے کہا۔

" نہیں جناب۔ میرا نام علی عمران ہے "... عمران نے کہا۔

" ہمارے ساتھ چلو۔ ہمیں تم سے چند ضروری باتیں کرنی
ہیں "... دوسرے نوجوان نے کہا۔

" وہ ضروری باتیں یہاں بھی تو ہو سکتی ہیں "... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ وہ باتیں یہاں نہیں ہو سکتیں "... پہلے نوجوان نے کہا۔

"ہمارے پاس پسٹل ہے۔ ہمارے ساتھ اڑنے کی کوشش مت کرنا ورنہ میں گولی چلانے میں دریغ نہیں کروں گا"... دوسرے نوجوان نے کہا۔ اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا اور اس کی جیب کا ابھار دیکھ کر عمران کو اندازہ ہو گیا تھا کہ واقعی اس کے پاس پسٹل ہے۔

"بھائی صاحب۔ میں ایک معصوم اور شریف آدمی ہوں۔ اگر آپ کا ارادہ مجھے لوٹنے کا ہے، تو بخدا میری جیب میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے۔ پھوٹی کوڑی کا مطلب جانتے ہیں نا آپ"... عمران نے مسکین سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"بک مت۔ شمشاد۔ تم کوئی ٹیکسی روکو۔ ہم اسے اڈے پر لے چلتے ہیں۔ وہیں چل کر اس سے باتیں کریں گے"... دوسرے نوجوان نے پہلے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس پر نظر رکھو۔ میں ابھی ٹیکسی لے کر آتا ہوں"... شمشاد نامی نوجوان نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ اگر اس نے اپنی جگہ سے ہلنے کی بھی کوشش کی تو میں اسے گولی مار دوں گا"... دوسرے نوجوان نے کہا تو شمشاد سر ہلا کر سڑک کی دوسری طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آپ کا نام کیا ہے بھائی صاحب"... عمران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یہاں میڈم ابلاشا نے ہی بھیجا ہے نا"... عمران نے کہا۔

"میڈم ابلاشا۔ کون میڈم ابلاشا"... انتھونی نے چونک کر کہا۔

"ارے۔ آپ میڈم ابلاشا کو نہیں جانتے۔ خیر کوئی بات نہیں۔ میرے پاس ان کی تصویر ہے میں آپ کو دکھاتا ہوں"... عمران نے کہا اور جیب سے حروف مقطعات کی تختی نکال کر اچانک انتھونی کی طرف کر دی۔ جیسے ہی انتھونی کی نظر تختی پر پڑی اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ لڑکھڑا کر کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت حیرت کے سائے سے نمودار ہوئے اور وہ یوں سر جھٹکنے لگا جیسے نیند سے جاگ رہا ہو۔ پھر اس نے حیرانی سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ خود کو جیسے بدلی ہوئی جگہ پر دیکھ کر حیران رہ گیا۔

"اوہ۔ یہ میں کہاں آگیا ہوں اور میرا ساتھی کہاں ہے"... اس نے حیرانی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا ساتھی شمشاد ہے نا"... عمران نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کہاں ہے وہ"... انتھونی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کا دماغ گھوم گیا تھا۔ آپ کا ساتھی آپ کو یہاں میرے پاس کھڑا کر کے آپ کے لئے ٹیکسی ہائر کرنے گیا ہے۔ اب لگتا ہے آپ کی طبیعت بحال ہو گئی ہے اس لئے اب آپ یہاں اپنے ساتھی کا انتظار کریں میں چلتا ہوں"... عمران نے کہا اور پلٹ کر اسے حیران

پریشان چھوڑ کر چل دیا۔ اس نے انتھونی کو جھٹکا کھاتے اور لڑکھڑاتے دیکھ لیا تھا جس کا مطلب تھا کہ انتھونی کے ذہن پر ابلاشا کا ہی قبضہ تھا جو حروف مقطعات دیکھتے ہی زائل ہو گیا۔ اسے خود بھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ وہ کیا کرتا پھر رہا ہے۔

عمران کو اس بات سے بے پناہ تقویت مل رہی تھی کہ حروف مقطعات کی موجودگی میں نہ تو ابلاشا اس کے سامنے آ رہی تھی اور نہ اس کا سحر اس کے کسی کام آ رہا تھا۔ رانا ہاؤس عمران کے فلیٹ سے کافی فاصلے پر تھا اور عمران جانتا تھا کہ اگر وہ اسی طرح پیدل چلتا رہا تو اسے رانا ہاؤس پہنچتے پہنچتے دو گھنٹے سے زیادہ وقت لگ جائے گا لیکن عمران چونکہ اپنی وجہ سے کسی کو مصیبت میں نہ ڈالنا چاہتا تھا اس لئے وہ پیدل ہی چلنے کو ترجیح دے رہا تھا۔ لیکن وہ ابھی تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک اسے اپنے عقب میں کسی کار کے ٹائر چرچرانے کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ وہ تیزی سے پلٹا اور اس نے ایک فورڈ جیپ کو تیزی سے فٹ پاتھ پر چڑھتے اور اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ جیپ کو نزدیک آتے دیکھ کر عمران نے بجلی کی سی تیزی سے فٹ پاتھ سے سڑک پر چھلانگ لگائی۔

اسی لمحے جیپ برق رفتاری سے گھومی اور اس کا پچھلا حصہ گھوم کر عمران سے اس زور سے ٹکرایا کہ عمران کا ہوا میں اٹھا ہوا جسم اور زیادہ اوپر اٹھ گیا اور پھر وہ ایک زور دار دھماکے سے بیچ سڑک پر جا گرا۔ اس بری طرح سے الٹ کر گرنے سے اس کا سر زور سے سڑک

سے ٹکرایا اور عمران کی آنکھوں کے سامنے حقیقتاً سورج روشن ہو گیا لیکن اس سورج کی روشنی عارضی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے عمران نے کئی کاروں کے بریکس لگنے کی آوازیں سنی تھیں اور اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کوئی کار اسے بری طرح سے روندتی ہوئی گزر گئی ہو۔

" ہونہہ ۔ جب تک میں اس سے مقدس کلام والی تختی حاصل نہیں کر لوں گی میں واقعی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی"... ابلاشا نے غراتے ہوئے کہا ۔ اس نے جن دو نوجوانوں کے دماغ میں خلل ڈال کر عمران کے پاس بھیجا تھا ان میں سے ایک تو ٹیکسی لینے چلا گیا تھا جبکہ عمران نے دوسرے نوجوان کے سامنے مقدس کلام والی تختی کر دی تھی جس سے اس نوجوان کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس پر سے ابلاشا کا سحر فوراً ختم ہو گیا تھا جس سے ابلاشا کو عمران پر شدید غصہ آ گیا تھا ۔ عمران بڑے مزے سے قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا اور ابلاشا غصے سے بل کھاتی ہوئی اس کے پیچھے جا رہی تھی ۔ اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ عمران سے اس مقدس کلام والی تختی کو کیسے حاصل کرے جس کی وجہ سے وہ واقعی عمران کے ہاتھوں مجبور ہو گئی تھی۔

" لگتا ہے مجھے عمران کے خلاف جارحانہ قدم اٹھانا ہی پڑے گا ۔ میں اسے ہلاک تو نہیں کر سکتی لیکن اسے زخمی اور بے ہوش تو کر سکتی ہوں ۔ اگر کوئی گاڑی آکر عمران کو کچل دے تو عمران زخمی ہو کر بے ہوش ہو جائے گا اور پھر میں کسی سے کہوں گی کہ عمران کی جیب سے ساری چیزیں نکال لے ۔ ہاں ۔ ٹھیک ہے ۔ اب مجھے یہی کرنا ہو گا ۔ مجھے یہی کرنا چاہیئے"... ابلاشا نے مسلسل سوچتے ہوئے کہا اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے سڑک پر ایک فورڈ جیپ دکھائی دی ۔ جیپ میں ایک نوجوان سوار تھا ۔ ابلاشا غائب ہو کر فوراً اس جیپ کی فرنٹ سیٹ پر نمودار ہوئی ۔ ایک خوبصورت لڑکی کو اس طرح جیپ میں نمودار ہوتے دیکھ کر نوجوان بری طرح سے بوکھلا گیا ۔ اس سے پہلے کہ وہ جیپ روکتا یا ابلاشا سے کچھ پوچھتا ابلاشا نے فوراً اس کے ذہن پر قبضہ کر لیا۔

" جیپ کی رفتار بڑھاؤ اور اسے فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے اس نوجوان پر چڑھا دو ۔ دھیان رکھنا تم اس نوجوان کو اس انداز میں جیپ کی ٹکر مارو گے کہ وہ شدید زخمی ہو کر گر جائے"... ابلاشا نے خیال خوانی کے ذریعے اس نوجوان کو حکم دیتے ہوئے کہا تو نوجوان نے اچانک جیپ کی رفتار بڑھا دی ۔ پھر اس کی جیپ کے ٹائر چرچرائے اور جیپ تیزی سے فٹ پاتھ پر چڑھ گئی ۔ جیپ کے فٹ پاتھ پر چڑھتے ہی ابلاشا جیپ سے غائب ہو کر فٹ پاتھ پر آ گئی۔

دوسرے لمحے اس نے عمران کو جیپ کی طرف پلٹنے اور اسے

سڑک کی طرف چھلانگ لگاتے دیکھا لیکن جیپ میں موجود نوجوان نے برق رفتاری سے جیپ کو دائیں طرف موڑ لیا جس کے نتیجے میں جیپ کا پچھلا حصہ ہوا میں اٹھے ہوئے عمران سے ٹکرا گیا اور ابلاشا نے عمران کو فضا میں اور زیادہ بلند ہوتے اور اسے رول ہوتے ہوئے بیچ سڑک پر گرتے دیکھا۔ اس کا سر پورے زور سے سڑک سے ٹکرایا تھا۔ سڑک پر کئی کاریں آ رہی تھیں۔ عمران جیسے ہی سڑک پر گرا تیز رفتاری سے آتی ہوئی ایک کار کے ٹائر پورے زور سے چیخ اٹھے اور کار سڑک پر گھسٹتی ہوئی ایک جھٹکے سے عمران کے نزدیک جا کر رک گی۔ اگر کار کا ڈرائیور برق رفتاری سے بریک نہ لگاتا تو کار یقیناً سڑک پر پڑے ہوئے عمران کو کچل دیتی۔ عمران کو ساکت دیکھ کر ابلاشا کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ آ گئی۔ اسی لمحے ارد گرد موجود اور کاروں کے ڈرائیور نکل کر تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگے۔

ابلاشا نے خیال خوانی کے ذریعے جیپ کے ڈرائیور کو مخاطب کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ خود جا کر عمران کی مدد کرے اور اسے اپنی جیپ میں ڈال کر کسی نزدیکی ہسپتال لے جائے۔ نوجوان جیپ سے اترا اور اس بھیڑ کی طرف بڑھتا چلا گیا جو عمران کے گرد کھڑی تھی۔ عمران خاصا زخمی نظر آ رہا تھا۔ اس کے سر اور جسم کے مختلف حصوں سے خون بہہ رہا تھا۔ نوجوان نے آگے بڑھ کر عمران کو اپنا عزیز بتاتے ہوئے اسے ایک نوجوان کی مدد سے اٹھایا اور اپنی جیپ میں آ گیا۔ نوجوان عمران کو لے کر تیزی سے جیپ سڑک پر لا کر دوڑانے لگا۔

ابلاشا فوراً اس کے پاس فرنٹ سیٹ پر نمودار ہو گئی تھی۔

"اب جیپ کو سڑک کے کنارے پر روکو اور اس کی جیب میں جو کچھ ہے اسے نکال کر اپنے پاس رکھ لو"... ابلاشا نے اس نوجوان کو حکم دیتے ہوئے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلا کر جیپ سڑک کے کنارے روک دی اور جیپ سے اتر کر جیپ کے پچھلے حصے میں آ گیا جہاں عمران زخمی حالت میں بے ہوش پڑا تھا۔ نوجوان نے عمران کی جیب سے ساری چیزیں نکالنی شروع کر دیں۔ جیسے ہی اس کا ہاتھ حروف مقطعات کی تختی سے لگا اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ لڑکھڑا کر کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے ہاتھ سے حروف مقطعات کی تختی چھوٹ کر جیپ کی سیٹ کے نیچے گر گئی۔ اس سے پہلے کہ نوجوان کچھ سمجھتا اس کے ہاتھ سے چونکہ حروف مطقعات کی تختی چھوٹ گئی تھی اس لئے ابلاشا فوراً اس کے ذہن پر دوبارہ حاوی ہو گئی۔

"بس کافی ہے۔ اب تم اپنی جیپ لے کر یہاں سے جا سکتے ہو"... ابلاشا نے نوجوان سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ابلاشا نے پلٹ کر عمران کی طرف دیکھا پھر وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔ اس کے غائب ہوتے ہی سیٹ پر پڑا ہوا عمران بھی یکلخت غائب ہو گیا تھا۔

عمران کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک آرام دہ بستر پر پایا
اسے اپنے جسم سے ٹیسیں اٹھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ اس نے
آنکھیں کھولیں تو خود کو اپنے فلیٹ کے ایک کمرے میں دیکھ کر
چونک پڑا۔ اس کے قریب ابلاشا کھڑی مسکرا رہی تھی۔

" تم یہاں کیا کر رہی ہو اور میں سڑک سے اپنے فلیٹ میں کیسے آ
گیا اور میرے جسم پر یہ زخم"... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم خود کو بے حد ہوشیار سمجھتے ہو عمران۔ تمہارا کیا خیال تھا
مقدس کلام کی تختی تم اپنے پاس رکھ کر تم مجھ سے بچ جاؤ گے"...
ابلاشا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کا ہاتھ فوراً اپنی جیب میں
رینگ گیا مگر جیب میں حروف مقطعات کی تختی نہ پا کر وہ ایک
طویل سانس لے کر رہ گیا۔

" تو آخر تم نے میری جیب سے وہ تختی نکال ہی لی"... عمران نے

ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اس کے لئے مجھے تمہارے ساتھ تھوڑی سی زیادتی کرنی
پڑی تھی۔ اس لئے تو تم زخمی حالت میں پڑے ہو"... ابلاشا نے کہا۔

" تو وہ جیپ تم نے مجھ پر چڑھانے کی کوشش کی تھی"... عمران
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے۔ میرے سوا اور یہ کام کون کر سکتا تھا"... ابلاشا نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم واقعی بہت چالاک ہو ابلاشا۔ آخر کار تم نے مجھے جوزف تک
پہنچنے سے روک ہی لیا ہے"... عمران نے کہا۔

" تم پھر کوشش کر کے دیکھ لو۔ میں ہر قدم پر تمہارے راستے
میں دیوار بن جاؤں گی"... ابلاشا نے جواباً زہریلے انداز میں
مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ صرف تم مجھ سے اسرائیلی پرائم منسٹر کے کاغذات حاصل
کرنے کے لئے کر رہی ہو"... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ یہ میرے آقا کا حکم ہے۔ ان کا حکم ماننا میرا فرض ہے"...
ابلاشا نے کہا۔

" ٹھیک ہے ابلاشا۔ میں تمہاری شیطان کاریوں سے تنگ آ گیا
ہوں۔ میں وہ کاغذات تمہارے حوالے کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن
اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ میں وہ کاغذات تمہارے حوالے کر
دوں تو تم مجھے دوبارہ نقصان پہنچانے نہیں آؤ گی"... عمران نے اس

کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے عمران ۔ تم اگر کاغذات مجھے دے دو گے تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی اور پھر کبھی تمہارے سامنے نہیں آؤں گی"... ابلاشا نے کہا۔

" مجھے تمہاری آنکھوں میں جھوٹ کی پرچھائیاں دکھائی دے رہی ہیں"... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" خام خالی ہے تمہاری ۔ غور سے دیکھو میری آنکھوں میں ۔ تمہیں خود ہی سچائی نظر آجائے گی"... ابلاشا نے کہا اور پوری آنکھیں کھول کر عمران کے سامنے کر دیں ۔ عمران نے اسے گھور کر دیکھا۔ اسی لمحے ابلاشا کو ایک زبردست جھٹکا لگا اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹنے ہی لگی تھی کہ عمران کی آنکھوں میں تیز برق سی لہرائی اور ابلاشا یکلخت ساکت ہوتی چلی گئی ۔ عمران کو اچانک اس نورانی شخصیت کے الفاظ یاد آ گئے تھے جنہوں نے اسے فون کر کے سمجھاتے ہوئے کہا تھا کہ وہ اگر اپنی عقل اور ذہن استعمال کرے تو وہ اس بدروح پر آسانی سے قابو پا سکتا ہے ۔ عقل سے مراد ذہانت تھی اور انہوں نے ذہین کے جو الفاظ کہے تھے اس سے مراد عمران کی خیال خوانی سے تھا ۔ یعنی جس طرح ابلاشا دوسروں کے ذہنوں میں گھس کر اس کا دماغ پڑھ سکتی تھی اسی طرح عمران بھی ٹیلی پیتھی کا علم جانتا تھا اور وہ اس علم سے نہ صرف ابلاشا کے ذہن کو اپنے قابو میں کر سکتا تھا بلکہ اسے اس کے انجام تک بھی پہنچا سکتا تھا ۔ ابلاشا نے جیسے ہی اس کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈالیں عمران نے ہپناٹائزم کر کے فوراً اس کے ذہن کو جکڑ لیا۔

" اب تمہارا ذہن میرے کنٹرول میں ہے ابلاشا"... عمران نے اس کی آنکھوں میں مسلسل جھانکتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ میرا ذہن تمہارے کنٹرول میں ہے"... ابلاشا کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے وہ نیند کے عالم میں بول رہی ہو۔

" میں تم سے جو کہوں گا تمہیں میری بات ماننی ہو گی"... عمران نے کہا۔

" ہاں ۔ میں تمہاری ہر بات مانوں گی"... ابلاشا نے کہا۔

" جب تک میں نہیں کہوں گا تم خود کو میرے ذہن کے شکنجے سے نکلنے کے لئے کوشش نہیں کرو گی"... عمران نے کہا۔

" نہیں کروں گی"... ابلاشا نے ڈوبتی ہوئی آواز میں کہا۔

" گڈ ۔ اب چپ چاپ جا کر پیچھے صوفے پر بیٹھ جاؤ"... عمران نے کہا تو ابلاشا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور الٹے قدموں پیچھے ہٹتی چلی گئی اور پھر پیچھے موجود صوفے پر بیٹھ گئی ۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں مگر اس کے چہرے پر پژمردگی سی چھائی ہوئی تھی۔

" سلیمان ۔ سلیمان"... عمران نے ابلاشا کو اپنا معمول پا کر سلیمان کو آوازیں دینی شروع کر دیں ۔ دوسرے لمحے سلیمان اللہ دین کے جن کی طرح اندر آ گیا اور کمرے میں عمران اور ابلاشا کو دیکھ کر وہ بری طرح سے اچھل پڑا۔

" آپ اور اس خوبصورت چڑیل کے ساتھ یہاں ۔ آپ نے تو اس چڑیل کو بھگا دیا تھا اور خود جوزف کو ملنے چلے گئے تھے ۔ پھر "... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" احمق ۔ تمہیں میں اور ابلاشا تو نظر آگئے ہیں ۔ آدھے اندھے ہو گئے ہو کیا ۔ تمہیں میرے زخم دکھائی نہیں دیئے "... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ ہاں ۔ آپ تو زخمی بھی ہیں اور یہ خوبصورت چڑیل ۔ یہ اتنے سکون سے کیسے بیٹھی ہے ۔ کیا آپ کی اس سے صلح ہو گئی ہے "... سلیمان نے اسی انداز میں کہا۔

" پہلے فرسٹ ایڈ باکس لا کر میری مرہم پٹی کرو پھر جو مرضی بکتے رہنا ۔ میں تمہیں نہیں روکوں گا "... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سلیمان سرہلا کر مڑ گیا ۔ چند ہی لمحوں میں وہ فرسٹ ایڈ باکس لے کر واپس آگیا اور عمران کی مرہم پٹی کرنے میں اس کی مدد کرنے لگا ۔ مرہم پٹی کرتے ہوئے عمران نے اسے مختصر طور پر تفصیل بتا دی ۔

" اوہ ۔ تو اب یہ آپ کی ٹرانس میں ہے "... سلیمان نے کہا۔

" کیا کروں بھائی ۔ یہ کسی اور طرح قابو میں آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اس لئے مجھے بھی مجبوراً اس کے ساتھ وہی کرنا پڑا جو یہ میرے ساتھ کرتی رہی تھی "... عمران نے کہا۔

" کیا بات کر رہے ہیں صاحب ۔ یہ معصوم سی لڑکی تو صرف آپ کا ذہن پڑھ رہی تھی ۔ اگر اس نے آپ کا دماغ ٹرانس میں لے لیا ہوتا

تو آپ اب تک بھوتوں کی طرح ناچتے نظر آتے "... سلیمان نے کہا۔

" اچھا ۔ بڑی ہمدردی ہو رہی تمہیں اس سے ۔ کہیں سچ مچ تم نے اسے بھوتوں کے بچوں کی ماں بنانے کا فیصلہ تو نہیں کر لیا "... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کے ہوتے ہوئے بھلا میں کوئی فیصلہ کر سکتا ہوں ۔ آپ نے تو شادی نہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے اور آپ کی وجہ سے میں بھی اب تک کنوارہ پھر رہا ہوں "... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میری وجہ سے کیوں ۔ میں نے تمہیں شادی کرنے سے کب روکا ہے ۔ جاؤ ۔ میری طرف سے تمہیں اجازت ہے ۔ ایک تو کیا تم چار شادیاں اکٹھی کر لو "... عمران نے کہا۔

" یہ اماں بی کا حکم ہے ۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب تک وہ آپ کی شادی نہیں کریں گی اس وقت میں بھی شادی نہیں کروں گا اور اگر میں نے ایسی غلطی کی تو وہ مجھے اور میری اس کو جوتیاں مار مار کر گھر سے نکال دیں گی ۔ میں تو ان کی جوتیاں کھانے کا عادی ہو چکا ہوں اگر میری وہ اماں بی کی جوتیاں کھا کر مر گئی تو پھر میری اس سے شادی کرنے کا کیا فائدہ ہو گا ۔ رنڈوا ہونے سے تو بہتر ہے کہ میں کنوارہ ہی رہوں "... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" گویا اماں بی سے ڈرتے ہو "... عمران نے کہا۔

" ڈرنا ہی پڑتا ہے ۔ جب وہ اپنے بیٹے کے سر پر تڑاتڑ جوتیاں برسا

سکتی ہیں تو ان کے سامنے بھلا میں کیا حیثیت رکھتا ہوں"... سلیمان نے بے چارگی سے کہا تو عمران کی ہنسی تیز ہو گئی۔

" اچھا۔ اب باتیں بند۔ مجھے اس بھوتوں کی نانی سے دو دو ہاتھ کرنے دو۔ اس نے مجھے واقعی بہت پریشان کیا ہے"... عمران نے کہا تو سلیمان فرسٹ ایڈ باکس کی چیزیں سمیٹتا ہوا اٹھ گیا اور پھر وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ عمران نے ایک کرسی اٹھائی اور ابلاشا کے سامنے آ بیٹھا۔

" ہاں تو بدروح ابلاشا صاحبہ۔ اب آپ فرمائیں۔ آپ کیا کہتی ہیں"... عمران نے ابلاشا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

" جو تم کہو گے میں وہی کروں گی"... ابلاشا نے اسی طرح معمول کی طرح جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ بہت خوب۔ تو آپ اب بھی فرمائیں گی۔ بہرحال فرمائیں"... عمران نے کہا۔

" کیا فرماؤں"... ابلاشا نے کہا۔

"یہی کہ آپ کون ہیں۔ کہاں سے آئی ہیں۔ مجھ تک کیسے پہنچی ہیں۔ کچھ بتاؤ۔ میں تمہارے منہ سے ایک ایک تفصیل سننا چاہتا ہوں"... عمران نے کہا تو ابلاشا بولنا شروع ہو گئی۔ وہ عمران کو بتا رہی تھی کہ مہایوگی بھیرو ناتھ نے اسے کس طرح اپنے قبضے میں کیا تھا۔ اس نے اس سے کیا کہا تھا اور وہ کس طرح کافرستانی پرائم منسٹر کے کہنے پر اس سے اسرائیلی پرائم منسٹر کے کاغذات حاصل کرنے آئی

تھی۔ ابلاشا نے عمران کو یہ بھی بتا دیا کہ مہایوگی بھیرو ناتھ کے حکم کے مطابق وہ اسے پریشان ضرور کر سکتی تھی، اسے اذیتیں بھی دے سکتی تھی اور معمولی زخمی بھی کر سکتی تھی لیکن ابھی اسے کسی کو ہلاک کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس نے عمران کو ایک ایک تفصیل بتا دی تھی حتیٰ کہ اس نے عمران کو مہا کالی کی کھوپڑی کے بارے میں بتا دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم اس وقت تک میری جان نہیں چھوڑو گی جب تک میں اسرائیلی پرائم منسٹر کے دستخط شدہ اصل کاغذات اور ان کی کاپیاں تمہارے حوالے نہیں کر دیتا"... ساری تفصیل سن کر عمران نے کہا۔

" ہاں۔ میں اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹ سکتی جب تک میں اپنا کام انجام تک نہ پہنچا دوں"... ابلاشا نے کہا۔

" اور اگر میں تمہیں ہلاک کر دوں تو"... عمران نے کہا۔

" تم مجھے ہلاک نہیں کر سکتے"... ابلاشا نے کہا۔

" کیوں۔ کیا تم فولاد کی بنی ہوئی ہو جو میں تمہیں ہلاک نہیں کر سکتا"... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے فنا کرنے کے لئے تمہیں سب سے پہلے ایک سو سالہ پرانا برگد کا درخت تلاش کرنا پڑے گا۔ پھر تمہیں بے ہوشی کی حالت میں مجھے اس درخت کے ساتھ میری گردن میں پھندہ ڈال کر لٹکانا پڑے گا اور پھر"... ابلاشا کہتے کہتے یکلخت خاموش ہو گئی۔

"اور پھر۔ پھر کیا کرنا پڑے گا مجھے"... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس حالت میں مجھے صرف جلا کر فنا کیا جا سکتا ہے"... ابلاشا نے کہا۔

"گڈ۔ اب یہ بتاؤ اگر میں تمہارے مہاراج بھیرو ناتھ کو ہلاک کرنا چاہوں تو کیا اس کے لئے مجھے شارکار کے جنگلوں میں جانا ہو گا"... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ مہایوگی نے مجھے مہا شیطان سے اس شرط پر حاصل کیا تھا کہ وہ ہر طرح سے میری حفاظت کرے گا۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو میرے فنا ہوتے ہی وہ بھی ہلاک ہو جائے گا"... ابلاشا نے کہا۔

"چلو۔ یہ مسئلہ تو حل ہوا۔ کم از کم تمہیں فنا کرنے کے بعد مجھے مہایوگی کو ہلاک کرنے کے لئے شارکار جنگلوں میں خاک تو نہیں چھاننا پڑے گی"... عمران نے کہا۔ اس بار ابلاشا نے عمران کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"یہ بتاؤ۔ اگر میں تمہیں فنا کرنے کے لئے کہیں لے جاؤں تو مہا یوگی تمہاری مدد یا تمہیں بچانے کے لئے یہاں اور بدروحیں تو نہیں بھیجے گا"... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ مہایوگی بھیرو ناتھ ایسا کچھ نہیں کرے گا۔ وہ نہیں جانتا کہ میں کیا کر رہی ہوں اور کس حال میں ہوں"... ابلاشا نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر پیچھے ہٹ گیا۔

"اب سنو۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم گہری نیند سو جاؤ۔

جب تک میں تمہیں جاگنے کے لئے نہیں کہوں گا تم نہیں جاگو گی"... عمران نے ایک بار پھر اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں جاگوں گی"... ابلاشا نے کہا۔

"سو جاؤ۔ گہری نیند سو جاؤ"... عمران نے کہا تو ابلاشا کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ دوسرے لمحے وہ صوفے پر یوں لڑھک گئی جیسے اس کے جسم میں جان ہی نہ ہو۔ اسی لمحے سلیمان اندر آ گیا۔

"کیا بتایا ہے اس نے"... سلیمان نے عمران کی طرف اشتیاق بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس نے بتایا ہے کہ یہ واقعی تم سے شادی کرنے کا پروگرام بنا کر آئی تھی۔ یہ مجھے اس وقت مجبور کر رہی تھی کہ میں تمہیں پکڑ کر زبردستی اس کا دولہا بنا دوں"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلیں۔ اگر آپ کی یہی مرضی ہے تو یہی سہی۔ اب آپ نے بھوت بچوں کا ماموں بننے کا پروگرام بنا ہی لیا ہے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں"... سلیمان نے برجستہ جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"ابلاشا اب مکمل طور پر میرے کنٹرول میں ہے۔ اس نے مجھے اپنے فنا ہونے کے طریقے تک کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے"... عمران نے کہا اور سنجیدگی سے اسے تفصیل بتانے لگا۔

"سو سالہ پرانے برگد کے درخت کے لئے آپ کو میرے گاؤں جانا پڑے گا۔ وہاں آپ کو بے شمار ایسے درخت مل جائیں گے"...

سلیمان نے کہا۔

" تو ٹھیک ہے ۔ چلو ۔ اس شیطان بدروح کو میں آج ہی کیفر کردار تک پہنچا دینا چاہتا ہوں "... عمران نے کہا۔

" ضرور ۔ لیکن صاحب ۔ میری سمجھ میں ایک بات نہیں آئی "... سلیمان نے کہا۔

" کون سی بات "... عمران نے پوچھا۔

" ابلاش ایک بدروح ہے اور بدروحوں کا تو شاید دماغ ہوتا ہی نہیں ۔ پھر یہ اس طرح آسانی سے آپ کی ٹرانس میں کیسے آ گئی اور اس نے آپ کو اپنے ہلاک ہونے کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی ہے "... سلیمان نے کہا۔

" ابلاشا ایک تو ابھی ادھوری بدروح تھی ۔ مہایوگی اگر اسے ایک سال تک اپنے پاس رکھتا تو ابلاشا کو اس کی ساری ساحرانہ طاقتیں مل جاتیں اور اس صورت میں ابلاشا ایک خطرناک اور انتہائی خوفناک بدروح کے روپ میں سامنے آتی مگر مہایوگی نے اسے قابو کر کے فوراً ہی اپنا کام کرانے کے لئے یہاں بھیج دیا تھا ۔ دوسرے تمہاری یہ بات بھی درست ہے کہ بدروحوں کے دماغ نہیں ہوتے مگر انسانوں کے تو ہوتے ہیں نا ۔ ابلاشا نے ایک انسان کے جسم پر قبضہ کر رکھا ہے ۔ اس کا ذہن لیڈی ایجنٹ سادھنا کے ذہن کے طور پر کام کر رہا تھا جسے خاص طور پر ابلاشا کے لئے منتخب کیا گیا تھا ۔ سیدھے لفظوں میں ایسا سمجھ لو میں نے ابلاشا کے ذہن کو ٹرانس میں

نہیں لیا بلکہ لیڈی ایجنٹ سادھنا کے ذہن کو ٹرانس میں لیا تھا "... عمران نے کہا تو سلیمان نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

عمران نے سلیمان کے ساتھ مل کر ابلاشا کو ایک کپڑے میں لپیٹا اور پھر وہ اسے اٹھا کر فلیٹ سے باہر آ گئے ۔ عمران نے پارکنگ سے دوسری کار نکالی ۔ انہوں نے ابلاشا کو کار کی ڈگی میں ٹھونسا اور پھر وہ سلیمان کے گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے ۔ سلیمان کے گاؤں میں پہنچ کر برگد کے ایک انتہائی پرانے درخت کو تلاش کیا گیا جو آبادی سے دور ایک پرانے قبرستان کے قریب تھا ۔ عمران نے سلیمان کی مدد سے ابلاشا کو اس کی گردن میں رسی ڈال کر برگد کے درخت سے لٹکا دیا اور پھر ان دونوں نے ابلاشا کے عین نیچے لکڑیوں کا ڈھیر جمع کر دیا۔

لکڑیوں کا ڈھیر بنا کر عمران نے ان میں آگ لگائی تو خشک لکڑیاں دھڑا دھڑ جل اٹھیں اور اس کے شعلے بلند ہو کر ابلاشا کے جسم تک آ گئے اور پھر جیسے ہی ابلاشا کے جسم نے آگ پکڑی اچانک ابلاشا کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے حلق سے انتہائی تیز اور کربناک چیخیں نکلنے لگیں مگر اب وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی ۔ وہ برگد کے پرانے درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی ۔ اس کی گردن میں پھندا تھا اور اس کا جسم آگ پکڑ چکا تھا ۔ دیکھتے ہی دیکھتے ابلاشا کی چیخیں دم توڑ گئیں اور اس کا جسم جل کر کوئلہ بنتا جا رہا تھا۔

" اب یہاں سے نکل چلو پیارے ۔ ہمیں کسی نے ایسا کرتے

دیکھ لیا تو ہماری شامت آجائے گی۔ کوئی یہ نہیں مانے گا کہ ہم نے ایک بدروح کو زندہ جلایا ہے"... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا تو سلیمان نے اثبات میں سرہلا دیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ دونوں کار میں واپس شہر کی طرف رواں دواں تھے۔ عمران نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سیدھا رانا ہاؤس جائے گا اور جوزف کو اس بار اپنی مدد نہ کرنے پر کئی گھنٹوں تک مرغا بنائے گا حالانکہ ابلاشا نے عمران کو بتا دیا تھا کہ جوزف اور روشنی کی طاقتیں اس کی مدد کرنے کیوں آگے نہیں آ رہی تھیں لیکن اس کے باوجود عمران کو جوزف پر غصہ تھا جس نے اس سے ٹھیک طرح سے بات بھی نہیں کی تھی۔ اب اس کا غصہ جوزف کو مرغا بنے دیکھ کر ہی کم ہو سکتا تھا۔

ختم شد